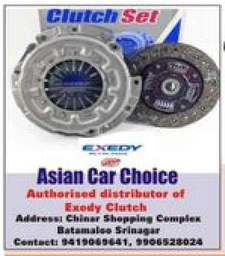

The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ صورتِ حال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314 Vol: 17 Issue No: 218 Friday 11 September 2026 - 28 Rabi ul Awwal 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

جموں وکشمیر میں نظرِ ثانی شدہ قواعدِ کاروبارِ حکومت کی حتمی منظوری تاحال زیرِ التوا

حکمرانی کے دائرِ کار کی وضاحت باقی

سری نگر، جموں وکشمیر کے لیے نظرِثانی شدہ قواعدِ کاروبارِ حکومت (RulesBusinessof Transaction) تاحال حتمی منظوری کے مرحلے میں ہیں۔ منتخب حکومت، جس کی سربراہی وزیرِ اعلیٰ عمر عبداللہ کر رہے ہیں، کے منصبِ اقتدار سنبھالنے کے تقریباً دو برس بعد بھی یہ معاملہ جموں وکشمیر حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان زیرِ التوا امور میں شامل ہے۔ وزیرِ اعلیٰ عمر عبداللہ نے 7 ستمبر کو کہا کہ وہ جموں وکشمیر سے متعلق متعدد زیرِ التوا معاملات پر مرکزی وزیرِ داخلہ امیت شاہ کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں، جن میں قواعدِ کاروبارِ حکومت کی منظوری بھی شامل ہے۔ ان کے مطابق یہ معاملہ مرکزی حکومت کے ساتھ زیرِ غور معاملات میں شامل ہے۔ یہ معاملہ 4 ستمبر کو نئی دہلی میں وزیرِ اعلیٰ عمر عبداللہ اور مرکزی وزیرِ داخلہ امیت شاہ کے مابین منعقدہ ملاقات میں بھی زیرِ بحث آیا۔ وزیرِ اعلیٰ کے دفتر کے مطابق، قواعدِ کاروبارِ حکومت کو حتمی شکل دیا جانا بھی ملاقات کے دوران زیرِ غور آنے والے امور میں شامل تھا۔ ذرائع کے مطابق نظرِثانی شدہ قواعد کا مقصد منتخب حکومت کے انتظامی وحکومتی امور کی انجام دہی کے حوالے سے قانونی و انتظامی وضاحت فراہم کرنا ہے۔ اس میں سرکاری کاروبار کی تقسیم، نیز مجلس وزراء (MinistersofCouncil) اور لیفٹیننٹ گورنر کے باہمی و متعلقہ اختیارات اور ذمہ داریوں کا تعین بھی شامل ہے، جو جموں وکشمیر کے مرکز کے زیرِ انتظام علاقہ ہونے کی موجودہ آئینی حیثیت کے تناظر میں اہمیت رکھتا ہے۔ جموں وکشمیر کی مجلس وزراء نے قبل ازیں مجوزہ نظرِثانی شدہ قواعد کی منظوری دے دی تھی اور مسودہ قواعد کے حوالے سے مرکز کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کا بھی جواب دیا تھا۔ ذرائع کے مطابق مجلس وزراء کا جواب مقررہ سرکاری طریقِ کار کے تحت مرکز کو ارسال کر دیا گیا، تاہم نظرِثانی شدہ قواعد کے نفاذ کے لیے تاحال کوئی باضابطہ اعلامیہ یا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا۔ خبر رساں ایجنسی کشمیر نیوز ٹرسٹ (KNT) کو ذرائع نے بتایا کہ اس تاخیر کے باعث انتظامی اختیارات اور ذمہ داریوں کی تقسیم سے متعلق متعدد امور بدستور زیرِ غور ہیں، بالخصوص وہ معاملات جہاں منتخب حکومت اور لیفٹیننٹ گورنر کے اختیارات اور دائرہ اختیار باہم متصل ہوتے ہیں۔ یہ معاملہ انتظامی مشینری اور سول بیوروکریسی کے موثر کار حکومت کے حوالے سے بھی خصوصی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ قواعدِ کاروبارِ حکومت کا بنیادی مقصد سرکاری کاروبار کی تقسیم، انجام دہی اور مختلف آئینی و انتظامی حکام سے متعلق معاملات کے تصفیے کا طریقِ کار وضع کرنا ہے۔ ذرائع کے مطابق نظرِثانی شدہ قواعد کو حتمی شکل نہ دیے جانے کے باعث انتظامی امور کے دائرِ کار اور اختیارات سے متعلق معاملات پر جموں وکشمیر حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان مسلسل سرکاری خط و کتابت، باہمی مشاورت اور غور و خوض جاری ہے۔ وزیرِ اعلیٰ عمر عبداللہ اس سے قبل بھی اس امر کی نشاندہی کر چکے ہیں کہ موجودہ انتظامی بندوبست میں اختیارات اور ذمہ داریوں کے حوالے سے مطلوبہ وضاحت کے فقدان نے حکومت کے

مصروف ترین علاقہ بٹہ مالو کا پولیس نے محاصرہ کیا، تلاشی کارروائیاں عمل میں لائیں

سرینگر، گرمائی دارالخلافہ سرینگر کے مصروف ترین علاقے بٹہ مالو میں اُس وقت لوگوں میں سنسنی اور خوف و دہشت کا ماحول پھیل گیا جب پولیس و فورسز نے علاقے کو محاصرے میں لیکر تلاشی کارروائیاں شروع کیں۔ راہ گیروں کی جامع تلاشی، شناختی کارڈ چیک کئے، تاہم کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی اس تلاشی کارروائی کے دوران پولیس و فورسز کو کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی اور نا ہی کسی کے گرفتار ہونے کی کوئی اطلاع موصول ہوئی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق گرمائی دارالخلافہ سرینگر کے تجارت کے لحاظ سے مصروف ترین علاقے بٹہ مالو میں اُس وقت سنسنی اور خوف و دہشت کا ماحول پھیل گیا جب 29 اور 39 بٹالین سی آر پی ایف اور جموں وکشمیر پولیس نے علاقے کا محاصرہ کیا۔ دوکانوں، ہوٹلوں، ڈھابوں، رہائشی مکانوں کی باریک بینی سے تلاشی لی۔ راہگیروں کے شناختی کارڈ چیک کئے اور جامع تلاشی لی۔ پولیس و فورسز نے مال، مسافر بردار، نجی گاڑیوں، موٹر سائیکلوں، آٹو رکھشاؤں کو روک کر ان کی بھی تلاشی لی۔ کئی گھنٹوں تک پولیس و فورسز نے لوگوں کی نقل و حرکت کو محدود کر دیا تاہم تلاشی کارروائیوں کے دوران پولیس و فورسز کو کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی، نہ ہی کسی کے گرفتار ہونے کی اطلاع موصول ہوئی۔

گرمائی دارالخلافہ سرینگر میں منشیات فروشوں کے خلاف پولیس کی سخت کارروائی

سرینگر، نشہ مخالف ابھیان زیرو ٹالرنس کے موقف پر قائم رہتے ہوئے گرمائی دارالخلافہ سرینگر میں پولیس نے این ڈی پی ایس مقدمات میں ملوث منشیات فروشوں کی 6 کروڑ 22 لاکھ روپے کے اثاثے منجمد اور ضبط کئے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق منشیات کی اسمگلنگ اور اس سے وابستہ نیٹ ورک کے خلاف کارروائی تیز کرتے ہوئے سرینگر پولیس نے 6 الگ الگ این ڈی پی ایس مقدمات میں منشیات کی غیر قانونی سرگرمیوں سے حاصل آمدنی سے خریدی گئی 6 کروڑ 22 لاکھ روپے سے زائد مالیت کی جائیدادیں ضبط اور منجمد کیں۔ پولیس کی جانب سے جاری کئے گئے بیان کے مطابق این ڈی پی ایس ایکٹ 1985 کی دفعہ 68f کے تحت ضبط یا منجمد کی گئی جائیدادوں میں سرینگر کے مختلف علاقوں میں واقع رہائشی مکانات اور اراضی شامل ہیں۔ تازہ کارروائی میں تھانہ نگین کے حضرتبل میں ذاتھامہ علاقے میں تقریباً ایک کروڑ 10 لاکھ روپے مالیت کا دو منزلہ رہائشی مکان اور اس سے ملحقہ اراضی سربمہر کردی۔ یہ جائیداد مبارک عاشق تیلی ولد عاشق حسین ساکنہ صدر بل حضرتبل حال ذاتھامہ نگین کی ملکیت ہے اسے این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 68F(1) کے تحت تھانہ نگین میں درج ایف آئی آر 8/21،24/2026 کے سلسلے میں ضبط کیا گیا۔ پولیس کے مطابق تحقیقات کے دوران مذکورہ جائیداد کو غیر قانونی طور پر حاصل شدہ اور منشیات کی اسمگلنگ سے حاصل آمدنی سے منسلک پایا گیا، جس کے بعد مجاز اتھارٹی نے قانون کے مطابق اسے ضبط کرنے کا حکم دیا۔ ایک اور کارروائی میں تھانہ زکورہ نے حضرتبل کے ملحقہ ابوبکر کالونی میں تقریباً 1.14 کروڑ روپے مالیت کا رہائشی مکان اور اراضی ضبط کی۔ یہ جائیداد زبیر احمد راتھر ولد محمد شعبان راتھر، ساکن لاریال ترال، حال ابوبکر کالونی بلاک کی ملکیت ہے اور تھانہ زکورہ میں درج ایف آئی آر نمبر 44/2026 دفعات 8/20 این ڈی پی ایس ایکٹ سے منسلک ہے۔

ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے ڈوڈہ، کٹھوعہ، ادھمپور سہ طرفہ سنگم پر مشترکہ سیکورٹی پوسٹ کا دورہ کیا

سرینگر، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے ڈوڈہ، کٹھوعہ، ادھمپور سہ طرفہ سنگم پر مشترکہ سیکورٹی پوسٹ کا دورہ کیا اور حفاظتی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں وکشمیر کے پولیس سربراہ نالین پربھات نے ڈوڈہ، کٹھوعہ اور ادھمپور کے سہ طرفہ سنگم کے علاقے میں اسپیشل آپریشنز گروپ، آر آر، سی آر پی ایف اور جموں وکشمیر پولیس کی جانب سے مشترکہ طور پر چلائی جانے والی عارضی آپریشنل بیس کیمپ کا دورہ کیا۔ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کے ہمراہ جموں زون کے انسپکٹر جنرل آف پولیس، ڈی کے آر رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل ادھمپور، رام بن کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور ڈوڈہ کے سینئر سپرانٹنڈنٹ آف پولیس بھی موجود تھے۔ دورے کے دوران اعلیٰ پولیس افسران نے اس تزویراتی لحاظ سے اہم علاقے میں مشترکہ فورسز کی جانب سے کیے جانے والے سیکورٹی انتظامات، آپریشنل تیاریوں اور انسدادِ دہشت گردی انتظامات کا جائزہ لیا۔ افسران نے علاقہ کی موجودہ سیکورٹی صورتحال کا بھی جائزہ لیا اور بین ایجنسیاتی تال میل، علاقے میں موثر نگرانی اور غلبہ مزید مضبوط بنانے کے اقدامات کا بھی جائزہ لیا۔

جے ایم سی نے ستواری چوک میں 20 دکانیں منہدم کردیں

دکانداروں کا پیشگی اطلاع نہ دینے کا الزام

جموں، جموں میونسپل کارپوریشن (JMC) نے جمعرات کو ستواری چوک میں تقریباً 20 دکانیں منہدم کردیں، جس کے بعد دکانداروں میں شدید غم و غصہ پایا گیا۔ متاثرہ دکانداروں نے الزام عائد کیا کہ کئی دہائیوں سے قائم تجارتی مراکز کو کسی پیشگی اطلاع یا نوٹس کے بغیر منہدم کیا گیا۔ متاثرہ دکانداروں کے مطابق مذکورہ دکانیں تقریباً 50 برس سے اس مقام پر قائم تھیں، جبکہ دکانداروں کا کہنا ہے کہ وہ باقاعدگی سے میونسپل حکام کو ماہانہ کرایہ ادا کرتے رہے ہیں۔ دکانداروں نے الزام عائد کیا کہ انہدامی کارروائی سے قبل انہیں مناسب پیشگی نوٹس یا اطلاع فراہم نہیں کی گئی، جس کے باعث انہیں اپنا سامان منتقل کرنے یا متبادل انتظامات کرنے کے لیے خاطر خواہ موقع نہیں مل سکا۔ یہ کارروائی ستواری علاقے میں ترقیاتی کاموں سے متاثرہ دکانداروں کی طویل عرصے سے زیرِ التوا بازآبادکاری کے معاملے کے پس منظر میں سامنے آئی ہے۔ مرکزی خطے کی کابینہ نے اس سے قبل نئی بستی ستواری چوک میں سڑک کی توسیع کے باعث متاثر ہونے والے دکانداروں اور کھلی جگہوں پر قائم عارضی ڈھانچوں کے لیے بازآبادکاری اور ازسرِنو آبادکاری کی اسکیم کی منظوری دی تھی۔ تاہم، جے ایم سی کے ایک عہدیدار نے کہا کہ متاثرہ دکانداروں کو چھ ماہ کے اندر کسی دوسرے مقام پر منتقل کردیا جائے گا۔ جے ایم سی عہدیدار کی اس یقین دہانی سے متاثرہ تاجروں کو اطمینان نہیں ہوا۔ انہوں نے اس دعوے کو "سفید جھوٹ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں اس سے قبل بھی بازآبادکاری کی یقین دہانیاں کرائی جاتی رہی ہیں، تاہم ان کے روزگار اور مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال بدستور برقرار ہے۔ ستواری کے دکانداروں کی بازآبادکاری کا معاملہ تاجر تنظیموں کی جانب سے متعدد مرتبہ اٹھایا جاچکا ہے۔ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے اس سے قبل کہا تھا کہ متاثرہ دکاندار میونسپل حکام کو کرایہ ادا کرتے رہے ہیں اور انہوں نے متبادل جگہ اور بازآبادکاری کا مطالبہ کیا تھا۔

وادی کشمیر میں فلم فیسٹول کے انعقاد کو سیاحت کو فروغ اور روزگار کے مواقع کی ضمانت

سرینگر، وندے ماترم کی پابندی کو قومی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ نے پارٹی کے ترجمان کے بیان کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں غربت سے متعلق اپنے ریمارکس پر پارٹی کے چیف ترجمان کا بیان غلط انداز سے پیش کیا گیا۔ انہوں نے جموں وکشمیر کے عوام کی نہ تو تضحیک کی اور نہ ہی غلط بیانی سے کام لیا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے غربت سے متعلق اپنے ریمارکس پر پارٹی کے ترجمان تنویر صادق کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری تقریبات میں وندے ماترم کا مکمل ورژن گانا اب قانونی ذمہ داری ہے۔ جموں وکشمیر میں بین الاقوامی فلم فیسٹول کے موقعہ پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے امید ظاہر کی کہ یہ میلا خطے میں مزید فلموں کی عکس بندی کی راہ ہموار کرے گا اور مقامی نوجوانوں کیلئے روزگار کے نئے مواقعے پیدا ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ فلموں کی کشمیر میں عکس بندی سے سیاحت کو فروغ ملے گا اور نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقعے پیدا ہونگے۔ امید ہے کہ یہاں فلموں کی عکس بندی ہوگی اسے یقیناً سیاحت کو فروغ ملے گا، لیکن اسے یہاں روزگار کے ایک نئے عمل کا بھی آغاز ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چاہتی ہے کہ مقامی نوجوان فلمی صنعت میں روزگار حاصل کرنے کے قابل بن سکیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پہلے ہی دن کہا تھا ہماری کوشش ہے کہ ہمارے مقامی لڑکے اور لڑکیاں کیمرہ ورک، پروڈکشن اور دیگر متعلقہ شعبوں میں کورسز کریں جب یہاں فلموں کی عکس بندی ہو تو انہیں ان میں کام کرنے کا موقعہ مل سکے۔ وزیر اعلیٰ سے کشمیری پنڈت ملازمین کی جانب سے رہائش کے مطالبے پر احتجاج کے بارے میں بھی سوال کیا گیا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ کوئی بھی کشمیری پنڈت بے گھر نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا، "کون سا کشمیری پنڈت رہائش کے بغیر ہے؟" انہوں نے کہا کہ جہاں بھی رہائش دستیاب کرائی گئی، وہ انہیں الاٹ کی گئی ہے۔

بڈگام میں تیندوے کے حملے میں 16 بھیڑیں ہلاک، 17 زخمی

بڈگام، ضلع بڈگام کے چاڈورہ علاقے میں بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ایک تیندوے کے ریوڑ پر حملے کے نتیجے میں 16 بھیڑیں ہلاک جبکہ مزید 17 زخمی ہوگئیں۔ ریوڑ کے مالک امتیاز احمد چوپان نے بتایا کہ ان کا خیال ہے کہ ان کی بھیڑوں پر تیندوے نے حملہ کیا، تاہم حملہ آور جانور کی شناخت کی تاحال تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رات کے دوران جانور چاڈورہ کے بڈی پورہ گاؤں میں قائم مویشیوں کے باڑے میں داخل ہوا اور ریوڑ پر حملہ کردیا۔ انہوں نے کہا، "ہم اپنے روزگار کے لیے مویشی پالن پر انحصار کرتے ہیں اور اس واقعے کے نتیجے میں ہمیں بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔" چوپان نے حکومت اور متعلقہ محکموں سے اپیل کی کہ مویشیوں کے نقصان کے ازالے کے لیے فوری امداد اور مناسب معاوضہ فراہم کیا جائے۔ دریں اثناء، مقامی لوگوں نے بھی محکمہ جنگلی حیات سے مطالبہ کیا کہ جائے وقوعہ کا معائنہ کیا جائے اور علاقے میں اس نوعیت کے مزید حملوں کی روک تھام کے لیے ضروری حفاظتی اقدامات کیے جائیں۔

SETU-PM جموں وکشمیر کے ITIs کو صنعت کی ضروریات سے ہم آہنگ 'اسکل ہبز' (مہارت کے مراکز) میں تبدیل کرے گا: چیف سیکریٹری ڈلو

سرینگر، چیف سیکریٹری اٹل ڈلو نے جموں وکشمیر میں اپ گریڈ شدہ ITIs کے ذریعے پردھان منتری اسکلنگ اینڈ ایمپلائبلٹی ٹرانسفارمیشن (SETU-PM) اسکیم کے نفاذ کا جائزہ لینے اور اسے آگے بڑھانے کے لیے یونین ٹیریٹری (UT) سطحی اسٹیئرنگ کمیٹی کے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہنر کی تعلیم کو صنعتی ضروریات اور روزگار کے ابھرتے ہوئے مواقع کے مطابق مزید موثر اور ہم آہنگ بنایا جائے۔ اجلاس میں ایڈیشنل چیف سیکریٹری (فنانس) کے علاوہ کمشنر سیکریٹری (تعلیم)، سیکریٹری (اسکل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ)، مینیجنگ ڈائریکٹر (J & K اسکل ڈیولپمنٹ مشن)، ڈائریکٹر (اسکل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ)، لیبر کمشنر، صنعتی تنظیموں کے نمائندوں اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ چیف سیکریٹری نے SETU-PM کو ہنر کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے ایک بہترین ماڈل قرار دیا۔ انہوں نے واضح طور پر زور دیا کہ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس (ITIs) کی اپ گریڈیشن کا عمل محض بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کی بہتری تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ اس کا بنیادی مقصد ایک ایسا صنعتی ماحول (ایکو سسٹم) تشکیل دینا ہونا چاہیے جو جموں وکشمیر کے نوجوانوں کو ایسی مہارتوں سے آراستہ کرے جن کے نتیجے میں انہیں معیاری اور اچھی تنخواہ والی ملازمتیں مل سکیں۔ انہوں نے مزید زور دیا کہ اس اقدام کے لیے منتخب کیے جانے والے صنعتی شراکت داروں کو نہ صرف مالی تعاون فراہم کرنا چاہیے بلکہ ٹیکنالوجی، متعلقہ شعبے کی مہارت، جدید تربیتی طریقوں، صنعتی عمل سے واقفیت اور تربیت یافتہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے قابلِ اعتماد مواقع بھی فراہم کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد اپنے ITIs کو صنعتی ضروریات سے مزید قریب سے ہم آہنگ کرنا ہونا چاہیے تاکہ سکھائی جانے والی مہارتیں ہمارے نوجوانوں کے لیے بامقصد اور اچھی تنخواہ والی ملازمتوں کا ذریعہ بن سکیں۔ انہوں نے کورسز اور تربیتی پروگراموں کی تشکیل میں حکومت، صنعت اور تربیتی اداروں کے درمیان قریبی تعاون پر زور دیا۔

عمر عبداللہ کی عوام دوست حکمرانی سے ہمارے مخالفین بوکھلاہٹ کا شکار

موجودہ حکومت مساوات کی بنیاد پر تعمیر وترقی، خوشحالی اور انصاف کی فراہمی میں مصروف: ایڈوکیٹ شوکت میر

سرینگر، عمر عبداللہ حکومت کی جانب سے گذشتہ دو سال کے دوران کئے گئے عوام دوست اور فلاحی اقدامات کو سراہتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر صوبہ کشمیر ایڈوکیٹ شوکت میر نے کہا ہے کہ حکومت نے عوامی بہبود، ترقیاتی کاموں اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے قابلِ قدر پیش رفت کی ہے، جس کی وجہ سے بی جے پی اور پی ڈی پی سمیت ہمارے مخالفین بوکھلاہٹ کے شکار ہوگئے ہیں اور اس بوکھلاہٹ میں فریبی بیان بازی، جھوٹے پروپیگنڈا اور منفی بیان بازی میں اپنی پوری توانائی لگا رہی ہے۔ لیکن کشمیری عوام ان ضمیر فروش اور کشمیر دشمن جماعتوں کے عزائم اور ماضی کے کارناموں سے بخوبی واقف ہیں۔ پارٹی ہیڈکوارٹر پر مختلف علاقوں سے آئے ہوئے پارٹی عہدیداروں، کارکنوں کے علاوہ مختلف عوامی وفود کیساتھ تبادلہ خیالات کرتے ہوئے شوکت میر نے کہا کہ عمر عبداللہ حکومت کے گذشتہ دو سال کے دوران کئے گئے عوام مفاد کا کام کے مثبت اثرات لوگوں تک پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اولین ترجیح یہاں کے عوام کو راحت پہنچانا ہے اور حکومت کا ہر ایک اقدام اور فیصلہ لوگوں کو ملحوظ نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ حکومت نے روز اول سے ہی عوام مفاد اور عوام دوست فیصلے لینا شروع کیا اور اسی لائحہ عمل پر کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس مستقبل میں بھی عوام کی بے لوث خدمت جاری رکھے گی اور عوامی امنگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے ترقی، خوشحالی اور انصاف کے قیام کیلئے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے پارٹی عہدیداروں اور کارکنان پر زور دیا کہ وہ پارٹی کو مزید مضبوط بنانے کیلئے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لائیں اور عوام کے ساتھ قریبی رابطہ قائم رکھیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ کارکنان عوام کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک رہیں، اُن کے مسائل و مشکلات کو سمجھیں اور اُن کے حل کیلئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی کی اصل طاقت عوام ہیں، لہٰذا ہر کارکن کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوامی خدمت کو اپنا نصب العین بنائے اور لوگوں کے درمیان رہ کر ان کے اعتماد کو مزید مستحکم کرے۔

عرس مبارک شاہ نعمت اللہ قادریؒ کے پیش نظر انتظامات کیے جائے: نیشنل کانفرنس

سرینگر، نیشنل کانفرنس بلند پایہ ولی کامل، روحانی اور تاریخ ساز اسلامی شخصیت حضرت شاہ نعمت اللہ قادریؒ نالہ مار پورہ صفا کدل سالانہ عرس کے پیش نظر عقیدتمندوں کیلئے تمام انتظامات جن میں بجلی، پینے کی پانی، صحت و صفائی، ٹرانسپورٹ اور غذائی اجناس کا وافر اسٹاک دستیاب رکھنے کی اپیل کی۔ پارٹی کی خواتین ونگ صدر و ایم ایل اے حبہ کدل ایڈوکیٹ شمیم فردوس نے ضلع انتظامیہ پر زور دیا کہ عرس کے پیش نظر عقیدت مندوں کیلئے تمام انتظامات کی اپیل کی ہے۔ یاد رہے عرس کی تقریب آج اور کل منائی جارہی ہے۔

شہید مشتاق احمد لون کی 24ویں برسی

ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور عمر عبداللہ کا خراج عقیدت

سرینگر، جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور نائب صدر و وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نیشنل کانفرنس کے مخلص اور بے لوث سینئر لیڈر اور سابق وزیر مملکت برائے داخلہ امور شہید مشتاق احمد لون کی 24ویں برسی پر زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے پیغام میں کہا کہ مرحوم لون صاحب ایک ماہر قانون، شریف النفس اور کم گو شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم نے اپنے فرائض اور عوامی خدمات نہایت ایمانداری سے انجام دیں۔ پارٹی جنرل سکریٹری علی محمد ساگر اور معاون جنرل سکریٹری چودھری محمد رمضان نے مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم لون صاحب کے ناقابل فراموش اور قابل ستائش سیاسی اور سماجی خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اسمبلی اسپیکر عبدالرحیم راتھر، پارٹی ٹریژرر شمی اوبرائے، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، ترجمان اعلیٰ تنویر صادق، صوبائی صدر ایڈوکیٹ شوکت احمد میر، سینئر لیڈران میاں الطاف احمد، محمد شفیع اوڑی، شریف الدین شارق، مبارک گل، محمد اکبر لون، میر سیف اللہ، ڈاکٹر سجاد شفیع اوڑی اور عمران نبی ڈار نے بھی مرحوم کے ناقابل فراموش سیاسی، سماجی اور ملی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ مرحوم ایک سچے مسلمان اور محب وطن تھے۔ اُن کی شہادت سے نیشنل کانفرنس کو ایک بڑا نقصان ہوا ہے جس کو پُر کرنا ناممکن ہے۔ یاد رہے کہ مرحوم مشتاق احمد لون کی برسی کے سلسلے مرحوم کے مقبرہ واقع سوگام لولاب میں تقریب منعقد ہورہی ہے۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

امریکی وسط مدتی انتخابات کے فوراً بعد ایران جنگ ختم ہو جائے گی

واشنگٹن، ڈی سی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز (مقامی وقت کے مطابق) دعویٰ کیا کہ آنے والے امریکی وسط مدتی انتخابات کے فوراً بعد ایران کے ساتھ جنگ ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے تہران پر الزام لگایا کہ وہ اس امید پر رکا ہوا ہے کہ واشنگٹن میں سیاسی طاقت کی تبدیلی اسے ایٹمی ہتھیار کے حصول کی اجازت دے دے گی۔

ڈلاس، ٹیکساس میں ریپبلکن مڈٹرم کنونشن کے لیے روانہ ہونے سے پہلے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے، ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ تہران امریکی ووٹرز پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ واشنگٹن میں ایک نرم رویہ رکھنے والی حکومت قائم کی جا سکے۔

ٹرمپ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ انتخابات کے فوراً بعد جنگ ختم ہو جائے گی... وہ انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لیے بے چین ہیں تاکہ وہاں کچھ اچھے اور کمزور لوگ آ جائیں، جو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں اور انہیں ایٹمی ہتھیار بنانے کی اجازت دے دیں۔

جب ان سے براہ راست پوچھا گیا کہ وہ کیوں یہ یقین رکھتے ہیں کہ ووٹنگ کے بعد لڑائی اتنی تیزی سے ختم ہو جائے گی، تو ٹرمپ نے اس بات کو دہرایا کہ تہران کے پاس اب راستے ختم ہو رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ کیونکہ وہ مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لیے بے چین ہیں تاکہ ہم وہاں کچھ اچھے اور کمزور لوگوں کو لا سکیں جو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں اور انہیں ایٹمی ہتھیار بنانے کی اجازت دے دیں۔ وہ صرف ایک ایٹمی ہتھیار چاہتے ہیں، اور اگر ان کے پاس ایٹمی ہتھیار آ گیا، تو پوری دنیا گہری مصیبت میں پڑ جائے گی۔

جب ان پر اس بات کے لیے دباؤ ڈالا گیا کہ آیا وہ سفارتی بات چیت کے دوبارہ شروع ہونے کی امید رکھتے ہیں یا فوجی مہم کو دوبارہ شروع کیا جائے گا، تو ٹرمپ نے اشارہ دیا کہ واشنگٹن کو مذاکرات کی کوئی جلدی نہیں ہے، اور دعویٰ کیا کہ حالیہ کارروائیوں نے ایرانی ریاست کو شدید کمزور کر دیا ہے۔

امریکی سینیٹرز کا بھارت پر ڈیٹا چوری کا الزام،

واشنگٹن: امریکی سینیٹرز کے ایک دو فریقی (Bipartisan) گروپ نے ٹرمپ انتظامیہ کو خط لکھ کر بھارت میں قائم تین کمپنیوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے جن پر ہزاروں امریکیوں اور امریکی کمپنیوں کا ڈیٹا ہیک اور چوری کرنے کا الزام ہے۔

ڈیموکریٹک سینیٹرز رون وائیڈن اور شیلڈن وائٹ ہاؤس اور ریپبلکن چینٹ ہیریگن نے وزیر تجارت ہاورڈ لٹنک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بیل ٹروکس لمیٹڈ (BellTrox Ltd)، سن کسڈ آرگینک پرائیویٹ لمیٹڈ (Sunkissed Organic Pvt Ltd) اور سائبر روٹ لمیٹڈ (CyberRoot Ltd) کے خلاف سخت اقدام کریں۔ ان کا موقف ہے کہ ان کمپنیوں نے ہزاروں امریکیوں اور امریکی فرموں کا ڈیٹا ہیک کر کے چرایا ہے۔

سینیٹرز وائیڈن، ہیریگن اور وائٹ ہاؤس نے لٹنک کو لکھے گئے خط میں کہا، بھارت میں قائم کئی سائبر کرائے کے گروپوں (Cyber-mercenary groups) نے امریکی شہریوں، کاروباری اداروں اور ان کی نمائندگی کرنے والے وکلاء کے خلاف ٹارگٹڈ جاسوسی کرنے میں 15 سال سے زیادہ کا وقت گزارا ہے۔

سینیٹرز نے کہا کہ خبر رساں ادارے رائٹرز، X اور دی سٹیزن لیب کی تحقیقات کے مطابق، ان کمپنیوں نے جاری قانونی چارہ جوئی (Litigation) پر اثر انداز ہونے اور اس میں ہیرا پھیری کرنے کے لیے نجی ایکویٹی فرموں، فارماسیوٹیکل کمپنیوں اور امریکہ کی بڑی لا فرموں کے 1,000 سے زیادہ وکلاء کو نشانہ بناتے ہوئے بڑے پیمانے پر ہیکنگ مہم چلائی۔

امریکی سینیٹرز نے کہا کہ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ یہ گروپ قطری حکومت کے ایما پر کام کر رہے تھے، جن کا مقصد قطر کی ورلڈ کپ بولی (World Cup Bid) کے مخالفین اور ہاؤس پرمیننٹ سلیکٹ کمیٹی آن انٹیلی جنس کے ایک سابق ریپبلکن چیئرمین کے خاندان کو نشانہ بنانا تھا۔

سینیٹرز نے کہا، اس سکیورٹی خطرے کو مزید بڑھاتے ہوئے، ان سائبر کرائے کے قاتلوں (سائبر جرائم پیشہ افراد) اور ان کے ساتھیوں نے ممتاز امریکی میڈیا تنظیموں کی تحقیقاتی رپورٹنگ کو سنسر کرنے کے لیے عالمی سطح پر جارحانہ قانونی جنگ (Global Lawfare) کا سہارا لیا ہے۔

انہوں نے مزید کہا، یہ مربوط کوشش درحقیقت غیر ملکی اداروں کو غیر ملکی عدالتوں کا استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہے تاکہ امریکی عوام کو ان کے اپنے ملک کے خلاف سائبر خطرات کے بارے میں اندھیرے میں رکھا جا سکے اور یہ امریکی شہریوں کے بنیادی آئینی حقوق کو کمزور کرتی ہے۔

سینیٹرز نے الزام لگایا کہ انہی کمپنیوں نے غیر ملکی عدالتوں کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنی ہیکنگ مہمات کے بارے میں رپورٹنگ کو سنسر کرنے کی کوشش بھی کی یہاں تک کہ ایک موقع پر اس تحقیقات کو عالمی سطح پر انٹرنیٹ سے ہٹانے (Takedown) پر مجبور کر دیا۔

انہوں نے بتایا کہ ان بھارتی کمپنیوں نے گوگل (Google)، میٹا (Meta)، مائیکروسافٹ (Microsoft) اور دی نیویارکر (The New Yorker) سمیت امریکی ٹیکنالوجی اور میڈیا کمپنیوں کے خلاف مقدمات دائر کر رکھے ہیں تاکہ تنقید کو خاموش کیا جا سکے اور اپنی غیر قانونی ہیکنگ مہمات کے حقائق کو دبایا جا سکے۔

ارکان نے امریکی وزارت تجارت کے بیورو آف انڈسٹری اینڈ سکیورٹی (BIS) سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان تینوں کمپنیوں کو اینٹیٹی لسٹ (بلیک لسٹ) میں شامل کریں تاکہ امریکی سافٹ ویئر، کلاؤڈ انفراسٹرکچر اور سائبر سکیورٹی ٹولز تک ان کی رسائی کو مستقل طور پر منقطع کیا جا سکے۔

وزیر اعظم مودی ذات پات پر مبنی مردم شماری کو ناکام بنانا چاہتے ہیں: کانگریس کا الزام

نئی دہلی: کانگریس پارٹی نے مرکز کی مودی حکومت پر ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری کے موجودہ فارمیٹ میں سنگین خامیاں چھوڑنے کا الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ حکومت کی جانب سے ڈراپ ڈاؤن فہرست کے بجائے اوپن اینڈڈ (کھلے) سوالات کا استعمال ایک بہت بڑی تکنیکی غلطی ہے، جس سے ایسا لگتا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس پورے عمل کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔

کانگریس کے جنرل سکریٹری انچارج کمیونیکیشن جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس X پر جاری ایک بیان میں کہا کہ ان کی پارٹی نے گزشتہ چار دنوں میں ملک بھر میں 17 پریس کانفرنسیں کی ہیں تاکہ درست طریقے سے ذات پات کی مردم شماری کے مطالبات کو دہرایا جا سکے۔ انہوں نے لکھا کہ ذات پات کی مردم شماری صرف لوگوں کو گننے کا نام نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد سماجی انصاف کو یقینی بنانا ہے۔

جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ اگر ووٹر فارم میں ڈراپ ڈاؤن لسٹ (پہلے سے تصدیق شدہ ذاتوں کی فہرست) نہیں ہوگی، تو ایک ہی ذات یا ذیلی ذات کے لیے مختلف لوگ الگ الگ املا (اسپلنگ) یا نام درج کروائیں گے۔ اس سے اعداد و شمار میں شدید پیچیدگیاں پیدا ہوں گی اور پورا ڈیٹا غیر معتبر ہو جائے گا، جس سے مردم شماری کا اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

کانگریس رہنما نے یاد دہانی کرائی کہ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے 20 اگست کو ہی اس حوالے سے وزیر اعظم مودی کو ایک مشترکہ خط لکھا تھا، جس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ وہیں کانگریس نے موجودہ سوالنامے کو فوراً رد کر کے تصدیق شدہ ذاتوں کی فہرست پر مبنی نیا فارمیٹ تیار کرنے کا مطالبہ کیا۔

اس کے علاوہ تلنگانہ اور بہار میں کروائے گئے ذات پات کے سروے کی طرز پر پہلے سے تیار شدہ اور تصدیق شدہ فہرست کا استعمال کرنے کا بھی مطالبہ کیا اور نئے سوالنامے کو حتمی شکل دینے سے پہلے تمام سیاسی

نتن یاہو ایک منٹ بھی اسرائیلی وزیر اعظم رہنے کا اہل نہیں،

استعفے کا مطالبہ

اسرائیلی اپوزیشن جماعتوں کے لیڈروں نے اسرائیلی صیہونی وزیر اعظم نتن یاہو کو نااہل قرار دیتے ہوئے ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر دیا۔ اسرائیلی اخبار کی جانب سے اپنے صحافیوں کی شائع ہونے والی کتاب کے ایک اقتباس پر مبنی رپورٹ جاری کی گئی ہے جس میں بتایا گیا کہ متحدہ عرب امارات نے ۷؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو حماس کے حملے سے پہلے نتن یاہو کو خبردار کر دیا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اماراتی صدر محمد بن زاید النہیان نے حملے سے ڈیڑھ ہفتہ قبل نتن یاہو سے بات کی تھی اور انہیں آگاہ کیا تھا کہ حماس بڑے آپریشن کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم نفتالی بینیٹ نے موجودہ وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو پر ۷؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کے حملے سے پہلے ملنے والے انتباہات کے معاملے میں مجرمانہ غفلت کا الزام عائد کیا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ واضح انتباہات کے باوجود نتن یاہو نے سکیورٹی چیفس کو آگاہ نہیں کیا اور ملک کو اس صورتحال کے لیے تیار نہیں کیا۔ آنے والے انتخابات میں نتن یاہو کے حریف بینیٹ نے اسرائیلی اخبار ہارٹز کی اس رپورٹ کی تصدیق کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ حملے سے چند روز قبل متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے صدر محمد بن زاید نے نتن یاہو کو حماس کے منصوبوں کے بارے میں ذاتی طور پر خبردار کیا تھا۔ بینیٹ نے ایکس پر عبرانی زبان میں لکھا کہ صبح سامنے آنے والی یہ رپورٹ درست ہے کہ نتن یاہو کو ۷؍اکتوبر کے قتل عام سے ۱۰ دن پہلے حماس کے غزہ کے رہنما یحییٰ سنوار کے ارادوں کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا۔ نتن یاہو ذاتی اور براہ راست طور پر اس ناکامی کے ذمہ دار ہیں جس کے نتیجے میں ان کے دور اقتدار میں ہزاروں اسرائیلی ہلاک ہوئے، وہ اس عہدے کیلئے اہل نہیں رہ گئے ہیں۔ ہارٹز کی تحقیقات کے مطابق یو اے ای کے لیڈر نے نتن یاہو کو واضح طور پر بتایا تھا کہ سنوار اسرائیل کے خلاف ایک بڑے آپریشن کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ دوسری جانب یاہو کے دفتر نے ان کی یو اے ای کے صدر کے ساتھ ملاقات یا بات چیت کی تردید کی ہے۔

مشرقی وسطیٰ میں غیر معمولی کشیدگی

جنگ بندی کے معاہدے اور امریکہ ایران کے درمیان مذاکرات کی بحالی ساری کوششوں کی ناکامی کے سبب اب مشرقی وسطیٰ کے حالات دھماکہ خیز ہو چکے ہیں۔ بدھ کو ایک مرتبہ پھر امریکہ اور ایران کی جانب سے ایک دوسرے کے جہازوں اور فوجی تنصیبات پر میزائل حملے کئے گئے۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے بدھ کی صبح اعلان کیا کہ اس نے آبنائے ہرمز میں ۱۰؍بحری جہازوں کو نشانہ بنایا ہے۔ پاسداران انقلاب کے مطابق یہ جہاز آبنائے ہرمز کے ایک ایسے علاقے سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے جسے ’ممنوع اور غیر محفوظ‘ قرار دیا گیا تھا۔ یہ کارروائی امریکی حملے میں ۵؍ایرانی تیل بردار ٹینکروں کو نشانہ بنائے جانے کے بعد کی گئی۔ ایران کے سرکاری میڈیا نے پاسداران انقلاب کے حوالے سے بتایا کہ خلیج میں ۲؍امریکی بحری جہازوں اور ۸؍تیل بردار ٹینکروں کو نشانہ بنایا گیا ہے تاہم امریکہ نے اس دعوے کی تاحال تصدیق نہیں کی۔ اس سے قبل امریکی فوج نے منگل کی شام کو اعلان کیا تھا کہ اس نے ۸؍ستمبر کو ۵؍ایرانی تیل بردار ٹینکروں کو تباہ کیا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کے بیان کے مطابق یہ کارروائی اس وقت کی گئی جب ایرانی پاسداران انقلاب نے گزشتہ ۲؍روز کے دوران ۲؍مرتبہ امریکی بحریہ کے ایک جنگی جہاز کو بیلسٹک میزائلوں سے نشانہ بنایا۔

سینٹ کام نے بتایا کہ امریکی فوج نے خلیج عمان میں ’کافیز‘، ’شار مینار‘، ’ہورائزن وَن‘ اور ’ریسکو‘ نامی ایرانی تیل بردار ٹینکروں کو تباہ کیا۔ امریکی فوج نے انکشاف کیا کہ نشانہ بنائے گئے ایرانی تیل بردار ٹینکر پاسداران انقلاب کی خفیہ مالیاتی نیٹ ورک کا حصہ تھے۔ امریکی فوج نے زور دے کر کہا کہ ایران کے پاس اپنے تیل بردار ٹینکروں کے دفاع کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ سینٹکام نے مزید تصدیق کی کہ امریکی جنگی جہاز ایرانی حملوں سے بچنے میں کامیاب رہا اور علاقائی سمندری حدود میں اپنی گشت جاری رکھی۔ کمانڈ کے مطابق امریکی افواج کا کوئی اہلکار زخمی نہیں ہوا۔

جسٹس فار شروتی، طالبہ کی موت پر طلبہ کا شدید احتجاج، گوہاٹی سے گوالیار تک مظاہرے

گوالیار: مدھیہ پردیش میں ایک بار پھر جین زی کا احتجاج دیکھنے کو مل رہا ہے۔ مدھیہ پردیش کے گوالیار میں واقع لکشمی بائی انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل ایجوکیشن (ایل این آئی پی آئی) کیمپس کے باہر بدھ کی شام کو تقریباً 500 سے 600 طلبہ پرامن احتجاج کرتے ہوئے دھرنے پر بیٹھ گئے۔ مظاہرین ایل این آئی پی ای فزیکل یونیورسٹی کے گوہاٹی کیمپس میں ایک طالبہ کی موت کے بعد ذمہ داروں کے خلاف کارروائی اور متوفیہ کے اہل خانہ کے لیے 50 لاکھ روپے معاوضے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ احتجاج گوہاٹی سے لے کر گوالیار تک جاری ہے۔ گزشتہ دنوں ایل این آئی پی ای کے گوہاٹی کیمپس میں بی پی ایڈ تھرڈ ایئر کی طالبہ اور ٹینس پلیئر شروتی کی طبیعت بگڑنے کے بعد موت ہو گئی تھی۔ اس واقعے کے لیے گوہاٹی ہیلتھ سینٹر کے ڈاکٹروں اور وارڈن پر لاپرواہی کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ گوالیار کیمپس کے باہر دھرنا دے رہے طلبہ کا الزام ہے کہ شروتی گذشتہ ایک ہفتے سے بیمار تھی اور اس کے پیٹ میں درد تھا۔ اس نے کیمپس کے ہیلتھ سینٹر جا کر ڈاکٹر کو اس بارے میں بتایا بھی تھا، لیکن اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے محض درد کش دوا دے دی گئی۔ الزام ہے کہ ڈاکٹر شروتی کی تکلیف کو عام پیٹ درد اور گیس کا مسئلہ بتاتے رہے، لیکن جب اس کی بیماری زیادہ بڑھ گئی تو وہ وارڈن کے پاس علاج کے لیے طبی رخصت بھی مانگنے گئی، لیکن اسے چھٹی نہیں دی گئی۔ احتجاج میں شامل ایل این آئی پی ای کے طالب علم کرش نے کہا کہ شروتی کو اتنی زیادہ درد کش دوائیاں دی گئیں کہ اس کا اپینڈکس پھٹ گیا اور اس کی وجہ سے انفیکشن جسم کے اندرونی اعضاء میں پھیل گیا، جس کے نتیجے میں ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی اس کی موت ہو گئی۔ اس واقعے کے بعد ذمہ داروں کے

یمن میں حوثی باغیوں پر سعودی عرب کا جوابی حملہ، سعودی حمایت یافتہ افواج نے یمن کے کئی علاقوں میں فضائی حملے کر دیے

یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں نے بدھ کے روز کہا ہے کہ سعودی حمایت یافتہ افواج نے رات بھر یمن کے چار علاقوں میں درجنوں فضائی حملے کیے ہیں۔ یہ حملے سعودی عرب میں تیل کی متعدد تنصیبات پر باغیوں کے حملوں کے بعد کیے گئے، جس کی وجہ سے تنصیبات میں آگ لگ گئی اور 73 افراد زخمی ہوئے تھے۔

حوثیوں کے ترجمان نصر الدین عامر نے بدھ کے روز ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کی جس میں جانکاری دی کہ سعودی حمایت یافتہ فورسز نے یمن کے تعز، حدیدہ، الجوف اور ماریب علاقوں میں رات بھر 32 فضائی حملے کیے ہیں۔ فوری طور پر جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ یہ حملے سعودی عرب میں تیل کی مختلف تنصیبات اور یوٹیلیٹی مراکز پر حوثیوں کے حملوں کے ایک دن بعد ہوئے ہیں جن میں 73 افراد زخمی ہوئے تھے۔ یہ ایک اہم امریکی اتحادی اور یمن میں ایران کے حمایت یافتہ باغیوں کے درمیان نئے سرے سے تنازعہ میں نمایاں اضافہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ حملے حوثیوں اور سعودی حمایت یافتہ سرکاری افواج کے درمیان ہفتوں کی شدید جھڑپوں کے بعد کیے گئے ہیں، جس نے یمن کی خانہ جنگی میں چار سال سے جاری جنگ بندی کو ختم کر دیا ہے۔

حوثیوں نے بتایا کہ بدھ کے روز شمالی یمن میں حوثیوں کے زیر انتظام جیل سے چار لاشیں برآمد کی گئیں، جس پر ہفتے کے شروع میں ایک فضائی حملہ کیا گیا تھا۔ یمن کے حوثی باغیوں نے اس حملے کا الزام سعودی عرب پر لگایا تھا۔ اس حملے میں مرنے والوں کی تعداد 23 تک پہنچ گئی ہے۔

دوسری جانب، ترک وزارت خارجہ نے حوثیوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی جارحانہ کارروائیاں فوری طور پر بند کر دیں۔ گزشتہ ماہ ترکی، سعودی عرب اور پاکستان نے ایک دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے جس کے تحت ان میں سے کسی ایک پر حملہ تینوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

وہیں مکہ دفاعی معاہدے کے رکن پاکستان نے کہا کہ اس میں کوئی شک یا ابہام نہیں ہونا چاہیے کہ حال ہی میں بنائے گئے مکہ دفاعی اتحاد کے تین ارکان میں سے کسی ایک پر حملہ ان سب پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس نے خبردار کیا کہ سعودی عرب پر حوثیوں کے حملوں کے بعد اس معاہدے پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔ وزیر دفاع خواجہ آصف کا یہ بیان یمن کی ایران کی حمایت یافتہ حوثی فورسز کی جانب سے سعودی عرب پر میزائل اور ڈرون حملوں کا سلسلہ شروع کرنے کے چند گھنٹے بعد سامنے آیا۔ ان حملوں میں شہروں کے ساتھ ساتھ اقتصادی اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس سے کم از کم 73 شہری زخمی ہوئے۔ وزیر نے کہا کہ کسی رکن ملک کے خلاف بلا اشتعال جارحیت، یا یمن کے تنازع

دس ستمبر 2026 کا زائچہ: برج جدی والے افراد کو آج اخراجات کے بارے میں فکر نہیں کرنی چاہیے

برج حمل

10 ستمبر 2026، جمعرات کو چاند برج سے پانچویں گھر میں ہوگا۔ آج کا دن درمیانہ ثمر آور رہے گا۔ صحت کچھ ناساز رہ سکتی ہے اور جسمانی تھکن محسوس ہوگی۔ ممکن ہو تو سفر سے گریز کریں۔ کسی معاملے میں ضد نہ کریں اور اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ پیٹ سے متعلق تکلیف کا اندیشہ ہے۔ اولاد کے معاملے میں تشویش رہے گی۔ کام کی مصروفیت کے باعث اہل خانہ کے لیے کم وقت نکال پائیں گے، جس سے رشتے داروں سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ تاجروں کے لیے دن معمول کے مطابق رہے گا۔ سرمایہ کاری کی منصوبہ بندی نہ کریں۔

برج ثور

10 ستمبر 2026 کو چاند چوتھے گھر میں ہوگا۔ آج کا دن درمیانہ ثمر آور رہے گا۔ کسی بھی کام کو مضبوط ارادے اور مکمل اعتماد کے ساتھ کریں۔ والد اور آبائی جائیداد سے فائدہ ہونے کے امکانات ہیں۔ والد کا رویہ بھی آپ کے ساتھ اچھا رہے گا اور ان سے مالی فائدہ ہو سکتا ہے۔ فنکاروں اور کھلاڑیوں کے لیے آج کا دن بہت اچھا ہے، انہیں اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع ملے گا۔ اولاد پر اخراجات ہوں گے۔ صحت کے لحاظ سے آج کا وقت اچھا ہے۔

برج جوزا

10 ستمبر 2026، جمعرات کو چاند تیسرے گھر میں ہوگا۔ نئی منصوبہ بندی پر عمل درآمد کے لیے آج کا دن مبارک ہے۔ ملازمت پیشہ افراد کو افسران اور حکومت کی جانب سے اپنی محنت کا اچھا صلہ ملے گا۔ کاروبار میں شراکت داروں کے ساتھ کام کرنے میں کوئی خاص پریشانی نہیں ہوگی۔ پڑوسیوں، بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ خوشگوار وقت گزرے گا۔ قسمت میں بہتری کے مواقع پیدا ہوں گے۔ سفر کا امکان ہے۔ کسی عزیز سے گفتگو کر کے خوشی محسوس کریں گے۔ کامیابی کے لیے اضافی محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

برج سرطان

10 ستمبر 2026، جمعرات کو چاند برج سے دوسرے گھر میں ہوگا۔ غلط فہمی اور منفی رویہ پریشانی اور احساسِ ندامت پیدا کر سکتا ہے۔ صحت کے معاملے میں خاص طور پر

مردوں میں گنج پن کی بڑی وجہ سامنے آگئی

نئی تحقیق میں حیران کن انکشاف

ڈاکٹر مبشر خان

دنیا بھر میں بالوں کا جھڑنا ایک عام مسئلہ بن چکا ہے، خصوصاً مردوں میں یہ صرف ظاہری نہیں بلکہ نفسیاتی دباؤ کا سبب بھی بنتا جا رہا ہے۔ ایک نئی تحقیق میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مردانہ گنج پن کی بڑی اور نظرانداز کی جانے والی وجہ آنتوں کی خراب صحت ہو سکتی ہے۔ صحت سے متعلق بھارتی ادارے ترایا ہیلتھ کی جانب سے کی گئی اس تحقیق میں دسمبر 2024 اور دسمبر 2025 کے دوران بھارت کے 10 علاقوں سے 1 لاکھ 60 ہزار سے زائد مردوں کے صحت سے متعلق خود فراہم کردہ اعداد و شمار کا جائزہ لیا گیا۔ تحقیق میں مہاراشٹر، اتر پردیش، دہلی این سی آر، تلنگانہ، بہار، راجستھان، مدھیہ پردیش، مغربی بنگال، گجرات اور تمل ناڈو شامل تھے۔ ماہرین نے آنتوں کی صحت جانچنے کے لیے قبض کی شکایات کو بنیادی پیمانہ بنایا۔ تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ 2025 میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کم مردوں نے بہتر نظام ہاضمہ کی اطلاع دی جبکہ شہری اور مصروف علاقوں میں آنتوں کی صحت زیادہ تیزی سے خراب ہوئی۔ اعداد و شمار کے مطابق تلنگانہ میں سب سے زیادہ کمی دیکھی گئی، اس کے بعد راجستھان اور دہلی این سی آر کا نمبر رہا۔ تحقیق کے مطابق جدید طرز زندگی اس رجحان کی بڑی وجہ ہے جس میں فاسٹ اور پراسیسڈ خوراک، بے ترتیب کھانے کے اوقات، پانی کی کمی اور ذہنی دباؤ میں عام روٹین سے زیادہ کھانا شامل ہے۔

تحقیق کے اہم نکات:

آنتیں جسم میں پروٹین، آئرن، زنک اور وٹامن بی جذب کرتی ہیں جو بالوں کی نشوونما کے لیے ضروری ہیں۔ نظام ہاضمہ متاثر ہونے سے غذائی اجزا بالوں کی جڑوں تک نہیں پہنچ پاتے۔ آنتوں کی خرابی جسم میں مسلسل سوزش پیدا کرتی ہے جس سے بال قبل از وقت جھڑنے لگتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بالوں کا گرنا صرف خوبصورتی کا مسئلہ نہیں بلکہ جسم کے اندرونی مسائل کی ابتدائی علامت بھی ہو سکتا ہے۔ تحقیق میں زور دیا گیا ہے کہ بالوں کے علاج کے ساتھ ساتھ آنتوں کی صحت، غذائیت، ہارمونز اور ذہنی دباؤ کو بھی توجہ دینا ضروری ہے۔

مشکل وقت سے نمٹنے میں مددگار چھ مشورے

ڈاکٹر سلیم

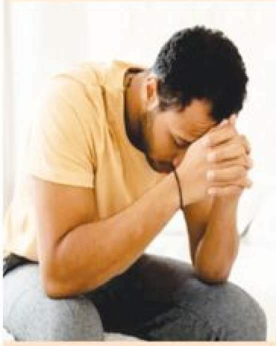

بے چینی اور شکوک و شبہات سے بھری دنیا میں انسان کا فکرمند یا تھکا ہوا محسوس کرنا فطری بات ہے۔ لیکن سائنسی طور پر ثابت شدہ کچھ ایسی تکنیکیں موجود ہیں جو انسان کو ثابت قدمی پیدا کرنے اور سکون حاصل کرنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کی ایک رپورٹ میں ان میں سے کچھ کا ذکر کیا گیا ہے۔

پریشانی کو ایک خوبی میں بدلنا

تحقیقات بتاتی ہیں کہ شدید اور نڈھال کر دینے والی ذہنی کیفیت تسلیم شدہ نفسیاتی امراض ہیں۔ یہ ذہنی کیفیت پریشانی محرک کا ایک ذریعہ بھی بن سکتی ہے جو انسان کے اندر جزا حاصل کرنے اور سماجی رابطے کی خواہش کو بیدار کرتی ہے۔ جب کوئی شخص پریشان ہوتا ہے تو وہ زیادہ تخلیقی اور اختراعی بھی ہوتا ہے کیونکہ دماغ زیادہ توجہ اور مہارت کے ساتھ ردعمل دیتا ہے۔ اس سے پیداواری صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔ پریشانی کو مثبت توانائی میں بدلنے کی تکنیکوں میں اس کے ماخذ کا تجسس کے ساتھ جائزہ لینا اور اسے مفید اہداف کے تعین کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تعمیری پریشانی سیکھنا

چونکہ پریشانی ماضی کے بجائے مستقبل پر مرکوز ہوتی ہے۔ اس لیے اسے تیاری اور مسائل کے حل کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ لوگوں کو ضروری اقدامات کرنے پر بھی اکسا سکتی ہے۔ تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ پریشانی زندگی کے بہت سے پہلوؤں میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کی ہیلتھ سائیکالوجسٹ کیٹ سوینی کے مطابق پریشانی کو صحیح سمت دینے کا ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پریشانی کی وجہ کی نشاندہی کریں۔ پھر مسئلے سے نمٹنے کے لیے ممکن اقدامات کی ایک ذہنی فہرست تیار کریں۔

موڈ کو بہتر بنانا

کتاب پڑھ کر یا موسیقی سن کر بھی موڈ بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ صحیح کتاب کا انتخاب انسان کے مزاج کو بہتر بنا سکتا ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ جو لوگ باقاعدگی سے خوشی کے لیے مطالعہ کرتے ہیں ان میں تناؤ، ڈپریشن اور تنہائی کم ہوتی ہے اور وہ زیادہ سماجی اور خوداعتماد ہوتے ہیں۔ اگر پڑھنے کا وقت نہ ہو تو پسندیدہ گانا سنا جا سکتا ہے کیونکہ موسیقی جذبات پر اثرانداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے اور موڈ پر فوری اثر ڈالتی ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اپنے اردگرد کے ماحول پر توجہ دینا جیسے پودے رکھنا یا سبزہ زاروں کی تصاویر دیکھنا، یا پیاروں کی تصاویر دیکھنا بھی فرق پیدا کرتا ہے۔

نعمتوں کو گننا

نعمتوں کو گننا یا شکر گزاری کی فہرست بنانا ان بہترین مشوروں میں سے ہے جو اس قدر عام ہیں کہ اب ایک کہاوت بن چکے ہیں۔ شام کے وقت ایک لمحہ نکال کر ان تین اچھی چیزوں کو لکھا جا سکتا ہے جو دن بھر میں آپ کے ساتھ ہوئیں۔ یہ ایک چھوٹا سا لیکن مثبت قدم ہے جس کے گہرے اثرات ہوتے ہیں اور سائنسی مطالعے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

قابلِ کنٹرول اور ناقابلِ کنٹرول چیزوں کا تعین

جب انسان اضطراب کے دور سے گزر رہا ہو تو وہ قدیم فلاسفروں کے مشوروں سے مدد لے سکتا ہے جو آج بھی اتنے ہی مفید ہیں۔ تقریباً 55 عیسوی میں پیدا ہونے والے ایپکٹیٹس نے مشکلات اور سیاسی انتشار سے بھری زندگی گزاری اور ان تجربات نے قدیم یونانی فلسفے رواقیت کو تشکیل دیا تھا۔ ایپکٹیٹس نے زور دیا ہے کہ زندگی میں انسان کا بنیادی کام ان چیزوں کے درمیان فرق کرنا ہے جن پر اس کا اختیار ہے جیسے اس کے خیالات، انتخاب اور افعال اور وہ چیزیں جن پر اس کا اختیار نہیں ہے۔ انسانی دکھوں کا ایک بڑا حصہ ناگزیر چیزوں کے خلاف مزاحمت کرنے یا ان سے چمٹے رہنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر انسان یہ سمجھ لے کہ تبدیلی اور مصیبتیں متوقع ہیں اور وہ ہر اس مشکل واقعے سے سیکھ سکتا ہے جس سے وہ گزرتا ہے۔ چاہے جنگ ہو، وبا ہو، صحت کی مشکلات ہوں یا مالی مسائل کسی بھی مصیبت سے گزرنے کے بعد انسان زیادہ مضبوط ہو سکتا ہے۔

امید کا صحیح استعمال

کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ حالات بہتر ہونے کی محض خواہش کرنا اور کوئی کام نہ کرنا لوگوں کو ان کے گرد موجود مبہم اور خوفناک حالات سے فرار کا بہانہ فراہم کرتی ہے۔ لیکن امید کی صحیح قسم تلاش کرنا انتہائی اہم ہے۔ دوسروں سے امیدیں وابستہ کرنے یا مثبت خبروں کا انتظار کرنے کے بجائے امید اس وقت زیادہ موثر ہوتی ہے جب وہ عمل سے جڑی ہو۔ یہ عمل انفرادی یا دوسروں کے ساتھ مل کر بھی ہو سکتا ہے۔ اس تناظر میں سویڈن کی اوریبرو یونیورسٹی کی خاتون ماہر نفسیات ماریا اوجالا نے کہا کہ امید لوگوں کو ان کی زندگی میں درپیش مشکلات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور انہیں آگے بڑھنے کا راستہ دکھاتی ہے۔ ماہرین نفسیات کا ماننا ہے کہ امید متعین کردہ ذاتی اہداف اور انہیں حاصل کرنے کے سفر سے جنم لیتی ہے۔

پوٹاشیم سے بھرپور غذا

قلبی مرض کے امکانات کم کرسکتی ہے: تحقیق

ڈاکٹر وجیہا بیگ

صحت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ پوٹاشیم بڑی حد تک صحت کے پیچیدہ مسائل کے خطرات کو کم کر سکتا ہے جن میں فالج کے خطرات میں 20 فی صد اور قلبی مرض میں 24 فی صد تک کمی شامل ہے۔ ماہرین کے مطابق دنیا بھر میں لاکھوں افراد کو علم نہیں لیکن وہ پوٹاشیم کی کمی میں مبتلا ہیں۔ یہ کمی صرف دل کے دورے اور فالج کے امکانات میں ہی اضافہ نہیں کرتی بلکہ دیگر ایسی علامات کا سبب بھی بنتی ہے جو کم جانے جاتے ہیں۔ ٹیسائڈ یونیورسٹی کے پروفیسر جان ینگ نے خراب غذائی عادات (بالخصوص الٹرا پروسیسڈ غذاؤں اور نمک کی زیادہ کھپت) سے متعلق بتایا کہ یہ عوامل پوٹاشیم کی کم مقدار کے بڑے اسباب ہیں۔ پوٹاشیم جسم میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ اعصابی سگنلز کو منظم کرتا ہے، پٹھوں کے سکڑاؤ کو سہارا دیتا ہے، دل کی دھڑکن کو متوازن رکھتا ہے اور سوڈیم (نمک) کے اثرات کو کم کر کے بلڈ پریشر کو قابو میں رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ماہرین کے مطابق معمولی سی کمی بھی پٹھوں میں کھچاؤ، قبض اور سر درد کی علامات کا سبب بن سکتی ہے۔ جبکہ شدید کمی کی صورت میں یہ ذہنی الجھن، ڈپریشن، بے ترتیب دھڑکن، ہاضمے کے مسائل اور سانس کے مسائل کا سبب بنتی ہے اور اگر علاج نہ کرایا جائے تو صحت کے پیچیدہ مسائل پیش آ سکتے ہیں۔

جلد کے لیے گلاب کا سپرے، فوری سکون اور تازگی

ڈاکٹر مریم

گلاب کے عرق کا سپرے اپنی ہلکی، تازگی بخش ترکیب اور قدرتی خوشبو کی بدولت نمایاں ہے۔ یہی خصوصیات اسے بہار کے موسم میں جلد کی دیکھ بھال کے لیے ایک اہم جزو بناتی ہیں۔ یہ پودوں پر مبنی پروڈکٹ اپنی سکون بخش اور مرطوب کرنے والی خصوصیات کے لیے جانا جاتا ہے اور یہ روایتی گلاب کے عرق سے ترقی پا کر ایک مکمل سپرے کی شکل اختیار کر چکا ہے، جو متعدد استعمالات کے قابل ہے جس نے اسے ایک کثیر المقاصد کاسمیٹک پروڈکٹ بنا دیا ہے۔ گلاب کے عرق کا یہ سپرے مختلف قسم کے جلدی مسائل کے لیے موثر قدرتی حل فراہم کرتا ہے۔ یہ جلد کو فوری تازگی اور صحت مند چمک دینے والا ایک سادہ اور نرم قدرتی حل ہے جس کے لیے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں۔ حالیہ برسوں میں یہ پروڈکٹ روایتی گلاب کے عرق سے ترقی کر کے ایک سپرے کی شکل اختیار کر گیا ہے، جو تمام قسم کی جلد کے لیے مفید اجزاء سے مزین ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کے فوائد کیا ہیں اور اسے صحیح طریقے سے استعمال کر کے بہترین نتائج کیسے حاصل کیے جا سکتے ہیں؟

گلاب کے عرق کا سپرے کیا ہے؟

گلاب کے عرق کا سپرے ایک قدرتی کاسمیٹک پروڈکٹ ہے، جو گلاب کے پھولوں کے پتوں کے تقطیر سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر اسپرے بوتل میں آتا ہے تاکہ روزانہ استعمال کو آسان بنایا جا سکے۔ اس میں صرف قدرتی گلاب کا عرق نہیں ہوتا بلکہ اضافی مفید اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں، جیسے ایلوویرا، گلیسرین اور اینٹی آکسیڈنٹس جو جلد کو بہتر طریقے سے مرطوب اور غذائیت فراہم کرتے ہیں۔ یہ پروڈکٹ اپنی ہلکی ساخت کی وجہ سے تمام قسم کی جلد بشمول حساس جلد کے لیے موزوں ہے، جس کی وجہ سے یہ بہار کے موسم میں روزانہ کی دیکھ بھال کے لیے ایک بہترین انتخاب ہے۔

بہار میں جلد کے لیے گلاب کے عرق کے سپرے کے فوائد

گلاب کے عرق کا سپرے صرف ایک تازگی بخش پروڈکٹ نہیں بلکہ جلد کے لیے متعدد ضروری جمالیاتی فوائد فراہم کرتا ہے۔

خشک، مدھم اور تھکی ہوئی جلد کو فوری طور پر مرطوب اور تازہ کرتا ہے۔ اس کی خوشبو ہلکی اور قدرتی ہے، جو جلد میں کسی قسم کی خراش یا الرجی پیدا نہیں کرتی۔

سورج کی روشنی اور آلودگی سے پیدا ہونے والے فری ریڈیکلز کے نقصان سے ہلکی حفاظت فراہم کرتا ہے۔ جلن یا حساس جلد کو سکون پہنچاتا ہے کیونکہ اس میں موجود قدرتی اینٹی انفلامیٹری خصوصیات نقصان یا تکلیف کو کم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

باقاعدگی سے استعمال کرنے سے جلد کی چمک بڑھتی ہے اور جلد کا رنگ یکساں ہوتا ہے۔ مساموں کو سکڑنے میں مدد دیتا ہے اور جلد کو ہلکی سی سختی اور تازگی بخشتا ہے۔ صفائی یا آلودگی کے اثرات کے بعد جلد کے قدرتی پی ایچ (pH) کی سطح برقرار رکھنے میں مددگار ہے۔

گلاب کے عرق کے سپرے کے استعمال کا طریقہ

گلاب کے عرق کے سپرے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے تجویز کی جاتی ہے کہ چہرے پر 20 سے 30 سینٹی میٹر کی دوری سے 2 سے 4 ہلکی بوندیں اسپرے کریں اور اسے قدرتی طور پر خشک ہونے دیں یا جلد کو ہلکے سے تھپک کر جذب ہونے میں مدد کریں۔ گلاب کے عرق کے سپرے کو روزانہ کی جلد کی دیکھ بھال کے معمول میں مختلف طریقوں سے شامل کیا جا سکتا ہے:

گلاب کے عرق کا سپرے ایک کثیر الاستعمال پروڈکٹ ہے اور اگر آپ اسے تیار شدہ خریدنا پسند نہیں کرتے تو اسے گھر پر آسانی سے بنایا جا سکتا ہے۔ البتہ اس صورت میں ضروری ہے کہ اسے ایک جراثیم سے پاک اسپرے بوتل میں رکھا جائے اور ٹھنڈی جگہ پر محفوظ کیا جائے تاکہ اسے 5 سے 7 دن کے اندر استعمال کیا جا سکے۔

اتر ریلوے

ای ٹینڈر نوٹس

[illegible] www.ireps.gov.in [illegible] 05/10/2026 [illegible] 15.00 [illegible] www.ireps.gov.in [illegible] www.ireps.gov.in [illegible]

بولی ختم کی تاریخ اور وقت	بولی شروع کرنے کی تاریخ	ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی سسٹم	ٹینڈر کی قسم	ٹینڈر کا نام
05.10.2026/15.00 بجے	21.09.2026	08.09.2026	سنگل بولی سسٹم	کام	کھلا

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیل			
1	122-2026-27-ADEN-2-FZR	[illegible]			
		تخمینی قیمت	زر بیعانہ	آفر کی مدت جواز	مدت تکمیل
		3498546.59	70000.00	60 دن	12 ماہ
2	124-2026-27-ADEN-1-FZR	[illegible] (AJL) [illegible]			
		تخمینی قیمت	زر بیعانہ	آفر کی مدت جواز	مدت تکمیل
		8418900.97	168400.00	60 دن	12 ماہ
3	139-2026-27-DEN-HQ-FZR	[illegible]			
		تخمینی قیمت	زر بیعانہ	آفر کی مدت جواز	مدت تکمیل
		4983901.02	99700.00	60 دن	12 ماہ

نوٹ: 1۔ [illegible]
2۔ [illegible]

ٹینڈر نوٹس نمبر: 122-2026-27-ADEN-2-FZR & 124-2026-27-ADEN-1-FZR & 139-2026-27-DEN-HQ-FZR

3122/2026 Date: 09.09.2026

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

ہمارے شمس الرحمٰن فاروقی!

محمد حمید شاہد

ابھی کل ہی کی تو بات لگتی ہے میں شمس الرحمن فاروقی صاحب کو اُن کے ناول ''کئی چاند تھے سر آسماں'' کی تازہ اشاعت دکھا رہا تھا۔ اُنہوں نے اُدھر سرحد پار اپنے سیل فون کا کیمرہ اور ڈسپلے آن کر رکھا تھا، اِدھر میں اپنی لائبریری سے اپنے سیل فون پر ناول کا سرورق، ابتدائی صفحات، پس سرورق ایک ایک کر کے سب دکھاتا گیا اور وہ خوش ہوتے رہے اور پر لطف جملے پھینکتے رہے۔ یہ سارا خوب صورت منظر ایک وڈیو میں موجود ہے۔

یہ اُن کی آواز کی آخری ریکارڈنگ نہیں ہے جو میرے پاس محفوظ ہو۔ اسی مختصر سے عرصے میں وہ کووڈ ۱۹ کا شکار ہو کر ہسپتال جا پہنچے۔ ہمارا رابطہ وہاں بھی رہا۔ وہ وہاں سے اپنی آواز میں پیغام ریکارڈ کر کے مجھے بھیجتے رہے اور ہر بار کہتے رہے کہ وہ قدرے ٹھیک تھے اور محبت کرنے والوں کی دعاؤں کا اثر ہو رہا تھا۔ وہ کورونا وائرس کو شکست دینے میں کامیاب ہو بھی گئے تھے مگر اندر اتنی توڑ پھوڑ ہو چکی تھی کہ سنبھل نہ پا رہے تھے۔

ہسپتال گھر منتقل ہوئے مگر صحت کی بحالی کا عمل جیسے رک سا گیا تھا۔ اسی فون نمبر سے، کہ جس پر فاروقی صاحب سے بات ہوتی تھی، یا وہ کوئی میسج بھیج دیا کرتے تھے، اس سے مجھے آخری وائس میسج آیا۔ یہ پیغام فاروقی صاحب کی اپنی آواز میں نہ تھا، ان کی بیٹی مہر افشاں نے ایک پیغام ریکارڈ کر کے مجھے بھیج دیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ فاروقی صاحب کی ہدایت پر وہ یہ اطلاع دے رہی تھیں کہ وہ آہستہ روی سے صحت کی طرف بڑھ رہے تھے۔

اس بیچ میں خود ہسپتال جا پہنچا۔ ہوا یوں کہ اچانک آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔ یہ تو بعد میں بچوں نے بتایا تھا کہ بے ہوش ہو کر گرنے اور ہوش میں آنے کے درمیان میری آنکھیں ایک جگہ ساکت ہو گئی تھیں، ہونٹ کھلے تھے اور زبان دہری ہو کر تالو کو چھو رہی تھی۔ جب مجھے ہوش آیا تو مجھے کچھ خبر نہ تھی کہ اس دوران مجھ پر کیا گزری تھی۔ بس ایک نقاہت تھی کہ بدن میں ہر کہیں دندنا رہی تھی۔ تاہم یاسمین اور بچے کچھ زیادہ خوف زدہ ہو گئے تھے اور انہوں نے مجھے ہسپتال منتقل کر دیا تھا۔ وہاں سے ڈسچارج ہوا تو میرے آرام کی خاطر سیل فون وغیرہ دور رکھ چھوڑے گئے تھے۔ شاید یہی وہ لمحات تھے کہ فاروقی صاحب کی رحلت کی خبر آئی تھی۔ میرے سیل پر مسلسل فون آ رہے تھے۔

کشور ناہید کا فون آیا تو وہ سیل میرے پاس لے آئے۔ فون کی گھنٹی بجنے سے پہلے ہی بجتے بجتے بند ہو گئی تھی۔ یاسمین نے سیل میرے ہاتھ میں تھما دیا اور بس اتنا کہا: ''شمس الرحمن فاروقی صاحب'' اور سر ایک طرف گرا لیا۔ میں نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ میں یوں سامنے دیکھ رہا تھا جیسے وہاں چھت نہ تھی، موت تھی، جس کا چہرہ میں نے دیکھا تھا اور جس کا چہرہ میں دیکھ رہا تھا۔

اردو ادب کی آبرو شمس الرحمن فاروقی ہم میں نہیں رہے ہیں مگر اُن کی عہد ساز شخصیت ایسی ہے کہ اردو ادب کا مستقل باب ہو گئی ہے۔ وہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ کو پرتاب گڑھ، یوپی ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ علم و فضل کی قدیم روایت اپنے بزرگوں سے ورثے میں پائی۔ تیرہ بہن بھائیوں میں تیسرے نمبر پر، اور بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور باپ کی طرح پڑھنے لکھنے کی طرف راغب۔ فاروقی صاحب کے دادا حکیم مولوی محمد اصغر فاروقی تعلیم کے شعبے سے وابستہ رہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ فراق گورکھ پوری کے استاد تھے۔ فاروقی صاحب کے نانا محمد نظیر کی دلچسپی کا علاقہ بھی تعلیم رہا۔ ان کا ایک زمانے میں قائم کیا ہوا اسکول اب کالج بن گیا ہے۔

فاروقی صاحب نے اپنی یادداشتوں میں بتا رکھا ہے کہ وہ اسکول کے زمانے سے شاعری کی طرف راغب ہو چکے تھے۔ تب انہوں نے ایک قلمی رسالہ ''گلستان'' بھی نکالا تھا۔ میٹرک کر لیا تو پہلا افسانہ لکھا۔ کوئی ستر سال پہلے انہوں نے اپنا پہلا مختصر ناول ''دلدل سے باہر'' لکھا جو ''معیار'' میرٹھ میں چار قسطوں میں شائع ہوا تھا۔ یہ فاروقی صاحب کی ادبی زندگی کا آغاز تھا۔ انہوں نے الہ آباد یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم اے کیا اور پہلی پوزیشن حاصل کی۔ جس کی بابت وہ اکثر بتایا کرتے تھے کہ ان کی تصویر اخبارات میں شائع ہوئی اور لوگ بہت متاثر ہوئے تھے۔

عملی زندگی کا آغاز انہوں نے شعبہ تعلیم سے وابستہ ہو کر کیا تھا۔ مقابلے کا امتحان پاس کر کے وہ پوسٹل سروس میں آ گئے اور یہاں اہم عہدوں پر رہے۔ ان کی شادی جمیلہ خاتون سے ہوئی جن کا فاروقی صاحب نے ہمیشہ ذکر بہت محبت سے کیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ۲۰۰۷ میں جب جمیلہ خاتون کی رحلت پر میں نے فاروقی صاحب سے پرسے کا فون کیا تھا تو ان کا ذکر کرتے کرتے ان کی آواز بار بار بھرا جاتی تھی۔ وہ خود کو بہت تنہا محسوس کر رہے تھے اور بار بار کہتے تھے کہ میں اس بی بی کے سوا کچھ نہیں ہوں۔ کئی برس پہلے جب آخری بار فاروقی صاحب کے ساتھ جمیلہ خاتون پاکستان آئی تھیں تو یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ وہ فاروقی صاحب کی ایک ایک ضرورت کا خیال رکھ رہی تھیں اور فاروقی صاحب کو جو کچھ چاہیے ہوتا تھا جمیلہ خاتون کی طرف ہی دیکھتے تھے۔ فاروقی صاحب نے جمیلہ خاتون کے حوالے سے بجا طور پر لکھا تھا:

اک مدت تک نصف صدی سے بھی زیادہ
جس نے مجھے جی جان سے رکھا دل شاد

جب یہاں ان کا ناول چھپنے جا رہا تھا تو وہ بار بار کہتے تھے کہ اپنی خاتون خانہ کے لیے لکھی گئی اس نظم کو ضرور اس میں شامل اشاعت رکھیں۔ فاروقی صاحب نے اس نظم میں لکھا تھا:

تو دوست تھی عاشق تھی مرے دل کا ملاذ
مانوس خوشبو تری سانسوں کے محاذ
دن میں کبھی ہنس دیتا ہوں بھولے سے مگر
بے روئے میں سو جاؤں وہ راتیں ہوئیں شاذ

شمس الرحمن فاروقی صاحب ہمیشہ کہا کرتے کہ یہ جمیلہ خاتون تھیں جن کی مدد سے وہ ''شب خون'' جیسا رسالہ چار دہائیوں تک مسلسل نکالتے رہے تھے۔ ''شب خون'' کا پہلا شمارہ جون ۱۹۶۶ کی تاریخ کے ساتھ ۱۸ مئی ۱۹۶۶ کو منظر عام پر آیا تھا جس پر مرتب اور منتظم کی حیثیت سے جمیلہ فاروقی کا ہی نام تھا۔ ''شب خون'' نے کئی نسلوں کی ادبی تربیت کی اور اس کے دو آخری ضخیم شمارے جون ۲۰۰۵ میں شائع ہوئے۔ اس کے بعد ''خبر نامہ شب خون'' کے نام سے کچھ صفحات شائع ہوتے رہے اور پھر یہ سلسلہ بھی منقطع ہو گیا تاہم ان انتالیس چالیس برسوں میں اس رسالے نے ایسے ایسے مباحث اٹھائے کہ فاروقی صاحب کا نام سب سے زیادہ ادبی دنیا میں مسلسل گونجنے لگا تھا۔ ۲۰۰۵ میں شائع ہونے والے ان آخری دو شماروں میں سے ایک شمارہ اس انتخاب پر مشتمل ہے جو لگ بھگ چوبیس ہزار صفحات پر مشتمل ''شب خون'' میں چھپنے والی تحریروں سے کیا گیا ہے۔

مجھے اعتراف ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل ہوں جنہیں فاروقی صاحب نے بھارت میں متعارف کروایا۔ میرے ناول ''مٹی آدم کھاتی ہے'' کا دیباچہ لکھا۔ میرے افسانے ''شب خون'' میں شائع کیے۔ اور جب ایک درسی کتاب ''انتخاب نثر اردو'' کو مرتب کرنے کا موقع نکلا تو پاکستان سے انہوں نے دو افسانہ نگاروں کے افسانے اس کا حصہ بنائے: انتظار حسین کا ''بادل'' اور اس خاکسار کا ''لوتھ''۔ میرے کئی افسانے انہوں نے شب خون کا حصہ بنائے: ''گانٹھ'' (شمارہ ۲۷۷)، ماخوذ تاثر کی کہانی'' (شمارہ ۲۴۲)، ''موت منڈی میں اکیلی موت کا قصہ'' (شمارہ ۲۸۰)، ''بدن برزخ'' سلسلے کے تینوں افسانے (شمارہ ۲۹۳_۲۹۸) حتیٰ کہ اس آخری انتخاب میں بھی میرا افسانہ شامل کیا۔

میں اسے اپنی ٹوپی پر سجی کسی کلغی سے کم نہیں سمجھتا کہ شمس الرحمن فاروقی جب چالیس برس تک شب خون میں چھپنے والی منتخب تحریروں کو ایک بار پھر چھانٹ پھٹک کر کڑا انتخاب کر رہے تھے؛ جی منتخب تحریروں سے انتخاب تو انہوں نے راجندر سنگھ بیدی، انتظار حسین، خالدہ حسین، منشا یاد، رشید امجد، سریندر پرکاش، صدیق عالم، انور سجاد، اسد محمد خان کے ساتھ اس خاکسار کے افسانے ''سورگ میں سور'' کو دیکھا اور انتخاب کا حصہ بنا لیا تھا۔

جس زمانے میں فاروقی صاحب نے تنقید میں اپنا نام بنایا وہ زمانہ ترقی پسندوں کی قدرے پسپائی کا زمانہ تھا۔ فاروقی صاحب کو ترقی پسندوں نے ایک حریف کے طور پر لیا اور ان کی شہرت جدیدیت کے ایک علم بردار کے طور پر ہوئی۔ ان کی تنقیدی خیالات کو بہت توجہ سے دیکھا جانے لگا تھا۔ ان کا سب سے زیادہ توجہ بٹور لینے والا کام چار جلدوں پر مشتمل کتاب ''شعر شور انگیز'' تھی۔ میر تقی میر کی تفہیمات کا ایسا قرینہ کہ دوست دشمن سب اس کے معترف ہوئے اور انہیں سرسوتی ایوارڈ ملا۔ میں اسے بھی اپنا اعزاز سمجھتا ہوں کہ جب یہاں ڈاکٹر صفدر رشید نے ان کی تنقیدی تحریروں کا ایک انتخاب چھاپنا چاہا اور ان سے اس کی اجازت طلب کی گئی تو انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ یہ انتخاب میں کروں اور اس کا مقدمہ بھی لکھوں۔

خیر یہیں بتاتا چلوں کہ ہمارے بیچ سب کچھ اچھا بھی نہیں تھا۔ اور پاکستان میں، یا پھر دہلی میں جو ملاقاتیں رہیں ان میں ہم ان مسائل پر بھی بات کر لیتے تھے جن پر ہمارا نقطہ نظر مختلف ہو جاتا تھا۔ تاہم میں ہمیشہ ان کے معاملے میں محتاط اور مودب رہا ہوں کہ ان کے مقام اور مرتبے سے آگاہ تھا۔ ''گنج سوختہ''، ''سبز اندر سبز''، ''چار سمت کا دریا''، ''آسماں محراب''، ''سوار اور دوسرے افسانے''، ''افسانے کی حمایت میں''، ''لفظ و معنی''، ''عروض آہنگ اور بیان''، ''اردو غزل کے اہم موڑ''، ''ہمارے لیے منٹو صاحب''، ''قبض زماں''، ''کئی چاند تھے سر آسماں'' اور اور۔۔۔ ان کی فتوحات یاد کیے چلیں اور فاروقی صاحب کی عظمت کی دھاک دل پر بیٹھتی چلی جاتی ہے۔

اس سب کے باوجود فاروقی صاحب کی تحریریں اور خیالات ایسے نہیں ہیں کہ آپ کو ٹس بیٹھے رہنے دیں۔ آپ انہیں پڑھ کر سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں اور بساط بھر اختلاف بھی کرتے ہیں۔ اُن کی کتاب ''افسانے کی حمایت میں'' میں موجود خیالات سے ایسا ہی طالب علمانہ اختلاف میں نے اپنی نیشنل بک فاؤنڈیشن سے ۲۰۰۶ میں چھپنے والی کتاب ''اردو افسانہ: صورت و معنی'' میں کیا تھا۔ یہ کتاب انہیں ملی تو انہوں نے ۲۵ اگست ۲۰۰۶ کو مجھے لکھ بھیجا تھا:

''۔۔۔خوب بہت خوب۔ کم ہی لوگوں نے ''افسانے کی حمایت میں'' پر اتنی عمدہ گفتگو کی ہے۔ جزاک اللہ''

انہوں نے مجھ سے درجن بھر کتابیں مطالبہ کر کے منگوائیں۔ ظاہر ہے یہ کتب وہاں کچھ لوگوں کو پڑھنے کے لیے دی گئی ہوں گی۔ اچھا یہ سلسلہ یہاں رکا نہیں، منٹو پر ان کی کتاب ''ہمارے لیے منٹو صاحب'' پر بھی مجھے کچھ ایسے اختلافی خیالات کا اظہار کرنا پڑا تھا میں نے خود کو وہاں بھی مودب پایا جہاں میں سرے سے اُن کے خیالات نہ مان رہا تھا۔ شاید یہی سبب رہا ہوگا کہ اجمل کمال نے اپنے ایک مضمون میں میرے اختلافی نقاط کو تو اہم کہا مگر میرے لہجے پر ''فدویانہ'' کی پھبتی کس دی تھی۔

مجھے یاد ہے جب ''کئی چاند تھے سر آسماں'' پر میری لکھی ہوئی تحریر انہیں ملی تو انہوں نے اجمل کمال کے اسی جملے کو یاد کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''کیا فدوی ایسا ہوتا ہے؟'' ۔۔۔ میں ایک لمحے کے لیے ان کی بات سمجھ نہ پایا تھا۔ انہوں نے قہقہہ لگایا اور دہلی میں ہونے والی اس ملاقات کا ذکر کیا جس کا ذکر اس دیباچے میں تھا۔

میں نے اس تحریر کے آغاز میں ''کئی چاند تھے سر آسماں'' کی اشاعت پر ہونے والی گفتگو کا ذکر کیا ہے جس کی وڈیو امر شاہد نے بک کارنر کے صفحات پر فراہم کر دی ہے۔ آپ اس میں فاروقی صاحب کی آواز کو سن سکتے ہیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے میں نے اسے پھر سے سنا ہے۔ اور جب میں اس ناول کے خوب صورت صفحات دکھاتے ہوئے اس مقام پر پہنچا ہوں کہ جہاں وہ بہت لطف لے کر فرما رہے ہیں:

'' وہاں ایک صاحب ہوتے ہیں محمد حمید شاہد، کیا اُن کا دیباچہ بھی اس میں شامل ہے؟''

تو میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔

انہوں نے یہ تحریر کتاب کی اشاعت سے پہلے نہ صرف پڑھی تھی، اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار اس قدر فراوانی سے کیا تھا کہ مجھے حجاب آنے لگا تھا۔ اس موقع پر ان کا اس محبت سے اس تحریر کا ذکر ایسا ہے کہ اس کی یاد بھی میری زندگی کا سنہری سرمایہ ہوتی ہے۔

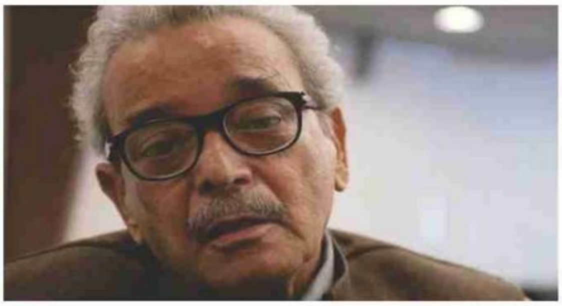

کیا کملا ہیرس کے نائب صدر بننے سے انڈین شہری مزید با اختیار ہو جائیں گے؟

امریکہ میں نائب صدر کے عہدے کے لیے ڈیموکریٹک امیدوار کی حیثیت سے کملا ہیرس کے اعلان کے بعد ہی سے انڈین نژاد امریکی شہریوں میں ایک نئے جوش کی لہر دوڑ گئی تھی۔

کملا ہیرس کے والد جمیکا سے امریکہ آئے تھے اور اُن کا نام ڈونلڈ ہیرس تھا۔ کملا کی والدہ شیاملن گوپالن انڈین نژاد تھیں اور وہ انڈیا کے جنوبی شہر چینئی میں پیدا ہوئی تھیں۔

ڈونلڈ ہیرس کی امریکہ میں آمد کے ایک سال بعد سنہ 1965 میں امیگریشن اینڈ نیشنلٹی ایکٹ منظور ہوا تھا اور اس قانون کے تحت پیدائش کے بجائے کام کی بنیاد پر امریکی شہریت دینے کا اعلان ہوا تھا۔ اس کے بعد ایشیا سے لوگ بڑی تعداد میں امریکہ پہنچنے لگے۔

اس پس منظر کے ساتھ کملا ہیرس کی امریکی انتخاب میں جیت کو انڈیا اور امریکہ میں موجود انڈین کمیونٹی کافی اہمیت کا حامل قرار دے رہی ہے۔

امریکہ میں انڈین نژاد امریکی شہریوں کی تعداد کتنی ہے؟

سنہ 1957 میں دلیپ سنگھ سوند پہلے انڈین نژاد امریکی تھے جو امریکی ایوان نمائندگان میں منتخب ہوئے تھے اور اُن کے بعد بوبی جندل اور پرمیلا جیپال جیسے کئی دوسرے افراد امریکی ایوان نمائندگان میں منتخب ہوئے۔

امریکہ کی آبادی کا 1.5 فیصد حصہ انڈین نژاد شہریوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ کی مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق سنہ 2000 میں امریکہ میں 19 لاکھ انڈین آباد تھے جو سنہ 2015 تک تقریباً دگنے ہو کر 39 لاکھ 82 ہزار ہو چکے تھے۔

امریکہ میں انڈین نژاد لوگوں کی نہ صرف ایک موثر تارکین وطن گروہ کی سی حیثیت ہے بلکہ دوسرے تارکین وطن گروپس کے مقابلہ میں اُن کا تعلیمی پس منظر بھی اچھا ہے۔

تھنک ٹینک پیو ریسرچ سینٹر کے مطابق امریکہ میں مقیم 40 فیصد انڈین ماسٹرز کی ڈگری رکھتے ہیں اور اس گروہ کا صرف 7.5 فیصد حصہ ہی امریکہ میں رہتے ہوئے خط غربت سے نیچے کی زندگی گزار رہا ہے۔ اگر مجموعی بات کی جائے تو امریکہ کی 15.7 فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے ہے۔

لیکن سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اتنی کم تعداد میں ہونے کے باوجود انڈین نژاد امریکی شہری امریکہ کی سیاست کو متاثر کر سکتے ہیں؟ اس کو سمجھنے کے لیے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ انڈین امریکنز حقیقت میں کس طرح ووٹ ڈالتے ہیں۔

امریکہ میں 40 لاکھ انڈین نژاد امریکی آبادی مقیم ہے۔ میکسیکو کے بعد یہ امریکہ میں تارکین وطن کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ امریکی مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق سنہ 2000 سے 2018 کے درمیان انڈینز کی آبادی میں 137.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

ان میں سے بیشتر نیو یارک، شکاگو، سان جوز اور سان فرانسسکو جیسے بڑے شہروں میں رہتے ہیں۔ صرف نیو یارک میں چھ لاکھ سے زیادہ انڈین نژاد آباد ہیں، جبکہ شکاگو میں دو لاکھ سے زیادہ انڈینز رہتے ہیں۔

پیو ریسرچ کے مطابق جب بات امریکہ سے باہر پیدا ہونے والے ووٹرز کی ہوتی ہے تو میکسیکو اور فلپائن کے بعد انڈین نژاد امریکہ میں تیسری سب سے بڑی تعداد ہوتی ہے۔

سنہ 2016 میں ہونے والے ایک سروے (این اے اے ایس پوسٹ الیکشن) میں بتایا گیا ہے کہ 48 فیصد انڈین نژاد امریکی ڈیموکریٹ ہیں یا ان کا رجحان ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف ہے جبکہ صرف 22 فیصد انڈینز ہی ریپبلکن ہیں۔

صدارتی انتخاب کے قریب آتے ہی ریپبلکن اور ڈیموکریٹک پارٹی کے درمیان انڈین ووٹروں کو اپنی طرف راغب کرنے کا مقابلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ رجحان گذشتہ چند دہائیوں میں سامنے آیا ہے۔

انڈین امریکی ووٹروں کی سخت مقابلے والی ریاستوں جیسے فلوریڈا، پنسلوینیا اور مشیگن میں اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ ان کے پاس ریاستی انتخابات میں نتائج کو الٹنے کی صلاحیت ہے۔

آئی اے اے ایس کے حالیہ سروے کے مطابق 70 فیصد سے زیادہ انڈین نژاد امریکیوں نے نومبر میں ہونے والے انتخابات میں ٹرمپ کے خلاف بائیڈن کو ترجیح دینے کا اشارہ کیا ہے۔

انڈینز دنیا میں سب سے زیادہ H1B ویزا رکھنے والے افراد میں شامل ہیں۔ عالمی تناظر میں پر نظر ڈالیں تو انڈین سالانہ 85 ہزار H1B ویزوں میں سے 70 فیصد ویزے حاصل کر لیتے ہیں۔

لیکن انتخابات سے ٹھیک قبل ٹرمپ نے انڈینز کے امریکن خواب کا دھچکا دیا تھا۔

پچھلے سال کے آغاز میں ٹرمپ نے امریکی ملازمتوں کو بچانے کے لیے ایک حکم نامے پر دستخط کیے تھے۔ یہ حکم نامہ وفاقی ایجنسیوں کو غیر ملکیوں کی خدمات حاصل کرنے پر پابندی لگاتا ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو H1B ویزے پر آئے تھے۔ آئی ٹی میں کام کرنے والوں کو یہ صدمہ پہنچا جو ہر سال اس ویزے پر امریکہ آتے ہیں۔

اس کا اثر ستمبر میں اے اے پی آئی کے سروے میں ظاہر ہوا جب 35 فیصد ایشین انڈینز نے ٹرمپ کے صدر بننے کو ناپسند کیا۔

اب بہت سارے انڈینز انتخابات میں فتح حاصل کرنے والے جو بائیڈن کی جانب پر امید نظروں سے دیکھ رہے ہیں کیونکہ انھوں نے گذشتہ سال انڈیا کی یوم آزادی کے موقع پر ایچ ون بی ویزے کے متعلق کہا تھا: 'میرا دل آپ سب کے ساتھ ہے جو نفرت کا شکار ہوئے ہیں، جنھیں امیگریشن کے حوالے سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس میں ایچ ون بی ویزے کے بارے میں اچانک کیا جانے والا فیصلہ بھی شامل ہے جس کا جواب تک امریکہ کو کرنا پڑ رہا ہے۔'

اس سے قبل 84 فیصد انڈین نژاد امریکیوں نے انتخابات میں اوباما کو ووٹ دیا تھا۔

ڈیموکریٹس اقلیتوں اور تارکین وطن کے بارے میں ریپبلکن سے زیادہ نرمی برتتے ہیں۔

اور اب کملا ہیرس کے نائب صدر بننے کے ساتھ ہم مزید انڈین نژاد امریکیوں کو بھی امریکی حکومت میں اہم ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔

امید ہے کہ امریکہ میں، ہم آنے والے دنوں میں انڈین کارکردگی مستقبل دیکھیں گے۔

٭٭٭٭٭٭
٭٭٭

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ سرینگر
روزنامہ صورت حال

سرینگر میونسپل کارپوریشن خوبصورت بلڈنگیں

دنیا کا ہر ایک ملک غریب ہو یا امیر اپنے ملک کی راجدھانیوں کی طرف خاصہ توجہ دیتے ہیں اور دلہن کی طرح سجاوٹ کرتے ہیں کیونکہ راجدھانی ملک کے نظام چلانے کے لیے سرکاری ادارے کے علاوہ سربراہان مملکت اور حکومت کے سربراہان کے دفاتر اور ان کے رہنے کے لیے عالی شان سرکاری کوٹھیاں کم خاص نجی بنگلے بھی ہوتے ہیں ملک کی راجدھانی اور ملک کی ریاستوں کی دارالخلافہ سجاوٹ اور صفائی ستھرائی مونسپل کارپوریشن یا جن کا نام اپنے زبانوں میں رکھا گیا ہے۔ شہر کی خوبصورتی سجاوٹ ان کے دائرہ اختیار میں ہوتا ہے کیونکہ ملک یا ریاستوں کے دارالخلافہ میں تمام نظام چلایا جاتا ہے۔ یہاں پر میرے کہنے کا مقصد اپنے ریاست یو۔ ٹی جموں وکشمیر خاص کر کشمیر کی شہر سرینگر کی سرینگر میونسپل کارپوریشن کس حد تک اپنی ذمہ داری اور فرائض انجام دیتی ہے جو عوام کے سامنے عیاں ہے۔ کارپوریشن کے میر کو شہر کا باپ کہا جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کا کام شہر کی صفائی ستھرائی اور شہر میں تعمیرات بنانے کیلئے اجازت نامہ اجرا کرتے ہیں کمرشل تعمیرات اور اسپتالوں کو باضابطہ عوام کی سہولت کے لیے معقول انتظامات اجازت نامہ اندراج ہوتا ہے اور چڑھنے اور اترنے کے لیے لفٹ اور کار پارکنگ کے لیے جگہ مخصوص ہونا چاہیے تاکہ آمدورفت میں عوام کو پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے اور پرائیویٹ تعمیرات بنانے والوں کو کارپوریشن قواعد ضوابط کے تحت تعمیرات کرنے ہوتے ہیں۔ ماشاءاللہ ہمارا شہر کتنا خوبصورت اور جاذب النظر دکھا گیا ہے بد قسمتی سے شہر سرینگر سیاست کا اکھاڑہ بن گیا ہے۔ اب کارپوریشن کی بلڈنگس پر نظر ڈالیں جو پانچ پانچ منزلہ پر مشتمل ہیں بزرگ لوگوں اور وہ لوگوں جو جوڑوں کے تکلیف میں مبتلا ہیں ان کو چڑھنے اترنے مشکلات آتے ہیں۔ عوام کو کارپوریشن کے لوازمات پورے کرنے پڑتے ہیں۔ کارپوریشن خود ننگی اوروں کیا پہنا ہی گی۔

جب جھوٹی بات کو پَر لگ جائیں اور سچ لنگڑاتا ہوا پہنچے

وقاص علی

۲۱ویں صدی کے سماجی اور سیاسی منظرنامے میں سوشل میڈیا پر سچ کی تلاش ایک جدید اور انوکھا چیلنج بن چکا ہے۔ جھوٹی خبریں پَر لگا کر اڑتی پھر رہی ہیں اور بے چارہ سچ لنگڑاتا ہوا کونے کھدرے سے نمودار ہوتا نظر آتا ہے۔ فیس بک کی نیوز فیڈز اور ٹوئٹر نے روایتی میڈیا کے طرز معیار میں بھونچال اور عوام کی ترجیحات میں انقلاب برپا کردیا ہے، اسی ہنگامہ خیزی میں لوگ 'جھوٹی خبر، سچی خبر اور آراء پر مبنی خبر' کے مابین فرق تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خود میڈیا بھی بعض اوقات اس فرق سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔

انفارمیشن کے موجودہ دور میں کسی شخص یا ملک کو نقصان پہنچانے کے لیے جوہری ہتھیار یا عسکری قوت کی ضرورت نہیں بلکہ اب تو محض سوشل میڈیا پر 'جعلی خبریں' ہی سٹاک ایکسچینج کو گھٹنے ٹکانے، مملکت کے سربراہان یا ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مالکان کو ہاتھ جوڑ کر وضاحتیں دینے پر مجبور کرسکتی ہیں۔

جھوٹی خبروں سے پریشان یونی لیور کمپنی نے فیس بک اور گوگل کو خبردار کردیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی سائٹ پر جعلی خبروں کے بہاؤ کو روکنے کے لیے اقدامات نہیں اٹھائے تو وہ آن لائن اشتہارات کی مد میں دو ارب ڈالر کی سرمایہ کاری روک دیں گے۔ لیکن ایسے میں امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کیا کریں گے جنہوں نے ۵۵۸ دنوں میں ۴ ہزار ۲۲۹ گمراہ کن اور جھوٹے دعوے کیے۔

اس حقیقت کو ہم عراق پر ہونے والے امریکی حملے کے تناظر میں دیکھ سکتے ہیں۔ ایک 'مفروضے' قیاسی بیان' کو میڈیا پر اس قدر شدومد سے پیش کیا کہ 'قیاس' اور 'حقیقت' کے درمیان کی لکیر ماند پڑ گئی، اور امریکا نے مہلک ہتھیار کی تلاش میں عراق کی سرزمین کو خاک وخون سے داغدار کردیا۔ جب تباہی نے اپنے سارے رنگ دکھا دیے تو برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور معافی مانگ کر سارے گناہ معاف کروالیے۔

انٹرنیٹ کی تہلکہ انگیز دنیا میں جعلی خبر کا لفظ اتنی مرتبہ استعمال ہوا کہ آسٹریلین ڈکشنری نے اس لفظ کو ۲۰۱۶ء کا لفظ word of the year قرار دیا۔

جھوٹی خبر میں پوشیدہ جذبات

جھوٹی اور سچی خبر کے اندر پوشیدہ انسانی جذبات خبر کے پھیلاؤ کی ایک بڑی وجہ تصور کیے جاتے ہیں، مثلاً جھوٹی خبر میں خوف، حیرانی اور نفرت جبکہ سچی خبر میں عموماً طور پر افسردگی، خوشی، پیش گوئی اور اعتماد کے پہلو ہوتے ہیں۔ سچی خبر کے پہلو ہمیں اکثر و بیشتر سطحی محسوس ہوتے ہیں اور پُرکشش نہیں لگتے، لہٰذا ہماری زیادہ دلچسپی بھی حاصل نہیں کرپاتے۔

جھوٹی خبر کیوں جنم لیتی ہیں!

اس ضمن میں محققین کے نزدیک مندرجہ ذیل دو اصلاحات کافی اہمیت کی حامل ہیں۔

۱: Misinformation (غلط معلومات) یعنی ایسی معلومات جس میں تھوڑا سچ اور تھوڑا جھوٹ شامل ہو۔ ۲: Disinformation (غلط اطلاع) یعنی ایسی اطلاع جو قطعی طور پر اپنا وجود نہیں رکھتی اور خالصتاً کسی سے منسوب کرکے گھڑی گئی ہو۔

ماہرین ذرائع ابلاغ متفق ہیں کہ بیشتر جھوٹی خبریں غلط معلومات (Misinformation) پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں انڈونیشیا کی مثال لیجیے جہاں انڈونیشیا کے چینی نژاد عیسائی گورنر باسوکی تجھاجا پُرنما کے خلاف ۲۰۱۷ء میں توہینِ قرآن کا الزام لگا۔ جعلی خبروں کی فیکٹری سے انتہائی مربوط طریقے سے منفی سیاسی مہم نے انہیں توہینِ مذہب قرار دے دیا۔ دباؤ اس قدر بڑھ گیا کہ حکومت کو ان کے خلاف مقدمہ چلانا پڑا۔

گورنر باسوکی تجھاجا پُرنما نے ایک بیان میں کہا تھا کہ 'سیاسی مخالف ان کے خلاف قرآن کی آیات پڑھ کر حملہ کررہے ہیں' جس کے بعد ان کے بیان کی ویڈیو فیس بک پر وائرل ہوگئی۔ بعدازاں وہ عدالت کے روبرو پیش ہوئے اور روہانسے انداز میں کہا کہ 'انہوں نے ساری زندگی مسلمانوں کے ساتھ گزاری ہے، وہ کیسے قرآن کی توہین کرسکتے ہیں اور ان کے بیان کو غلط انداز میں پیش کیا جارہا ہے'۔

میڈیا پر عدم اعتماد

جعلی خبروں کے پھیلاؤ میں توجہ طلب پہلو 'عدم اعتماد' کا ہے اور اسی کی آڑ میں بات کہی اور اڑائی جاتی ہے جو ناقابلِ یقین حد تک توجہ حاصل کرلیتی ہے۔ ایسی متعدد تحقیق موجود ہیں جن میں سائنسی بنیادوں پر یہ ثابت ہوا کہ میڈیا اپنے مالی اور نظریاتی مفاد کی خاطر حالات اور واقعات کو 'خاص نکتہ نظر یا اینگل' سے پیش کرتا ہے۔ جب میڈیا نے فرائض اور ضابطہ اخلاق سے روگردانی شروع کی تو اس کے خلاف منفی رائے عامہ نے بھی بتدریج جنم لینا شروع کردیا۔ اسی دوران سوشل میڈیا ذرائع ابلاغ کی ایک اضافی صنف بن کر ابھرا، جہاں اول تو یہ کہ 'لکھنے اور نشر' کرنے والا خود مختار ہے، عام شہری آزادانہ طور پر اپنے اور دوسرے کے نظریات، طرزِ معاشرت، سوچ اور مسائل پر بات کرکے لاکھوں لوگوں کی توجہ حاصل کرلیتا ہے۔ دوسرا یہ کہ سوشل میڈیا پر کوئی بھی بات، تصویر اور ویڈیو ہمیشہ موجود رہتی ہے چنانچہ اس کا پھیلاؤ بھی مسلسل جاری رہتا ہے۔

جب لوگوں کو اپنے مسائل کا حل روایتی میڈیا (ٹیلی ویژن، اخبار، ریڈیو) کے بجائے سوشل میڈیا میں نظر آنے لگا تو یہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ جب روایتی میڈیا عوام کی نظروں میں عدم اعتماد کا شکار ہوا تب جعلی خبروں کے ذریعے 'خاص نوعیت کے اہداف' حاصل کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ ایک ملک دوسرے کے خلاف اقتصادی سائبر کرائم میں مصروف ہوگیا، ایک شخص ذاتی عداوت کے تحت دوسرے شخص کو بدنام کرنے کے لیے جھوٹی باتیں سوشل میڈیا پر پھیلانے لگا۔

جب تک متاثرہ شخص یا ادارہ اپنی وضاحتیں پیش کرتا ہے، تب تک بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے، شک و شبہ کے سایے گہرے ہوجاتے ہیں اور کردار پر سیاہی کا معمولی سا دھبہ بھی بڑا لگنے لگتا ہے۔ اس ضمن میں انڈونیشا کی مثال لیجیے جہاں ۲۰۱۴ء کے صدارتی انتخابات کی گہما گہمی گلی کوچوں کے علاوہ سوشل میڈیا پر بھی جاری تھی کہ ایک 'خبر' سے پورے ملک میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ انڈونیشا کے اعتدال پسند مسلمان صدر جوکو ویڈوڈ Joko Widodo کو سوشل میڈیا پر چائنیز کرسچن کمیونسٹ Chinese Christian Communists کہہ کر ملک کے لیے خطرہ قرار دیا گیا۔ انڈونیشیا کا میڈیا بھی جوکو ویڈوڈ کے خلاف ہونے والے مظاہرے کی بھرپور کوریج کررہا تھا اور اخبارات جلی حروف سے یہی سرخیاں لگا رہے تھے۔

پہلے پہل جو بات محض افواہ سمجھی جارہی تھی مگر بتدریج وہ باقاعدہ خبر کا روپ دھار چکی تھی اور ان کی صدارتی ساکھ کے لیے خطرہ بن گئی جس کے بعد انہیں مجبوراً فیس بک پر اپنی شادی کا سرٹیفکیٹ شیئر کرنا پڑا جس کے بعد جعلی خبروں کی توپوں کا منہ کسی حد تک بند ہو گیا۔

اسی طرح بھارت میں ۲۰۱۷ء کے درمیانی عرصے میں واٹس ایپ پر نمک کی شدید قلت کی جعلی خبر پھیل گئی اور لوگ دیوانہ وار نمک خریدنے کے لیے دکانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اس جھوٹی خبر پر بھارت کی ۴ ریاستوں میں بھگدڑ کے واقعات رپورٹ ہوئے اور ایک خاتون جان سے گئیں۔

جعلی خبروں کے طوفان کو روکنے یا کم از کم اس کے زور توڑنے کے لیے جرمنی میں NetzDG نامی قانون پاس کیا گیا، جس کے تحت سوشل میڈیا کو جعلی خبریں اور نفرت آمیز مواد کو ہٹانے کے لیے ۲۴ گھنٹے کی مہلت ہوگی۔

ملائیشیا کی پارلیمنٹ نے مارچ ۲۰۱۸ء میں 'اینٹی فیک نیوز بل' پاس کیا جس کے تحت جعلی خبریں پھیلانے والے مجرم کے لیے دس سال قید کی سزا مقرر کی گئی۔ ہمسایہ ملک چین میں حکومتی ادارے سوشل میڈیا کے مواد کا ہر لمحہ جائزہ لیتے ہیں، وہاں جعلی خبر پھیلانے والوں کو ۳ برس کی قید کا قانون موجود ہے، اس کے علاوہ اٹلی میں بھی اس حوالے سے قانون سازی موجود ہے۔ چین کی عسکری قیادت نے فوج کے خلاف 'جعلی خبر' اور 'غلط بیانی' کی روک تھام کے لیے آن لائن سروس بھی شروع کی ہے۔

جعلی خبروں سے کیسے بچیں

اس ضمن میں چند نکات قابلِ غور ہیں۔

۱: اگر آپ کسی ویب سائٹ یا سوشل میڈیا پر سنجیدہ مگر قدرے حیران کردینے والی خبر پڑھیں تو اس کی صداقت کے لیے دیگر ذرائع پر جا کر خبر کا موازنہ کریں۔

۲: ان دنوں سوشل میڈیا پر اخبار کا تراشہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ اب ایسے کئی سافٹ ویئر دستیاب ہیں جن کی مدد سے بڑی آسانی سے خبر کا متن اور اخبار کی 'لوح' لگا کر جعلی خبر بنائی جاسکتی ہے۔ اگر ایسا دیکھیں تو مذکورہ اخبار کی ویب سائٹ پر جا کر لازمی تسلی کرلیں۔ یہی معاملہ نیوز ویب سائٹس کا بھی ہے۔

۳: یہ ضروری نہیں کہ جو ویب سائٹ مشہور ہے اس پر نشر ہونے والی معلومات بھی ٹھیک ہو۔ یہ دھیان رکھیے کہ ویب سائٹ نے خبر کو پیش کرتے ہوئے تمام حوالہ جات کا ذکر کیا ہے یا نہیں۔

۴: ان دنوں ملتے جلتے ڈومین کے ناموں کی مدد سے لوگوں کی توجہ حاصل کی جارہی ہے جس پر جعلی خبریں یا معلومات فراہم کرنے کا چلن پورے عروج پر ہے۔

۵: خیال رہے کہ خبر ویب سائٹ یا اخبار میں شائع ہونے سے پہلے متعدد مراحل سے گزرتی ہے جس میں تحریری انداز، لفظ کی درستگی اور معروضیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔

۶: اکثر ایسا ہوا ہے کہ بیشتر جعلی یا مبالغہ آرائی پر مشتمل خبریں پرانی ہوتی ہے اور انہیں نئے انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اردو تو محبت کی زباں تھی پیارے

عبدالباسط ذوالفقار

"اردو ہماری قومی زبان ہے" یہ میں نے سن رکھا تھا اور مادری زبان تو میری ہندکو ہے، علاقائی زبان پشتو سے بھی مناسبت ہے ہی، رہی سرکاری زبان تو وہ ضرورت کے تحت سیکھنے کا خواہش مند ضرور ہوں۔ ہاں کسی زمانے میں کچھ احساس کمتری میں مبتلا ہوگیا تھا۔ اس کی وجہ ایک تقریب میں شرکت تھی۔ جہاں عجب سا نظارہ تھا۔ تقریباً سب ہی منہ ٹیڑھا کر کے باتیں کر رہے تھے۔ پہلے تو میں نے اپنی آنکھیں ملیں کہ ممکن ہے آنکھوں پر غبار سا چھایا ہوا اور دھندلاہٹ سے ایسا دکھ رہا ہو۔ مگر پھر بھی وہی حال، پھر نظریں ادھر ادھر دوڑائیں کہ خدایا! یہ ماجرا کیا ہے؟

ہال کے اندر آتے ہی یہ سب لوگ منہ کیوں ٹیڑھے کر کر کے بول رہے ہیں؟ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ایک دوست نے کسی دوسرے صاحب سے متعارف کرانے کے لیے آواز دی۔

میں جب وہاں قریب گیا تو انہوں نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا، سوٹڈ بوٹڈ تھے، گلے میں ٹائی لٹک رہی تھی۔ منہ ٹیڑھا کر کے کچھ بولے، میں بغیر تاثر کے دوسری طرف دیکھنے لگا، کیوں کہ ان کی کہی ہوئی بات سر کے اوپر سے گزر گئی تھی۔ جب ساتھ والے دوست نے ٹہوکا کہ عبدل! سر پوچھ رہے ہیں کہ کیا کر رہے ہو آج کل؟ میں نے بات گھما پھرا کے جواب دیا تو دوست نے نکٹائی کی گرہ ڈھیلی کرتے ہوئے کان میں سرگوشی کی کہ "یہ مسٹر فلاں ہیں، اور ان کا شمار حکومتی عہدیداروں میں ہوتا ہے"۔ تب ہی فوراً جھماکے سے ایک بات یاد آئی کہ کسی نے سچ کہا: "حکمرانوں کو اردو نہیں آتی اور قوم انگلش نہیں جانتی"۔ ان کا منہ ٹیڑھا کر کے باتیں کرنا سمجھ میں آ گیا تھا۔ خیر! تقریب میں انواع واقسام کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ تعجب زدہ اس لیے تھا کہ جس کسی سے بات کرو وہ ایسا انگلش اردو کا مغلوبہ جھاڑتا، میری کنپٹیاں درد سے پھٹنے لگتیں، کان سرخ ہوجاتے اور سوچنے لگتا کہ یہ انگلش بول رہا ہے یا اردو؟

دوست نے میرے چہرے کے تاثرات پڑھتے ہوئے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دباتے ہوئے بتایا کہ وہ ہائی سوسائٹی کے لوگ ہیں ناں...... ہاں ہاں! جتنا بھی منہ ٹیڑھا کر کے بول لو، امریکہ کا بھنگی تم سے اچھی ہی بولتا ہے۔ میں نے جلتے ہوئے کہا۔ ہم آپس میں باتیں ہی کر رہے تھے کہ باہر سے ایک جوڑا ہاتھوں میں ہاتھ دیے گیٹ سے اندر داخل ہوا۔ چھوٹتے ہی میرے دوست کے منہ سے نکلا: ہاؤ ونڈر فل! میں جب تک اس جملے پر غور کرتا رہا وہ آپس میں مل جل کر حال احوال لے چکے تھے۔ ان کی باتیں سنیں تو رئیس امروہی یاد آئے:

کہہ دو کہ نہ شکوہ لب مغموم سے نکلے
اردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اردو جو کہ ہماری تہذیب ہے اس کا ایسا فالودہ نکالا کہ بیان سے قاصر ہوں۔ میں انہیں ہی دیکھ رہا تھا کہ انگریزی زدہ دوست نے دوبارہ سرگوشی کی "با مہذب لوگ ہیں پھول نہ گرانا"۔ میں نے مسکراتے ہوئے شعر الاپا

اردو جسے کہتے ہیں تہذیب کا چشمہ ہے
وہ شخص مہذب ہے جس کو یہ زباں آئی

انہوں نے ٹیڑھی صورت بنا کر ٹھیٹھ پنجابی میں گالی دی اور اپنی آئٹم کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئے۔ خوش پوش نوجوان ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ اکثریت انگلش زدہ تھے کیوں کہ زبان جو بھی ہو وہ اپنے ساتھ تہذیب وثقافت لاتی ہے۔ سو انگریزی زدہ لوگوں کی تراش خراش، اٹھک بیٹھک، طرز گفتگو، چال ڈھال میں واضح تبدیلی محسوس کی جاسکتی تھی۔ اس وقت پردہ خیال پر یہ بات ابھری کہ میں کیوں نابلد ہوں مگر جلد ہی بکی ختم ہوگئی تھی۔ کیوں کہ ایک اردو دان پر نظر پڑ گئی تھی۔ میں ان کے قریب کی کرسی پر بیٹھنے لگا تو انہوں نے میٹھے الفاظ میں بیٹھنے کا پروانہ تھمایا جو خالص اردو زبان میں تھا۔ جس میں ایک ذرہ بھی ملاوٹ نہ تھی۔

میں ابھی بیٹھا ہی تھا کہ اور بھی دو چار لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے۔ جیسے پروانے روشنی کے گرد جمع ہوجاتے ہیں۔ اردو کی محفل جم گئی تھی۔ اب اردو کی ہوائیں چلنے لگی تھیں۔ دماغ میں یہ شعر ابھر رہا تھا

سلیقے سے ہواؤں میں خوشبو گھول لیتے ہیں
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جو اردو بول لیتے ہیں

ایک طرف انگریزی احباب کا مجمع تھا، جن کے ساتھ خاصی تعداد ہائی سوسائٹی کی میموں کی تھی۔ نوجوانوں کا اس طرف کھنچاؤ تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے۔ دوسری طرف چند اردو دان بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک بچہ قریب آیا جس کے والد محترم ہمارے قریب تشریف فرما تھے۔ اس نے آتے ہی سب کو سلام کیا اور اپنے والد کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ "ابو جان آپ کو امی جان بلا رہی ہیں" ہے تو یہ عام سا جملہ مگر واضح پتا چلتا ہے کہ ٹی وی، ڈراموں سے دور رکھا گیا ہے بچے کو، وگرنہ اس وقت وہ بھی پاپا پاپا کر رہا ہوتا۔

(جاری)

اردو کی غلطیاں کیسے دور کریں؟

عبدالباسط ذوالفقار

کسی بھی تحریر میں ذکر کیا گیا واقعہ جتنا اہم ہوتا ہے، اتنی ہی اہمیت اس میں استعمال کیے گئے الفاظ کی بھی ہوتی ہے۔ یعنی تحریر کی خوبصورتی الفاظ کے انتخاب؛ اور اس کے بعد صحیح اور برمحل استعمال میں ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ تحریر تو بہت شاندار ہوتی ہے لیکن دو چار الفاظ اس کا مزا کرکرا کردیتے ہیں۔ نادانی یا نادانستگی میں ہم الفاظ کو صحیح طور ادا نہیں کرپاتے۔ کبھی مذکر و مؤنث کی چھوٹی سی غلطی تحریر کو پھیکا کردیتی ہے تو کبھی "کا، کے، کی، ہے، ہیں اور نون غنہ، ہوتا، ہوتی" وغیرہ کا غلط استعمال تحریر کو اڑان بھرنے سے روک لیتا ہے۔

اب یہ مسئلہ تو زبان کا ہوتا ہے۔ مادری زبان کا اثر اُردو پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ بولیے یا لکھیے، صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اظہار خیال فرمانے والے شخص کی مادری زبان اُردو نہیں، کچھ اور ہے۔ سوشل میڈیا پر بہت سے دانشور دیکھے جن کے گرد لوگوں کا ایک ہجوم رہتا ہے۔ ان کی تحریر منٹوں میں سیکڑوں لائیکس اور کمنٹس اکٹھا کرلیتی ہے، لیکن جب تحریر پڑھیں تو وہی زبان کا مسئلہ، مذکر مؤنث کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ کون سا لفظ کہاں اور کیسے لکھنا ہے، معلوم ہی نہیں۔ داد و تحسین کے شور وغوغا میں ایسی غلطیوں کی نشاندہی ممکن نہیں رہتی اور یوں قلمکار اپنی غلطیوں میں بھی پختہ سے پختہ تر ہوتا جاتا ہے۔

البتہ ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ اگرچہ ان کی مادری زبان اُردو نہیں ہوتی لیکن مجال ہے کہ ان کی تحریر و تقریر سے شائبہ تک گزرے۔ اس پیارے انداز سے، اصولوں کو مدنظر رکھ کر لکھا ہوتا ہے کہ خبر ہی نہیں ہوتی کہ کب تحریر ختم ہوگئی۔ معمولی سی بات الفاظ کے بناؤ سنگھار سے یوں سامنے آتی ہے کہ قاری دنگ رہ جاتا ہے۔ سلاست، خوبصورتی، حسنِ الفاظ اور ان کا برمحل استعمال، انداز بیاں اس قدر اچھا کہ قاری پڑھتا چلا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیا عمل کیا جائے جس سے ہماری تحریر وتقریر میں غلطیوں کا امکان نہ رہے؟ کیسے اس کمزوری سے چھٹکارا پایا جائے؟ مذکر مؤنث، واحد اور جمع کی پہچان کیسے ہو؟ بے شک اردو بہت ہی وسیع زبان ہے۔ اس خوف سے لکھنا نہ چھوڑنا چاہیے، نہ ہی احساس کمتری میں مبتلا ہونا چاہیے کہ میری تحریر میں غلطیاں ہوتی ہیں، یا پھر میں صاحب زبان نہیں۔

آپ کے ساتھ اگر یہ مسئلہ ہے تو چنداں پریشانی کی بات نہیں۔ لکھنے میں غلطیوں پر ہر ممکن اصلاح کے لیے اہل زبان کچھ طریقے بتاتے ہیں۔ ان باتوں کا خیال رکھتے ہوئے اس طریقے پر عمل کیا جائے تو اپنی غلطیوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ الفاظ کا انتخاب، مطالعے کی وسعت سے آسان ہوجاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مطالعہ اور دوران مطالعہ معانی و مفاہیم سمجھنا ضروری ہے۔ اسی طرح الفاظ کے قواعد اور تذکیر وتانیث وغیرہ پر بھی خصوصی دھیان دینا چاہیے۔ ساتھ ہی ساتھ مسلسل مشق بھی ضروری ہے۔

اردو لکھتے رہیے، اور خود اس کا ناقدانہ جائزہ لیتے رہیے۔ وقت کے ساتھ ساتھ خامیاں دُور ہوتی جائیں گی۔ یاد رکھیے کہ لکھتے رہنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہر تحریر شائع بھی کی جائے۔ ہاں، جس تحریر کے معیار سے مطمئن ہوجائیں اسے شائع ضرور کیجیے؛ باقی صرف اپنے جائزے کے لیے اپنے پاس ہی رکھ لیجیے۔

مزید یہ کہ ایک مستند اردو لغت ضرور اپنے پاس رکھیے جس میں ہر اس لفظ کا مطلب ضرور دیکھیے جس پر ذرا بھی شک ہو؛ اور یہ بھی ضرور دیکھیے کہ یہ مذکر ہے یا مؤنث۔ اسی حساب سے کا، کی، کے وغیرہ کا استعمال کیجیے۔ پڑھیے اور مشق کیجیے، لکھیے، پھر کسی سے صحیح کروا لیجیے۔ جن غلطیوں کی نشاندہی کی جائے انہیں نوٹ کرکے دوبارہ، سہ بارہ کوشش کیجیے۔ یوں غلطیاں نکلتی چلی جائیں گی۔

یہاں ایک مسئلہ اور ہے کہ بعض لوگوں کو اُردو کے اصولوں کی خبر نہیں۔ اردو لکھنے کے موٹے پتلے قواعد پر دسترس نہیں، نہ دوران مطالعہ ہی وہ نوٹ کرپاتے ہیں۔ ان کے لیے' خاص کر ان احباب کے لیے جو چاہتے ہیں کہ ان کی تحریروں میں سے، ان کی زبان میں سے غلطیاں دور ہوجائیں اور اُردو پر دسترس حاصل ہو خاص مشورہ ہے: چوتھی جماعت کی "کتاب اردو" اور "قواعد اردو" خرید لیجیے اور سبقاً سبقاً پڑھیے۔ مشقیں حل کیجیے اور بالترتیب آگے بڑھتے جائیے۔ پانچویں، چھٹی، ساتویں...... بارھویں جماعت تک۔ آپ کی اردو نہ صرف پختہ ہوگی بلکہ قواعد بھی ازبر ہوجائیں گے۔ مذکر و مؤنث کی غلطیوں سمیت الفاظ کی دیگر غلطیاں بھی اڑان بھر کر غائب ہو جائیں گی۔ اب اگر آپ کو قلتِ وقت کا سامنا ہے یا کم وقتی کا بہانہ یا پھر سستی کے گھوڑے پر سوار ہیں تو اطمینان رکھیے، اردو ٹھیک نہیں ہوگی بلکہ غلطیاں مزید پختہ ہوتی جائیں گی۔

سو آج ہی سے شروع کیجیے، بہتری کی امید کے ساتھ۔ چھوٹی کتابوں کو پڑھ کر نارائی کا پہاڑ نہ بنائیے بلکہ اپنی تحریر کا لوہا منوانے کے لیے اپنی زبان سیکھیے۔ قوی امید ہے کہ جہاں غلطیوں سے نجات حاصل ہوگی وہیں اردو داں بھی شمار ہونے لگیں گے۔

خود کو مؤثر انسان بنائیے

حرا احمد

ایک مؤثر انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے متعین اہداف کو بحسن وخوبی حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ آج کل زندگی میں مؤثر لوگ ہی کامیاب کہلاتے ہیں۔ اپنے اہداف کو کامیابی سے حاصل کرنے کی صلاحیت انسان کو زندگی میں بڑے سے بڑے معرکے سرانجام دینے کا حوصلہ عطا کرتی ہے۔ زندگی کو بہترین طریقے سے جینے کے لیے مؤثر انسان بننا بہت ضروری ہے۔ آج زندگی کی دوڑ میں وہی لوگ کامیاب ہیں جنہوں نے خود کو مؤثر انسان کے طور پر منوایا ہے۔ کارکردگی کو مؤثر بنانے کیلیے مستقل طور پر چیلنجوں کا سامنا کرتے رہنا چاہیے۔ اگر آپ بھی ایک مؤثر انسان بننا چاہتے ہیں تو خود میں درج ذیل خوبیاں پروان چڑھائیے اور کامیاب انسان بن جائیے۔

مثبت انداز فکر مؤثر انسان بننے کی سب سے اہم خوبی ہے۔ آپ کی زندگی میں انداز فکر کی بہت اہمیت ہے۔ آپ کے سوچنے کے انداز کا اثر آپ کے لب و لہجے، انداز گفتگو اور جذبات وخیالات پر بھی پڑتا ہے۔ گویا کہ آپ کی پوری زندگی اسی ایک نقطے پر انحصار کرتی ہے۔ اس کا اثر نہ صرف آپ کی اپنی زندگی پر بلکہ آپ کی باتیں سننے والوں پر بھی پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک خوش مزاج انسان اپنی باتوں کی وجہ سے ایک محفل کو قہقہوں میں اور ایک افسردہ انسان اسی محفل کو اپنے منفی انداز فکر کی وجہ سے رنج وغم میں تبدیل کردیتا ہے۔

وقت دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اس دولت کی قدر قیمت سے آگہی رکھنے والے ہمیشہ کامیاب وکامران رہتے ہیں۔ اپنے وقت کو غنیمت جاننا اور اس کی قدر کرنا، یہ وہ خوبی ہے جو کسی بھی انسان کو مؤثر اور مفید بنانے کیلیے بہت ہی ضروری ہے۔ اپنے دستیاب وقت کو بہتر سے بہتر اور پیداواری استعمال کرنے والے لوگ ہی تمام شعبہ ہائے زندگی میں بہ آسانی برتری اور سبقت لے جانے والے ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی کو ایک خاص سلیقے سے بسر کرنا اور اپنے وقت کا تعمیری اور مفید استعمال ایک بہت ہی کارآمد خوبی ہے۔ وقت کے درست استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے دستیاب وقت کا زیادہ تر حصہ ان کاموں اور ان سرگرمیوں پر صرف کریں جن کا تعلق ہمارے طے کردہ اہداف اور مقاصد سے ہو۔ آرام کے وقت کے علاوہ ہمارا تمام وقت اس طرح صرف ہونا چاہیے کہ جس سے ہمیں کوئی نہ کوئی فائدہ حاصل ہوسکے۔ حتیٰ کہ اپنے فالتو وقت کو بھی مفید کاموں میں لگایا جانا بہت ضروری ہے۔ وقت کے درست استعمال کی عادت اپنا کر ہم خود کو زیادہ سے زیادہ مؤثر انسان بنا سکتے ہیں۔

مضبوط قوت ارادی وہ خوبی اور صلاحیت ہے جس کا جادو ہمیشہ سر چڑھ کر بولتا ہے۔ مضبوط ارادوں اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ آگے بڑھنے والے پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ مضبوط قوت ارادی کے حامل اور اس قوت ارادی کو ہمیشہ برقرار اور بیدار رکھنے والے لوگ ہی ناممکن کو ممکن کر دکھانے والے ہوتے ہیں۔ قوت ارادی ایک غیر معمولی طور فعال اور مؤثر قوت ہے جس کے سہارے ہم جو چاہیں، جب چاہیں اور جتنا چاہیں حاصل کرسکتے ہیں۔ مشکلات سے چھٹکارا پانے اور مشکل سے مشکل کام کر گزرنے میں یہ طاقت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ ایک مؤثر انسان کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مسلسل اپنی قوت ارادی کو بیدار رکھتے ہوئے اپنے اہداف کی جانب پیش قدمی جاری رکھتا ہے۔

ذاتی نظم وضبط کے بغیر دنیا کا کوئی بھی فرد ایک مؤثر اور کامیاب انسان ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ فطرت کے تمام مظاہر میں پایا جانے والا نظم وضبط اور ڈسپلن اس بات کا غماز ہے کہ انسان کی فلاح اور کامیابی کا راز زندگی صرف اور صرف نظم وضبط میں پوشیدہ ہے۔ یعنی جہاں نظم وضبط نہیں، وہاں افراتفری اور ناکامی کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ خود کو منظم کیے بغیر ہم ذاتی اور پیشہ وارانہ زندگی کے امور کو احسن طریقے سے انجام دینے اور ان سے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے قابل نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا ہماری بقاء اور ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی کو ایک منظم طریقے اور سلیقے سے گزارنے کا عادی بنائیں۔ دنیا کے تمام مؤثر لوگ خود کو منظم بنا کر ہی بہترین نتائج حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ ایسے افراد جو منظم نہیں ہوتے وہ زندگی کی دوڑ میں ہمیشہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ استقامت میں کرامت ہے۔ یہ وہ خوبی ہے جو انسان کو منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ اپنی منزل پانے کے لیے صرف یہی ضروری نہیں کہ انسان میں شوق اور ہمت ہو، بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر طرح کے حالات میں تسلسل اور ثابت قدمی کے ساتھ آگے بڑھتا جائے۔ اگر انسان استقامت اور ثابت قدمی سے کام کرے تو مٹی سے سونا بھی پیدا کرسکتا ہے۔ مؤثر انسان بننے کیلیے ضروری ہے کہ انسان کے اندر اپنے مشن پر ڈٹے رہنے کی صلاحیت ہر گزرتے دن کے ساتھ پروان چڑھتی رہے۔ انسان اپنے کردار سے پہچانا جاتا ہے اور اس کا اپنے مقصد میں خلوص یا عدم خلوص اس کے پختہ کردار کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا ہر فعل اس کے

ڈینگو سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر

ڈینگو بخار ایک وائرل بیماری ہے جو ایک مخصوص مادہ مچھر (aegypti aedis) کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ اس مچھر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے جسم پر زیبرا کی طرح سفید اور کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ مچھر خصوصاً طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت زیادہ کاٹتا ہے۔ اس بیماری کا حملہ اچانک ہوتا ہے اور کچھ دنوں کیلئے اس کے اثرات جسم کے اندر موجود رہتے ہیں۔ 1979ء میں اس بیماری کی شناخت ڈینگو بخار FEVER DENGUE کے نام سے ہوئی۔ اب تک اس بیماری سے سب سے زیادہ نقصان برازیل کو پہنچا ہے، جہاں 2002ء میں جنوبی ریاست ریوڈی جنیرو میں یہ بیماری ایک خوفناک وبا کی صورت میں پھیل گئی اور اس بیماری کے ہاتھوں ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ اس بیماری کے علاج کے بعد دوبارہ بھی اس میں مبتلا ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں اور جو فرد اس دفعہ اس بیماری کا شکار ہوا ہو وہ دوسری دفعہ بھی اس کا شکار ہوسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ صحت کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال پانچ کروڑ سے زائد افراد ڈینگو بخار کا شکار ہوتے ہیں اور سالانہ بیس ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوجاتے ہیں۔ دنیا کے ایک سو کے قریب ممالک میں ڈینگو وائرس پھیلانے والے اڑتیس اقسام کے مچھر ہیں' برصغیر میں ان میں سے صرف ایک قسم کا مچھر پایا جاتا ہے۔ دنیا میں ہر سال پانچ کروڑ ڈینگی کے کیسز سامنے آتے ہیں۔ ڈینگو بخار سے بچاؤ کی کوئی باقاعدہ دوائی نہیں ہے۔

ڈینگو بخار اور اس کی علامات: جسم میں اس بیماری کے وائرس کی موجودگی کی تصدیق صرف لیبارٹری میں خون کے ٹسٹ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ڈینگو بخار میں ناک مسوڑھوں اور جسم کے دیگر حصوں میں سے خون بہنا شروع ہوجاتا ہے، مزید پیچیدگی کی صورت میں بخار میں مبتلا مریض کا بلڈ پریشر گر جاتا ہے اور کئی دیگر امراض کی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔ خون کے کم دباؤ کی صورت میں مریض کومے کی حالت میں جاسکتا ہے، جس سے مریض کی جان کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ ڈینگو بخار کے تقریباً 95% کیسز 15 سال سے کم عمر کے بچوں کو ہوتے ہیں۔ اگر مریض کا ٹھیک طرح سے علاج نہ ہو تو ان میں شرح اموات بڑھ کر 20% تک ہوسکتی ہے تاہم موجودہ سائنسی دور میں جدید طریقہ علاج کی بدولت شرح اموات انتہائی کم کر کے ایک فیصد تک لانا ممکن ہوگیا ہے۔ مزید علامات یہ ہیں کہ

☆ کمر، جسم اور جوڑوں میں درد

☆ آنکھوں کے ڈیلے میں درد ☆ جسم پر دھبوں کی موجودگی

☆ شدید سر درد، نزلہ اور زکام ☆ خون میں سفید خلیات کی کمی

☆ شدید بیماری کی صورت میں جسم کے مختلف حصوں مثلاً منہ اور ناک سے خون کا جاری ہونا۔

احتیاطی تدابیر: o اپنے گھروں اور دفاتر کو مچھروں سے محفوظ رکھیں o دروازوں اور کھڑکیوں پر جالیاں لگائیں o پوری آستینوں والے کپڑے پہنیں o چھتوں کی ٹنکیوں اور پانی سے بھرے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھیں o گھروں میں اور گھر کے باہر پانی جمع نہ ہونے دیں o گھروں اور دفاتر کو روشن، ہوادار رکھیں اور نمی سے محفوظ رکھیں۔

نارنگی (کینو) کا استعمال فالج کا خطرہ کم کرتا ہے

سردیوں کی آمد کے ساتھ ہی جہاں دیگر پھل ہمارے بازاروں کی زینت بنتے ہیں وہیں نارنگی کی خوشبو بھی فضا کو معطر کررہی ہوتی ہے، قدرت کا یہ انمول تحفہ وٹامن سی کی دولت سے مالا مال ہے جبکہ اس کے چھلکے میں بھی کئی فوائد پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر روزانہ ایک نارنگی (کینو) کھائی جائے تو امراض قلب اور بلڈ پریشر سمیت متعدد بیماریوں سے بچے رہنے کے ساتھ ساتھ صحت مند بھی رہ جاسکتا ہے۔ ماہرین کی جانب سے مسلسل 15 برس تک 28 ہزار لوگوں پر تحقیق کرنے کے بعد پھل اور سبزیوں کے انسانی صحت اور دماغی قوت پر پڑنے والے مثبت اثرات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی شخص روزانہ کی بنیاد پر کینو کا ایک گلاس رس نوش کرے تو اس کا حافظہ متاثر ہونے کا خطرہ 47 فیصد تک ٹل جاتا ہے۔ ہالینڈ میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ انوائرمنٹ نے یورپی کینسر اینڈ نیوٹریشن نے اپنے پروگرام کے دوران 20 سے لیکر 70 سال عمر تک کے افراد کا سروے کیا جس میں ان سے غذا، صحت سے متعلق معلومات حاصل کی گئیں۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ نارنگی کے رس کا استعمال فالج کا خطرہ بھی ٹال دیتا ہے اور اسی طرح دیگر تازہ پھلوں کا جوس بھی فالج کے خطرے کو کم کرتا ہے۔ برٹش جرنل آف نیوٹریشن کے مطابق اگر ایک ہفتے کے دوران 8 گلاس نارنگی کا جوس نوش کیا جائے تو فالج کا خطرہ 25 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ کینو کا رس استعمال کرنے سے دل کی شریانوں کے متاثر ہونے کا خدشہ بھی 12 سے 13 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق کینو کے رس کا مسلسل استعمال خون کی روانی کو بڑھاتا ہے جس کا اثر پورے جسم میں ہوتا ہے اور وٹامن سی، فائبر، وٹامن بی ون اور دیگر اہم اجزا سے بھرپور کینو دیگر 80 غذائی اجزا اور کیمیکل کی مدد چہرے کو خوبصورت اور شاداب بناتے ہیں۔

ونڈ ٹربائن جو 14 میگاواٹ بجلی بنا سکتی ہے

توانائی اور ٹیکنالوجی سے وابستہ مشہور امریکی کمپنی جنرل الیکٹرک (جی ای) نے دنیا کی سب سے زیادہ بجلی بنانے والی ونڈ ٹربائن کا اعلان کیا ہے جس میں سے ایک ٹربائن 14 میگاواٹ کی غیر معمولی بجلی پیدا کرسکتی ہے اور اس سے دنیا کا سب سے بڑا ونڈ فارم بھی تعمیر کیا جائے گا۔ جی ای نے 2018 میں ہیلیاڈ ایکس نامی ایک ٹربائن بنائی تھی جو اس وقت بھی دنیا کی سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والی مشین تھی۔ اب اس کا نیا ماڈل تیار کیا گیا ہے جسے دنیا کی سب سے بڑی ونڈ ٹربائن قرار دیا جاسکتا ہے اور اس سے دنیا کا سب سے بڑا آف شور (ساحل سے دور) ونڈ فارم بنایا جائے گا۔ چند برس قبل جب ہیلیاڈ نے 12 اور 12 میگاواٹ بجلی بنانے والی ایک ٹربائن پیش کی تھی جو 12 میگاواٹ بجلی بنا سکتی تھی۔ اب اس کا قدرے طاقتور اور دنیا کا سب سے بڑا ماڈل تیار کیا گیا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اب نئی ہیلیاڈ ایکس 14 میگاواٹ بجلی بنا سکتی ہے جس پر اب تک بنائی جانے والی سب سے بڑی پنکھڑیاں لگی ہیں یعنی ایک پنکھڑی کی لمبائی 107 میٹر (351 فٹ) ہے اور پوری ٹربائن کی بلندی 260 میٹر (853 فٹ) ہے۔ یہ جناتی ٹربائن امریکہ میں قائم دنیا کے سب سے بڑے ونڈ فارم کا حصہ بنیں گے جو ڈوگر بینک کے مقام پر واقع ہے۔ اس کے بہت سے پہلوؤں پر کام ہوچکا ہے جبکہ 2025 میں سی بلاک پر کام شروع ہوکر اس کے اگلے برس تک مکمل کرلیا جائے گا۔ ڈوگر بینک کا منصوبہ مکمل ہونے کے بعد یہ 3.6 گیگاواٹ بجلی بناسکے گا۔

گوگل لینس: ترجمہ سازی میں ایک انقلاب پیش رفت

فاروق احمد انصاری

اگر آپ تاریخ کے طالب علم یا سیر و سیاحت کے شوقین ہیں اور ملکوں ملکوں گھوم کر غیر ملکی زبانوں میں وہاں کے کلچر اور آثار قدیمہ کی چھان بین کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے اس مشن میں عموماً ایک بڑی رکاوٹ غیر ملکی زبان سے ناواقفیت ہوتی ہے، جس کیلئے آپ کوئی ترجمان (انٹرپریٹر) یا گائیڈ کی خدمات حاصل کرتے ہیں لیکن اب چونکہ زمانہ ترقی کرگیا ہے تو ایسے میں آپ کا موبائل فون اور اس میں موجود گوگل لینس فیچر آپ کی بہت مدد کرسکتا ہے۔ آپ نے بس کسی بھی غیر ملکی زبان پر گوگل لینس کو فوکس کرنا ہے، وہ جھٹ سے اس کا ترجمہ کرکے آپ کے سامنے لے آئیگا، اس طرح زبان سے واقف نہ ہونے کا مسئلہ چٹکی بجاتے حل ہوجائے گا۔

2006ء میں گوگل نے ''گوگل ٹرانسلیٹ'' نامی ایک ایپ متعارف کروائی تھی، جو آن لائن مشین ٹرانسلیشن کے طور پر واحد ایپ تھی اور بہت مقبول بھی ہوئی، مگر جوں جوں موبائل فون اسمارٹ سے اسمارٹ تر ہوتا گیا، گوگل کی ایپلی کیشن نے متن (Text) اور تصویروں کے ذریعے غیر زبان کو آپ کی اپنی زبان میں ڈھالنے کا کام آسان بنادیا۔

ترجمہ سازی کی دنیا میں گوگل لینس بھی مقبول عام ہے اور اس کے ذریعے کسی بھی زبان کا ترجمہ کرنا انتہائی آسان ہوجاتا ہے، اس کیلئے آپ کو ٹیکسٹ ٹائپ کرنے یا کاپی پیسٹ کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ بس آپ نے اپنے موبائل فون کے کیمرے کو کسی بھی جرمن، چینی یا جاپانی زبان پر فوکس کرنا ہوتا ہے اور گوگل لینس اس زبان کو آپ کی زبان میں ترجمہ کردے گا۔ گوگل نے اس فیچر کا اعلان رواں برس سالانہ آئی او ڈیولپرز کانفرنس کے دوران کیا تھا، جس میں لینس فیچر پر کافی زیادہ توجہ مرکوز رکھی گئی تھی۔ گوگل کے اس نئے ویژول سرچ ٹول یعنی گوگل لینس کے فیچر کا فائدہ آپ کو بالخصوص کسی بھی غیر ملکی ریسٹوران میں خوب ہوگا، یعنی جب آپ کسی بھی ریسٹوران جائیں گے تو گوگل لینس اس کے مینو کو آگمینٹڈ ریئلٹی (AR) کے ذریعے ہائی لائٹ کردے گا۔

گوگل لینس میں اینٹری لیول کی ایک اور سرچ ایپ بھی ہے، جس سے صارفین کیمرے کی مدد سے کسی بھی اشارے کا تحریری ترجمہ حاصل کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ یہ ٹول کسی بھی زبان کی تحریر کو گوگل لینس کے ذریعے آپ کی پسندیدہ یا مادری زبان میں تبدیل کرتا ہے، اس فیچر میں 100 مختلف زبانوں کو شامل کیا گیا ہے۔

آپ کو یہ بات جان کر خوشی ہوگی کہ کچھ عرصہ پہلے گوگل اردو ٹائپنگ کا فیچر بھی متعارف کرواچکا ہے، یعنی آپ کے اردو میں بولے گئے جملوں کو بھی گوگل سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ آپ گوگل کی مدد سے اپنے اینڈرائڈ فون پر موجود گوگل کروم کو اردو میں ہدایات دے سکتے ہیں اور بول کر ٹائپ بھی کرواسکتے ہیں، جبکہ انگریزی زبان میں بول کر اسمارٹ فون یا کمپیوٹر کو ہدایات دینے یا ٹائپ کرانے کی صلاحیت برسوں سے موجود ہے۔

کمپنی نے اس فیچر کے حوالے سے اپنی بلاگ پوسٹ میں اسے TalkLess, Type More کا نام دیا تھا اور کمپنی نے 119 زبانوں میں وائس ٹائپنگ کی سہولت دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس فیچر سے دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد لوگ ٹائپنگ کے بجائے صرف بول کر اپنا وقت بچا سکیں گے۔ چونکہ اس فیچر کیلئے آپ کی آواز کا صاف اور شفاف ہونا ضروری ہوتا ہے، اس لئے شور اور رش کی وجہ سے آپ کو چیخ کر بھی بولنا پڑتا ہے، بعض اوقات اس کی وجہ سے آپ کو شرمندگی کا سامنا بھی کرنا پڑسکتا ہے۔

اگر آپ گوگل پر اردو وائس ٹائپنگ کی سہولت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو پلے اسٹور سے گوگل بورڈ (Gboard) انسٹال کرنا ہوگا، اس کے بعد اس کی سیٹنگ میں جاکر اردو زبان منتخب کرنی ہوگی۔ ایسا کرنے کے بعد جب چاہیں، جہاں چاہیں کی بورڈ پر نظر آنے والے مائیک کے آئیکون پر ٹیپ (Tap) کریں اور اردو میں بولیں، آپ کے بولے گئے جملے گوگل اپنے آپ ٹائپ کردے گا۔

شاید ہی کوئی ایسا صارف ہو جس نے گوگل ٹرانسلیٹ ایپلی کیشن استعمال نہ کی ہو، اگر آپ اپنے سابقہ تجربے کی بنا پر اس ایپلی کیشن کی صلاحیت سے نالاں ہیں تو گوگل نے اپنی اس ایپلی کیشن کو پہلے سے بہتر کرلیا ہے اور اس میں بہت سی زبانوں کی سپورٹ بھی شامل کی جاچکی ہے۔ اس کے ڈیولپرز کا کہنا ہے کہ انٹرنیٹ پر موجود نصف سے زائد صفحات انگریزی زبان میں ہیں جبکہ دنیا بھر میں انگریزی زبان سمجھنے والے افراد کی تعداد صرف 15 فی صد ہے۔ گوگل کے مطابق کروم پر ایک ٹیپ سے 150 ملین ویب پیج ٹرانسلیٹ ہوجاتے ہیں۔ گوگل ٹرانسلیٹ نے اپنی تازہ ترین اَپ ڈیٹ میں 9 مزید زبانوں کو بہتر کیا ہے۔ اس کی نیورل مشین ٹرانسلیشن میں چھوٹے چھوٹے جملوں کے بجائے مکمل فقروں کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

وکی پیڈیا کے کونٹینٹ ٹرانسلیشن کی بات کی جائے تو اس کا ٹول کسی بھی مضمون کا ابتدائی مشینی ترجمہ کرتا ہے، پھر ایڈیٹر اس ترجمہ کا جائزہ لیتے ہیں اور ان میں مزید بہتری لاتے ہیں۔ 2015ء کے اختتام تک اس ٹول سے 30 ہزار صفحات بنائے گئے تھے اور آج ان کی تعداد 4 لاکھ سے زائد ہوچکی ہے۔ وکی پیڈیا کے انگریزی زبان کے علاوہ 300 مختلف زبانوں میں الگ الگ ورژن بھی موجود ہیں۔

ورٹیکل فارم سے سالانہ 1000 ٹن پیداوار

ڈنمارک میں ایک بالکل نئے کثیرالمنزلہ کھیت یعنی ''ورٹیکل فارم'' کا آغاز ہوگیا ہے جس کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ یہاں سے ہر سال مختلف سبزیوں، پھلوں اور دیگر غذائی اجناس کی 1000 ٹن پیداوار ہوسکے گی۔

یہ کثیرالمنزلہ کھیت ڈنمارک کی ''نورڈک ہارویسٹ'' کمپنی نے تائیوان کے ''ییس ہیلتھ گروپ'' کے اشتراک سے کوپن ہیگن کے نواحی علاقے میں تعمیر کیا ہے جہاں تمام کا تمام پیداواری عمل ایک چھت کے نیچے کیا جاتا ہے۔

اس میں کئی اونچی اونچی الماریاں ہیں جبکہ ہر الماری میں اوپر تلے 14 شیلف نصب ہیں جنہیں مختلف زرعی اجناس اُگانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان تمام الماریوں کا مجموعی ''زیر کاشت رقبہ'' 75 ہزار مربع فٹ (1.72 ایکڑ) ہے لیکن فی ایکڑ پیداوار کا تخمینہ 581 ٹن سالانہ ہے، جو بلاشبہ بہت زیادہ پیداوار ہے۔

خاص بات یہ ہے کہ اس کثیرالمنزلہ کھیت میں پیداوار کا انحصار آبی زراعت کی جدید تکنیکوں ''ہائیڈروپونکس'' پر ہوگا جبکہ ان فصلوں کو ایل ای ڈی لائٹس سے روشنی پہنچائی جائے گی۔ اس مقصد کیلیے درکار تمام توانائی ہوا کی طاقت (ونڈ پاور) سے حاصل کی جائے گی اور یوں اس منصوبے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کا عملی اخراج صفر ہوگا، یعنی یہ کھیت ''کاربن معتدل'' (کاربن نیوٹرل) ہوگا۔

دس منزلہ کھیت سے گندم کی پیداوار 600 گنا تک بڑھائی جاسکتی ہے، ماہرین یہاں پودے لگانے سے لے کر فصلوں کی دیکھ بھال اور کٹائی تک کے سارے مراحل خودکار روبوٹس انجام دیں گے۔ فی الحال اس کھیت نے محدود پیداوار شروع کردی ہے تاہم اسے تعمیر کرنے والے اداروں کا کہنا ہے کہ اگلے سال تک یہ پوری طرح فعال ہوجائے گا اور تب اس سے سال میں 15 مرتبہ پیداوار حاصل کی جاسکے گی۔ نورڈک ہارویسٹ کا دعویٰ ہے کہ اگر ایسے ہی کثیرالمنزلہ کھیت صرف 36 ایکڑ رقبے پر بنالیے جائیں تو وہ ڈنمارک کی پوری آبادی (تقریباً 58 لاکھ افراد) کی تمام غذائی ضروریات پوری کی جاسکیں گی۔

مصنوعی ذہانت، انسانی تاریخ کا بڑا انقلاب

لیاقت علی

مصنوعی ذہانت یعنی آرٹیفیشل انٹیلجنس کمپیوٹر سائنس کا ایک ایسا ذیلی شعبہ ہے، جس میں ذہانت (یا فہم)، سیکھنے اور کسی صلاحیت کو اپنانے سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ مستقبل کی پیش گوئی کے حوالے سے شہرت رکھنے والے ڈاکٹر رے کروزویل کے مطابق 2045ء تک دنیا ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوجائے گی، جب مشینیں عقل اور جدت طرازی میں انسانوں سے زیادہ ذہین ہو جائیں گی۔ کروزویل وہ مستقبل بین ہیں، جن کی ماضی میں کی گئی 86 فی صد پیش گوئیاں درست ثابت ہوئی ہیں۔ کروزویل کہتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت ہمارے دماغ کو الیکٹرانک سرکٹ سے منسلک کردے گی، جو جسمانی خلیوں کے مقابلے میں بہت بہتر ہوں گے۔ 2030ء کی دہائی تک ہم انسانی دماغ اور شعور کو الیکٹرانک میڈیم سے نقل کرنے کے بھی قابل ہوجائیں گے۔

بنیادی طور پر آرٹیفیشل انٹیلجنس یا 'اے آئی' انسانی دماغ کو بائے پاس کرکے اس سے کئی گنا زیادہ سوچنے، سمجھنے اور پھر عمل کر دکھانے والی مشین کی تیاری کی سائنس ہے۔ نصف صدی کے اس سفر میں تیز تر تحقیق کا یہ عالم ہے کہ آج انسان مصنوعی انسانی دماغ 'امورٹیلیٹی ٹیکنالوجی' کی تخلیق کے منصوبے کا آغاز کر چکا ہے۔ مصنوعی ذہانت، سائنس اور ٹیکنالوجی کو بامِ عروج پر پہنچانے کی ایک انسانی کاوش ہے۔ اسے آرٹیفیشل انٹیلجنس کا نام دینے والے سائنس دان جان میک کارتھی نے اسے ایسی مشینیں بنانے کی سائنس قرار دیا تھا، جو ذہانت رکھتی ہوں۔

اسے مزید آگے بڑھاتے ہوئے اسٹورٹ رسل اور پیٹر نورِوگ نے اس پراپنی کتاب میں مشینوں کی جگہ پہلی دفعہ 'انٹیلی جنٹ ایجنٹس' کی اصطلاح استعمال کی، یعنی ایسے ایجنٹس جو پوری طرح اپنے ماحول کو سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت کے حامل ہوں تاکہ ماحول از خود ان سے برتاؤ کر سکے، جس سے نا صرف انسان کے کام کرنے کی رفتار بڑھ جائے گی بلکہ آخری حد تک درست نتیجے کا حصول بھی ممکن ہوجائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کو انسانی تاریخ کا دوسرا بڑا انقلاب اور سنگِ میل قرار دیا جاتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو سمجھنے کیلئے چار بنیادی مکاتبِ فکر سے واقفیت ضروری ہے۔ پہلے مکتبِ فکر کے روحِ رواں رسل، نورِوگ اور جان ہاگلینڈ رہیں، جن کے مطابق مصنوعی ذہانت کا اصل مقصد ایسی مشینوں کی تیاری ہے، جو بالکل انسانوں کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی قدرت رکھتی ہوں۔ دوسرے مکتبِ فکر کا لبِ لباب یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے مشین کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ نا صرف پوری طرح اپنے ماحول کو سمجھتے ہوئے ردِ عمل دے سکے بلکہ سیکنڈوں میں انسان کے حسبِ خواہش افعال بھی سرانجام دے سکے، جس کی ایک قابلِ ذکر مثال روبوٹس ہیں، جو ٹیکنالوجی میں روزافزوں ترقی سے اس قابل ہو گئے ہیں کہ فوری فیصلہ کرسکیں مگر اب بھی ان کے افعال بہت حد تک قابلِ پیشگوئی ہیں۔ اس کے علاوہ کمپیوٹرز سا کن تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے متعلقہ شخص یا جگہ کے متعلق ویزوئل انفارمیشن فراہم کرتے ہیں، یہ بھی ذہین مشینوں کی ایک جہت ہے۔

مصنوعی ذہانت کے تیسرے مکتبِ فکر کا تعلق انسانی دماغ کو تسخیر کرنے کی صلاحیت سے ہے، یعنی ایسے ماڈلز بنائے جائیں، جن کے ذریعے انسانی دماغ کو سمجھا جاسکے اور یہ جانا جاسکے کہ دماغ اپنے ماحول، اردگرد بسنے والے افراد اور روزمرہ کی اشیا کو کس طرح سمجھتا ہے؟ جب کہ آخری مکتبِ فکر ان تکنیکس سے متعلق ہے، جن سے مشین کو اس قابل بنایا گیا ہے کہ وہ انسان سے بہتر اور کئی گنا زیادہ نتائج دے سکے۔ اس کی ایک مثال انٹرنیٹ پر میسر مختلف سرچ انجن ہیں۔ بادی النظر میں دیکھا جائے تو تیسرے اور چوتھے مکاتب فکر کی تمام تر اساس ہمارا دماغ مسخر کرنے کی صلاحیت پر ہے اور بلاشبہ دماغ انسانی جسم کا پیچیدہ ترین عضو ہے جس کے افعال اور مکینزم کو پوری طرح سمجھنا اب تک ممکن نہیں ہوسکا۔

گوگل سرچ، آئی بی ایم واٹسن، جدید مہلک ہتھیاروں کی دوڑ، صنعتوں، معاشیات و سوشل میڈیا، غرض یہ کہ اب ہر جگہ مصنوعی ذہانت کا سکہ چلتا نظر آتا ہے۔ گزشتہ 50 برس میں جو ایجادات اور تحقیقی مواد سامنے آیا ہے، وہ ایک حد تک 'کمزور یا محدود ذہانت' کا حصہ تھا، جیسے کہ چہرہ پہچاننا، یا انٹرنیٹ سرچ انجن، جن کے ذریعے ہم انتہائی کم وقت میں اپنے کام کو بھرپور طریقے سے سرانجام دینے کے قابل ہو گئے ہیں۔

محققین کیلئے یہ مصنوعی ذہانت کی کم ترین سطح ہے کیونکہ ان کا اصل پروگرام ٹیکنالوجی کو اس حد تک لے کر جانا ہے کہ مشین انسان کے آپریٹ کیے بغیر از خود کام سرانجام دینے کی اہلیت کی حامل ہو، جس کی ایک مثال ہیومنائڈ یا انسان نما روبوٹس ہیں، جن پر 1995ء سے کام کیا جارہا ہے اور اب تک ایسے لاکھوں کی تعداد میں روبوٹس متعارف کروائے جا چکے ہیں جو مشینوں کو کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی اچانک رونما ہونے والی خرابی اور ہنگامی صورتحال سے موثر طریقے نمٹ سکتے ہیں۔

اس کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ ہماری زندگی میں مصنوعی ذہانت کا تیزی سے بڑھتا ہوا اثر و رسوخ انسان کی اہمیت کو گھٹا کر مشین کو اس کے متبادل کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ لوگ ٹیکنالوجی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر اپنی ذاتی خداداد صفات پر انحصار ترک کرتے جا رہے ہیں۔ معروف برطانوی مفکر اور سائنسدان اسٹیفین ہاکنگ نے مصنوعی ذہانت کو انسانیت کیلئے خطرہ قرار دیا تھا۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو اس طرح ترقی دی جائے کہ وہ انسانیت کی صحیح خدمت گار کے طور پر ترویج پائے تاکہ اسے انسانی دماغ اور ذہانت کو مات دینے کیلئے استعمال کیا جائے۔

شمسی توانائی سے چلنے والی گاڑی

جس کی چارجنگ کبھی ختم نہیں ہوتی

شمسی توانائی سے چلنے والی ایک ایسی الیکٹرک گاڑی کی پہلی کھیپ 24 گھنٹوں کے اندر اندر فروخت ہوگئی، جس کے بارے میں اسے بنانے والوں کا دعویٰ ہے کہ اسے کبھی چارجنگ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کیلی فورنیا سے تعلق رکھنے والی کمپنی اپٹیرا کا کہنا ہے کہ ان کی تین پہیوں والی 'شمسی توانائی سے چلنے والی گاڑی جسے کبھی چارجنگ کی ضرورت نہیں ہوگی'، کا دعویٰ ہے کہ یہ گاڑی ایک ہزار میل یعنی 1600 کلومیٹر تک چل سکتی ہے۔ کمپنی کی ویب سائٹ پر موجود بیان کے مطابق 'اپٹیرا لائٹ ویٹ گاڑیوں کی وجہ سے معروف ہے، یہ گاڑیاں کم طاقت کے ایروڈائنامکس اور ٹھنڈک، میٹریل سائنس، تیاری کے طریقہ کار کے ساتھ بہت موثر گاڑیاں اپنے صارفین کیلئے پیش کرتی ہے۔

اپٹیرا کی 'نیور چارج' صلاحیت ہر گاڑی کا حصہ ہے اور اس کا مقصد سورج کی روشنی کو استعمال کرتے ہوئے دنیا بھر کے زیادہ تر علاقوں میں 11000 میل تک چلایا جاسکتا ہے۔

اس گاڑی کی غیر معمولی صورت اس کو ایروڈائنامک طور پر موثر بناتی ہے جسے چلنے کیلئے کم توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مارکیٹ میں موجود بڑے پیمانے پر تیار ہونے والی گاڑیوں میں سے کوئی بھی ابھی تک پانچ سو میل کی حد سے زیادہ نہیں چل سکتی گو کہ اپٹیرا کے اتنے بڑے فاصلے اور چارجنگ کی ضرورت نہ ہونے کے دعوؤں کی بھی کچھ حدود ہیں۔

گاڑی کو کور کرنے والے سولر پینل ایک دن میں سورج کی صرف اتنی روشنی استعمال کر سکتے ہیں جس سے یہ گاڑی ایک دن میں 40 میل تک چل سکتی ہے اور یہ بھی کیلی فورنیا کی دھوپ سے مشروط ہے۔

اپٹیرا کے شریک بانی سٹیو فامبرو کا کہنا ہے کہ '40 میل سننے میں بہت زیادہ نہیں لگتا لیکن یہ آپ کی گاڑیوں کو پارک کرنے اور ایک ہی رات میں اس میں جادوئی طور دو گیلن ایندھن سے بھرنے جیسا ہے۔ تو یہ حقیقت کہ آپ اسے پارک کر سکتے ہیں چاہے دفتر کے باہر کریں یا کہیں بھی اور واپس آئیں گے تو اس میں اس سے زیادہ توانائی ہوگی جتنی آپ چھوڑ کے گئے تھے۔

'اس کو بغیر کوئی پیسہ خرچ کیے چارج کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسی آزادی ہے جس کو بہت سے لوگ پسند کریں گے'۔

اس گاڑی میں ایک سو دس واٹ کا ایک مینوئل چارجنگ کا طریقہ بھی موجود ہے جسے دیوار سے لگے ساکٹ سے چارج کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک رات میں 150 میل تک سفر کیلئے توانائی دے سکتی ہے۔ مستقبل سے تعلق رکھنے والی اس گاڑی کی پہلی کھیپ میں آرڈر کیلئے صرف 330 گاڑیاں شامل تھیں جن کی ڈیلیوری 2021ء میں شروع ہوگی۔

انقلابی تدریسی پروگرام ''ایڈ بورڈ''

سائنسی کہانی اور سرکٹ بورڈ ایک ساتھ

نیویارک: ایڈ بورڈ ایک طرح کا تدریسی ہارڈ ویئر پروگرام ہے جس میں بچے حقیقی انجینئر اور سائنسدانوں کی طرح پہلے کتاب سے سائنسی نظریات اور تصورات ایک کہانی کی صورت میں پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد وہ کھیل کھیل میں مقناطیسی سرکٹ بورڈ پر دلچسپ اشیا بناتے ہیں۔ انڈی گوگو کراؤڈ فنڈنگ ویب سائٹ پر رکھا یہ انقلابی تدریسی پروگرام اگلی نسل کے سائنس دانوں اور انجینئرز کے لیے ایک خاص تحفہ ہے۔ پہلے کتاب میں سائنس، ریاضی، انجینئرنگ اور دیگر علوم کے تصورات ایک کتاب کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد ان کے عملی اطلاق کے لیے ایسے سرکٹ بورڈ پیش کیے گئے ہیں جو فکس نہیں ہوتے اور انہیں اپنی سہولت کے لیے بار بار تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ کہانی ایک چھوٹے سے قصبے سے شروع ہوتی ہے جسے اسپارکڈیل کا نام دیا گیا ہے۔ وہاں بہت سے لوگ ہنسی خوشی رہتے ہیں لیکن وہاں بعض معمے اور سرکٹ کے نقائص جنم لیتے ہیں جس سے بستی میں ہل چل پیدا ہوجاتی ہے۔ اس موقع پر دو کردار آگے بڑھ کر ڈی بگنگ کرکے مسائل دور کرتے ہیں۔ اس طرح کئی بچے مل کر کسی جگہ پر سرکٹ اور روشنی کے مسائل حل کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں بہت ساری کٹ موجود ہیں اور کٹ کے ساتھ رہنما کتاب اور اسباق موجود ہیں اور ہر سبق بچوں کو نئی بات سکھا کر انہیں ایک نیا اعتبار دیتا ہے۔ ہر سرکٹ ایک کہانی کو پورا کرتا ہے اور اس طرح بچے بہت دلچسپ اور تفریحی انداز میں سائنس اور انجینئرنگ کے کئی اہم اسباق سیکھ اور سمجھ لیتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایڈ بورڈ ان افراد کے لیے ہے جنہوں نے کبھی برقی سرکٹ پر کام نہیں کیا اور وہ بھی بہت پراعتماد طریقے سے اسے استعمال کرسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں آسیب زدہ ہوٹل، ٹریفک لائٹ، پراسرار جزیرہ اور دیگر کہانیاں اور سرکٹ بورڈ بھی موجود ہیں۔ ان سب کی تیاری کے لیے بچوں کی صلاحیت اور اکتساب پر بہت وسیع تحقیق کی گئی ہے۔

Read and Recommend
The daily
Surathal
Srinagar
صورت حال
صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

سائنسدانوں کی سورج کی روشنی کم کرنے کی تیاری

ارضی انجینئرنگ یا موسم میں من پسند تبدیلیوں کا متنازعہ موضوع طویل عرصے سے زیر بحث ہے اور سائنسدان اس پر پیش رفت میں بھی لگے ہوئے ہیں۔ اب ان سائنسدانوں نے، جنہیں بل گیٹس فاؤنڈیشن مالی معاونت فراہم کررہی ہے، سورج کی روشنی کم کرنے کی تیاری کر لی ہے۔ ارضی انجینئرنگ کے اس پہلے تجربے میں ہاورڈ یونیورسٹی سائنسدان کچھ ایسے عناصر کا آسمان میں چھڑکاؤ کریں گے جس سے سورج کی روشنی اور حدت کم ہوجائے گی۔

اب تک یہ موضوع محض سازشی نظریات میں ہی پایا جاتا تھا لیکن انسانی تاریخ میں پہلی بار ہونے والے اس تجربے کے ساتھ یہ موضوع حقیقت کا روپ دھار لے گا۔ یہ تجربہ کرنے والی ٹیم کی سربراہی فرینک کیوتسک اور ڈیوڈ کیتھ کررہے ہیں، جنہوں نے اس تجربے کو 'سٹریٹسفیرک کنٹرولڈ پیٹربیشن' Stratospheric Controlled Peturbation کا نام دیا گیا ہے، جس میں کیلشیم کاربونیٹ کے اجزاء زمین سے بہت زیادہ فاصلے پر بلندی میں فضاء میں چھڑکے جائیں گے۔ یہ اجزاء آتش فشاں پہاڑوں سے اٹھنے والی راکھ کی شکل کے ہوں گے جو سورج کی روشنی اور حدت کو روکیں گے اور وہ زمین پر کم پہنچ پائیں گی۔

انسانی صحت کے مسائل دور کرنے میں ہونے والی پیشرفت

ہر گزرتے سال کے ساتھ انسانی صحت میں بہتری لانے کے لیے سائنسدانوں کی جانب سے متعدد کوششیں کی جاتی ہیں۔ ۲۰۱۸ء بھی ان برسوں میں سے ایک ہے جس کے دوران طبی میدان کے کئی شعبوں میں زبردست پیشرفت دیکھنے میں آئی، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

کینسر سے لڑنے والی ویکسین

کینسر ایسا جان لیوا مرض ہے جس کے نتیجے میں ہر سال دنیا بھر میں لاکھوں اموات ہوتی ہیں جبکہ اس کا علاج یا کیموتھراپی مختلف طبی مسائل کا باعث بنتی ہے تاہم اب ایسی کینسر ویکسین کی تیاری پر کام ہورہا ہے جسے خون کے کینسر کے شکار افراد پر آزمایا جائے گا، اس ویکسین کی تیاری پر امریکا کی اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے ماہرین کام کررہے ہیں۔ تحقیق کے مطابق اس ویکسین کو اگر انسانوں کے لیے کارآمد قرار دیا گیا تو مریضوں کو کیموتھراپی کی ضرورت نہیں ہوگی جس کے صحت پر انتہائی مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لیکن محققین کا کہنا تھا کہ اس کو استعمال کرنے کی منظوری ملنے پر بھی یہ ایک سے دو سال تک مریضوں کے لیے دستیاب نہیں ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ خون کے ایسے سرطان کے لیے موثر ثابت ہوگی جو خون کے مخصوص سفید خلیات کو متاثر کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ ویکسین جسمانی دفاعی نظام کو مضبوط بنانے کی بجائے اسی رسولیوں پر حملے کے لیے متحرک کرتی ہے۔ چوہوں پر اس کا تجربہ ۹۷ فیصد تک کامیاب ثابت ہوا۔ اس تحقیق کے نتائج طبی جریدے جرنل سائنس ٹرانسلیشن میڈیسین میں شائع ہوئے۔

ای سی جی مانیٹرنگ میں آسانی

۲۰۱۸ میں ایپل واچ سیریز 4 میں ایک ای سی جی ایپ متعارف کرائی گئی، جو ای سی جی مشین کی طرح کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، الیکٹروڈ اس گھڑی کے بیک پر نصب ہے جو دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی کو پکڑتا ہے، یہ ڈیٹا محفوظ ہوتا رہتا ہے اور جب آپ ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں تو اسے دکھا کر اہم مشورہ لے سکتے ہیں۔ اس گھڑی میں ایک بڑی پیشرفت یہ بھی سامنے آئی کہ اس میں موجود گیرواسکوپ کسی فرد کے بے ہوش ہونے پر خودکار طور پر ایمرجنسی سروسز کو کال کرتا ہے۔

آدھے سر کے درد کے لیے ویکسین

دنیا بھر میں کروڑوں افراد آدھے سر کے درد یا مائیگرین کے شکار ہوتے ہیں، زندگی تنگ کردینے والے اس سر درد کا علاج کافی مشکل ہوتا ہے مگر مئی ۲۰۱۸ میں ایف ڈی اے نے ایک نئی دوا کی منظوری دی جو انجیکٹ ایبل دوا ہے جس سے آدھے سر کے درد کی روک تھام ممکن ہے۔ ایف ڈی اے حکام کے مطابق یہ دوا مریضوں کو ایک انقلابی آپشن فراہم کرے گی جس سے آدھے سر کے درد میں کمی آئے گی۔ اب تک ٹرائلز میں جن افراد پر اسے آزمایا گیا، ان میں ایک ماہ کے دوران اس تکلیف کی شرح میں دو تہائی کمی ریکارڈ کی گئی۔

پارکنسن کے علاج کے لیے دوا میں پیشرفت

رعشے کا یہ مرض ابھی ناقابل علاج ہے مگر اب لگتا ہے کہ اس کا علاج ممکن ہوسکے گا۔ ایریزونا یونیورسٹی کے محققین نے تجربات سے دریافت کیا کہ Ketamine نامی گولی اس حوالے سے فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ Ketamine کو ۹۰ کی دہائی میں منشیات اور غیر قانونی سمجھا جاتا تھا۔ اس گولی کو پارکنسن کے علاج کے لیے تیار کی گئی دوا levodopa کے استعمال کرایا گیا۔ levodopa پارکنسن علامات کو کنٹرول کرنے میں موثر ثابت ہوئی مگر بیشتر مریضوں کو مضر اثرات جیسے ناقابل کنٹرول جسمانی حرکات کا سامنا ہوتا ہے، مگر Ketamine ان اثرات کو کم کردیتی ہے، اس حوالے سے ابھی مزید کام کیا جارہا ہے اور محققین کا ماننا ہے کہ مناسب ڈوز اور نگرانی کے ذریعے پارکنسن کا علاج ممکن ہوسکے گا۔

زیکاوائرس کی جانب پیشرفت

۲۰۱۸ کے آغاز میں کلینکل ٹرائلز میں 67 رضاکاروں کو ایک ویکسین استعمال کرائی گئی اور معلوم ہوا کہ یہ زیکا وائرس کے حوالے سے موثر ثابت ہوسکتی ہے۔ درحقیقت ۹۲ فیصد افراد کے جسمانی مدافعتی نظام نے اس وائرس کے خلاف ردعمل ظاہر کیا۔ یہ وائرس مچھروں کے ذریعے پھیلتا ہے اور حاملہ خواتین سے نومولود بچے میں منتقل ہوجاتا ہے جس سے پیدائشی نقائص سامنے آتے ہیں جس سے دماغی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔

بلڈ گلوکوز مانیٹرنگ کرنے والے اسمارٹ کانٹیکٹ لینس

ذیابیطس کے شکار افراد کے لیے بلڈ شوگر لیول کو کنٹرول کرنا صحت بہتر رکھنے کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے، مگر عام طور پر بلڈ شوگر لیول چیک کرنے کے لیے انگلی سے خون نکالا جاتا ہے۔ مگر جنوبی کوریا کے یولسن نیشنل انسٹیٹوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے محققین نے ایسا اسمارٹ کانٹیکٹ لینس تیار کیا ہے جو بلڈ گلوکوز لیول کو آنکھوں کے آنسوؤں سے چیک کرسکتا ہے۔ ابھی اس کی انسانوں پر آزمائش ہونی ہے اور محققین کے مطابق ہم اس افسانوی خیال کو حقیقت کا روپ دینے کے قریب پہنچ چکے ہیں جس میں کانٹیکٹ لینس کے ذریعے انسانی جسم کے بارے میں بہت کچھ جانا جاسکتا ہے۔

پہلی مرتبہ کسی شخص کے دو فیس ٹرانسپلانٹ

تھری فیسز مین کی عرفیت پانے والے ۴۳ سالہ فرانسیسی شہری جیروم ہامون دنیا کے پہلے شخص بن گئے جو اپریل میں دو فیس ٹرانسپلانٹیشن کے عمل سے گزرے۔ یہ کامیابی پیرس میں کے جارجز پومپیڈیو ہاسپٹل میں حاصل کی گئی، جس کی قیادت ڈاکٹر لیورنٹ لانٹیری نے کی جنہوں نے ۸ سال قبل جیروم ہامون کی پہلی سرجری بھی کی تھی، تاہم اس سرجری کے بعد مریض کے جسم نے نئے چہرے کو قبول کرنے سے انکار کردیا تھا جس پر دوسری سرجری کی گئی۔

نیا جسمانی عضو کی دریافت

نیویارک یونیورسٹی سکول آف میڈیسین اور ماؤنٹ سینائی میڈیکل سینٹر کے محققین نے مارچ میں دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے انسانی جسم کے اندر ایک نیا عضو دریافت کرلیا ہے اور یہ ممکنہ طور پر سب سے بڑا عضو ہے۔ تحقیق کے مطابق درحقیقت انٹرسٹیشیم نامی اس نئے عضو کے بارے میں عرصے سے سمجھا جارہا تھا کہ یہ بشکل سخت اور ٹھوس ٹشو ہے جو جلد کے نیچے، اندرونی اعضا، شریانوں اور رگوں کے ارگرد، مسلز کے ریشے دار پٹھوں کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ آسان الفاظ میں سائنسدانوں کا کہنا تھا کہ یہ نیا عضو بظاہر انسانی نظر سے اوجھل تھا مگر اب اس کی دریافت سے جسم میں کینسر کے پھیلنے کے عمل کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ انٹرسٹیشیم بنیادی طور پر مختلف تہوں میں پھیلا ہوا ٹھوس اور کنیکٹو ٹشو ہے جس میں سیال بھرنے والے خانے موجود ہیں۔ یہ ٹشو پورے جسم میں پھیلا ہوا ہے اور مضبوط، لچکدار پروٹین کے جال کی مدد سے ایک نیٹ ورک تشکیل دیتا ہے۔

ذیابیطس ٹائپ ا کے انجیکشن کے خاتمے میں پیشرفت

انسولین انجیکشن کے بغیر ذیابیطس ٹائپ ون کے شکار افراد کی زندگی مکمل نہیں ہوتی مگر سائنسدانوں نے ایسی دوا تیار کرلی ہے جو انجیکشن کی ضرورت ختم کرسکتی ہے۔ جریدے پروسیڈنگز آف دی نیشنل اکیڈمی آف سائنسز میں شائع تحقیق میں سائنسدانوں نے انسولین دوا کی تیاری کا اعلان کیا جو مریض کے معدے میں سخت ایسڈز کی مزاحمت کرتے ہوئے ادویات کو چھوٹی آنت تک پہنچاتی ہے۔ تحقیقی ٹیم کے مطابق ابھی اس کی آزمائش جانوروں پر ہورہی ہے مگر امید ہے کہ بہت جلد اسے لوگوں پر بھی آزمانے کی اجازت مل جائے گی۔

مردہ ڈونر کی بچہ دانی سے بچے کی پیدائش

طبی دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ رواں سال ایک مردہ خاتون ڈونر سے ملنے والی بچہ دانی یا رحم کی پیوندکاری کرانے والی خاتون نے صحت مند بچی کو جنم دیا، یہ پیوندکاری ستمبر ۲۰۱۶ میں ہوئی تھی اور طبی جریدے دی لانسیٹ میڈیکل جرنل میں شائع مقالے کے مطابق اس آپریشن میں مردہ ڈونر کی بچہ دانی کو مریض کی رگوں، جوڑوں اور دیگر جسمانی حصوں سے منسلک کیا گیا تھا۔ اس سے قبل اس طرح کے مردہ ڈونرز کے ٹرانسپلانٹ کے دس معاملات امریکا، چیک ریپبلک اور ترکی میں ہوئے تھے مگر کسی بھی خاتون کے ہاں بچے کی پیدائش نہیں ہوئی۔ تاہم برازیلین خاتون اس معاملے میں خوش قسمت رہیں، جنہوں نے آپریشن کے ذریعے صحت مند بچی کو جنم دیا۔ ساؤ پاؤلو یونیورسٹی ہاسپٹل ڈینی اجزنبرگ نے اس طبی ٹیم کی قیادت کی اور ان کا کہنا تھا کہ اس کامیابی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تکنیک قابل عمل ہے اور خواتین کے بانجھ پن کے مسئلے کو حل کرسکتی ہے۔

۷۷۷۷

بچے کو چھ ماہ تک دودھ پلانے والی ماؤں کی صحت

اگر دیکھا جائے تو عالمی سطح پر گزشتہ چند سال سے ماؤں کی جانب سے نوزائیدہ بچوں کو اپنے دودھ پلانے میں کمی واقع ہوئی ہے۔ یورپ و امریکا کے علاوہ ایشیا کے کئی ممالک میں بھی گزشتہ چند سال سے ماؤں کی جانب سے بچوں کو اپنا دودھ پلانے میں کمی دیکھی گئی۔ ماؤں کی جانب سے اپنے بچوں کو دودھ نہ پلانے کی کئی وجوہات ہیں اور کچھ مائیں یہ سمجھتی ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ کمزور پڑ جائیں گی یا ان کی صحت خراب ہوجائے گی۔ تاہم ایک حالیہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ جو مائیں چھ ماہ تک اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں وہ ان ماؤں سے زیادہ دیر تک صحت مند رہتی ہیں، جو اس عرصے سے کم وقت تک بچوں کو اپنا دودھ دیتی ہیں۔

ہیلتھ جرنل 'اے جے ایم سی' کے ویمن ہیلتھ میں شائع ایک رپورٹ کے مطابق ماہرین نے بچوں کو اپنا دودھ پلانے اور نہ پلانے والی ماؤں سمیت ان ماؤں کا تجزیہ بھی کیا جنہوں نے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلایا۔ رپورٹ کے مطابق طویل المدتی تحقیق میں ماہرین نے گیارہ سال قبل رضاکار ماؤں کو بچوں کو دودھ دینے سے متعلق ہدایات کی تھیں۔ ماہرین نے گیارہ سال بعد رضاکار ماؤں کا تجزیہ کیا، جس سے پتہ چلا کہ طویل مدت تک بچوں کو اپنا دودھ پلانے کے ماؤں کی صحت پر طویل المدت اثرات ہوتے ہیں۔

رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ جن ماؤں نے اپنے بچوں کو چھ تک دودھ پلایا، گیارہ سال بعد بھی ان میں موٹاپا نہیں تھا اور ان کی کمر کا سائز ان ماؤں سے کم تھا، جنہوں نے بچوں کو کم وقت تک دودھ پلایا۔ نتائج کے مطابق جن ماؤں نے تین ماہ تک اپنے بچوں کو دودھ پلایا ان میں موٹاپے سمیت کئی مسائل کے اثرات دیکھے گئے، جب کہ اس سے بھی کم وقت تک بچوں کو دودھ دینے والی ماؤں میں صحت کے کئی مسائل دیکھے گئے۔

رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ چھ ماہ سے زائد وقت تک بچوں کو دودھ دینے والی ماؤں کی صحت کیسی رہتی ہے، تاہم ماہرین نے تجویز دی کہ ماؤں کو حمل کے بعد چھ ماہ تک بچوں کو دودھ دینا چاہیے۔

ماہرین کے مطابق بچوں کو دودھ دینے ماؤں کے خون اور اندرونی جسمانی اعضاء میں پھیلنے کے امکانات نہیں ہوتے اور وہ زیادہ دیر تک صحت مند نظر آتی ہیں۔ اس سے قبل ہونے والی تحقیقات میں بھی ماہرین نے ماؤں کو تجویز دی تھی کہ وہ بچوں کو زیادہ سے زیادہ دیر تک دودھ دیتی رہیں۔

امریکی حکومت کے صحت سے متعلق کام کرنے والے اداروں کی جانب سے پہلے کی گئی تحقیق کے مطابق بچوں کو دودھ دینے سے خواتین کی بچے دانی سکڑ کر اپنی قدرتی حالت میں تبدیل ہوجاتی ہے جب کہ اس سے جریان خون بھی کم ہوجاتا ہے۔ علاوہ ازیں بچوں کو دودھ دینا ذیابیطس، موٹاپے اور دل کی بیماریوں سمیت کئی طرح کے مسائل سے بچنے میں معاون مددگار ثابت ہوتا ہے۔

پرانا سمارٹ فون اس احتیاط کے بغیر فروخت نہ کریں

اپنے پرانے موبائل فون کو فروخت یا بدل کر نئی ڈیوائس لینا چاہتے ہیں؟ تو اس کا ڈیٹا درست طریقے سے صارف کرنا ہی ذاتی ڈیٹا کو غلط ہاتھوں میں جانے سے روک سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ کسی بھی فون کو سو فیصد تباہ کردینا ممکن نہیں اور اس کی اسٹوریج سو فیصد فول پروف ہوتی ہے، یعنی ڈیٹا کو درست ٹولز سے ریکور کرنا بالکل ممکن ہے۔ یہاں آپ جان سکیں گے کہ اینڈرائیڈ فون کو فروخت کرنے سے پہلے ڈیٹا کی صفائی کیسے کی جاسکتی ہے۔

سب سے پہلے:

تمام ڈیٹا بشمول کانٹیکٹس کا بیک اپ بنائیں، جس سے قیمتی تصاویر کی محرومی سے بچ سکتے ہیں بلکہ نئے فون میں بھی یہ معلومات آپ کو دستیاب ہوگی جس سے آپ ایپس، کانٹیکٹس اور دیگر ڈیٹا کو بیک اپ سے ری اسٹور کرسکیں گے۔

آئی فون صارفین:

اگر آپ آئی کلاؤڈ پر سائن اپ ہوچکے ہیں تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ آپ کے فون کا ڈیٹا خودکار طور پر محفوظ ہوچکا ہے جسے آپ سیٹنگز، اپنے نام، آئی کلاؤڈ اور آئی کلاؤڈ بیک اپ میں جاکر چیک کرسکتے ہیں یا آن کرسکتے ہیں، تاہم اس سروس میں اسٹوریج محدود ہوتی ہے تو بہتر ہے کہ اپنے کمپیوٹر پر آئی ٹیونز میں مینوئلی یہ کام کرلیں۔

اینڈرائیڈ صارفین:

ہر اینڈرائیڈ فون دوسرے سے مختلف ہوتا ہے (کیونکہ متعدد کمپنیاں یہ فونز تیار کرتی ہیں) تو بیک اپ کے لیے اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے، ویسے ان ڈیوائسز میں کانٹیکٹس، کیلنڈر اور اس سے ملتا جلتا ڈیٹا پہلے ہی گوگل اکاؤنٹ کی بدولت سائنک ہوچکا ہوتا ہے اور خودکار طور پر بیک اپ بن جاتا ہے، جسے آپ سیٹنگز، سسٹم اور بیک اپ پر جاکر دیکھ سکتے ہیں۔ ان فونز میں ایپ ڈیٹا، کال ہسٹری، ڈیوائس سیٹنگز، فوٹوز اور ٹیکسٹ پیغامات خودکار طور پر بیک اپ ڈیٹا میں محفوظ ہوتے ہیں۔

اپنے اکاؤنٹس کو ڈی رجسٹر کریں:

سب کچھ ڈیلیٹ کرنے سے قبل آپ کو اپنے فون کے مختلف اکاؤنٹس میں خود کو ڈی رجسٹر کرنا چاہئے تاکہ فون کے نئے مالک کو اسے ری ایکٹیو کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا نہ ہو اور آپ اس فون کی لوکیشن فروخت کے بعد ٹریک نہ کرسکیں۔

آئی فون صارفین: سیٹنگز، اپنے نام اور سائن آؤٹ پر کلک کریں، اس سے ڈیوائس سے آپ کا اکاؤنٹ ختم ہوجائے گا اور نئے مالک کے لیے فون اپنے اکاؤنٹ سے ایکٹیویٹ کرنا ممکن ہوجائے گا۔

اینڈرائیڈ صارفین: بیشتر اینڈرائیڈ صارفین کو اس قسم کا سامنا نہیں ہوتا یعنی پرانے فون پر اپنا اکاؤنٹ ایکٹیویٹ کرنا، مگر یہ اچھا خیال ہے کہ آپ اپنا فون فروخت کرنے سے قبل گوگل اکاؤنٹ سے سائن آؤٹ ہوجائیں اور پھر ری سیٹ کریں۔ اس کے لیے سیٹنگز، یوزر اینڈ اکاؤنٹس اور اپنے گوگل اکاؤنٹ پر کلک کرکے ریموو اکاؤنٹ بٹن پر کلک کریں، سام سنگ میں آپ سام سنگ اکاؤنٹ ڈیلیٹ کرنے کے لیے سیٹنگز، اکاؤنٹس، سام سنگ اکاؤنٹ پر جاکر کونے میں موجود تھری ڈاٹ مینیو میں ریموو اکاؤنٹ کا انتخاب کریں۔

اپنا ڈیٹا صاف کریں:

جب آپ کو اطمینان ہوجائے کہ سب کچھ بیک اپ ہوچکا ہے تو اپنی ڈیوائس سے ڈیٹا ڈیلیٹ کرنے کے لیے تیار ہوجائیں، مگر اس کے ضروری ہے کہ اس کو ایسے کیا جائے کہ فون کا نیا مالک آپ کی ذاتی معلومات کو دوبارہ ریکور نہ کرسکے۔

جب آپ اپنے فون یا کمپیوٹر سے کسی فائل کو ڈیلیٹ کرتے ہیں تو وہ درحقیقت ختم نہیں ہوجاتی، بس ڈیوائس اس کے اسپیس کو دیگر ڈیٹا کو اوور رائٹ کرکے فری ظاہر کرتی ہے، مگر کوئی بھی آسانی سے دستیاب ریکوری سافٹ ویئرز سے حال ہی میں ڈیلیٹ کی جانے والی فائلز ریکور کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی ڈیوائسز کو انکرپٹ کرنا بہت ضروری ہوتا ہے خصوصاً اس وقت جب آپ ڈیوائس کو فروخت کرنے والے ہوں۔

آئی فون صارفین: آئی فون میں عرصے سے انکرپٹڈ بائی ڈیفالٹ ہے اور آپ اسے ٹرن آف بھی نہیں کرسکتے تو اگر آپ کے پاس آئی فون ہے تو اس میں ڈیٹا کو محفوظ طریقے سے ڈیلیٹ کرنے کے لیے سیٹنگز، جنرل اور ری سیٹ پر کلک کرے اریز آل کانٹینٹ اینڈ سیٹنگز کا انتخاب کریں، جب یہ عمل مکمل ہوجائے گا فون پر ویلکم اسکرین نمودار ہوگی جو آپ نے فون خریدنے کے بعد دیکھی ہوگی۔ اینڈرائیڈ صارفین: متعدد اینڈرائیڈ ڈیوائسز اب انکرپٹڈ ہیں مگر اس کا انحصار کمپنیوں اور ڈیوائس کی عمر پر ہوتا ہے، تو اینڈرائیڈ فونز پر ڈیٹا اڑانے سے پہلے چند اضافی اقدامات ضرورت ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے سیٹنگز، سیکیورٹی اور پھر انکرپشن سیٹنگ کو دیکھیں، اگر وہاں بتایا گیا ہو کہ آپ کا فون انکرپٹڈ ہے تو ٹھیک ورنہ انکرپٹڈ فون پر کلک کرکے اس عمل کو شروع کریں۔ اس میں چند گھنٹے لگ سکتے ہیں مگر جب وہ مکمل ہوجائے تو اب ڈیٹا اڑانے کے لیے تیار ہوجائیں جس کے لیے سیٹنگز، سسٹم ری سیٹ آپشنز اور پھر اریز آل ڈیٹا یا فیکٹری ری سیٹ کے ذریعے یہ کام ممکن ہے۔

اگر آپ کے پاس زیادہ پرانا اینڈرائیڈ فون ہے جس میں ہوسکتا ہے کہ انکرپٹ کا آپشن ہی نہ ہو تو پھر اپنا فون فیکٹری ری سیٹ کرنے کے بعد کسی ایپ جیسے iShredder5 کا استعمال کرکے فون کے فری اسپیس کو بھی صاف کردیں، جس کے بعد ایک بار پھر فیکٹری ری سیٹ کریں۔ تمام سروسز جیسے ای میل اور سوشل میڈیا سے لاگ آؤٹ ہوں اور پھر ان کا ڈیٹا بھی صاف کریں، اگر ممکن ہو تو۔ اس فون کا سیریل نمبر اپنے ریکارڈ میں ضرور محفوظ رکھیں۔

ڈیلیٹ کیے جانے والے ڈیٹا کو اوور رائٹ:

تو اب انکرپٹ کرکے فیکٹری ری سیٹ کرکے سب کچھ ڈیلیٹ کرچکے ہیں تو اب اس ڈیٹا کے حصول کو مزید ناممکن بنانے کے لیے کسی قسم کے بیکار ڈیٹا سے اسے اوور رائٹ کردیں۔ اس کے لیے اپنی ڈیوائس کے سیٹ اپ میں جائیں مگر اس بار کسی بھی گوگل اکاؤنٹ سے سائن ان نہ ہو، جب سیٹ اپ نئے صارف کے طور پر سامنے آجائے تو جتنی دیر تک ہوسکے ہائی ریزولوشن ویڈیو کو ریکارڈ کریں۔ اس عمل کو دہرا کر جتنی جگہ ہوسکتی ہے بھردیں۔

سرسوں کا ساگ کھائیں اور صحت مند ہوجائیں

پنجاب کی اصل پہچان سرسوں کے ساگ اور مکئی کی روٹی سے بہتر اور کوئی نہیں، اس سوغات میں ذائقہ، غذائیت اور رنگ کی بہتات ہے بالکل پنجاب کے لوگوں کی طرح، جو کہ سردیوں اور بہار کی سوغات ہے۔ حالانکہ یہ ایک مرغن کھانا ہے لیکن اس کی خاصیت، تازہ اور نباتاتی ساخت نے پراسیسڈ کھانوں کی دنیا میں اسے فاتح بنادیا ہے۔

سرسوں کا ساگ، رائی کے پودے کے پتوں سے بنایا جاتا ہے، اسی پودے سے ہمیں چٹخارے دار رائی حاصل ہوتا ہے۔ غیر منقسم پنجاب میں اگنے والے دیسی سرسوں کے پتے ہموار بناوٹ کے ہوتے ہیں جبکہ ایک اور قسم کی سرسوں کے پتے مڑے تڑے خمدار ہوتے ہیں اور ان کا ذائقہ بھی مٹی جیسا ہوتا ہے۔ مگر کیا اسے کھانا صحت کو فائدہ پہنچاتا ہے؟ دیکھیں سائنس کیا کہتی ہے۔

خون کی شریانوں کے امراض کی روک تھام

سرسوں کا ساگ نائٹریٹ اور میگنیشیم سے بھرپور غذا ہے جبکہ اس میں فیٹی ایسڈز کے ساتھ فائیٹو کیمیکلز بھی موجود ہوتے ہیں اور یہ سب عناصر دل کی اچھی صحت کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔ مناسب مقدار میں نائٹریٹ کا استعمال خون اور ٹشوز میں نائٹریٹ اور نائٹرک آکسائیڈ کی موجودگی کو یقینی بناتا ہے، اسی طرح میگنیشیم فشار خون کو کنٹرول کرتا ہے جس کی وجہ خون کی شریانوں کا پھیلنا ہوتا ہے، اسی طرح دیگر اجزا جسم میں گردش کرنے والے مضر اجزا کے اثرات کی روک تھام کرکے دل کو صحت مند رکھتا ہے۔

صحت مند اور جگمگاتی جلد

سرسوں کا ساگ وٹامن اے، بی، سی، ای اور کے سے بھرپور ہوتا ہے، جسم میں جاکر وٹامن اے، سی اور کے اینٹی آکسائیڈنٹس کا روپ اختیار کرکے فری ریڈیکلز سے لڑتے ہیں اور زہریلے اثرات کو دوران خون سے خارج کردیتے ہیں، جس کے نتیجے میں جھریوں، کیل مہاسوں، فائن لائن اور ڈارک اسپاٹس ختم یا کم ہوجاتے ہیں۔

بینائی کے لیے فائدہ مند

ساگ میں موجود اینٹی آکسائیڈنٹس جیسے لیوٹین اور zeaxanthin بینائی کی صحت کے لیے ضروری ہوتے ہیں، یہ عمر بڑھنے سے لاحق ہونے والے امراض جیسے بینائی کی تنزلی اور موتیا وغیرہ کی روک تھام کرتے ہیں۔

کولیسٹرول کی سطح میں کمی اور جگر کے لیے فائدہ مند

ہائی بلڈ کولیسٹرول میٹابولک ڈس آرڈر کی ایک بڑی وجہ ہے، دوسری جانب ہمارا جگر مسلسل کام کرکے بائل یا صفرا کو تیار کرتا ہے جو کہ چربی اور مخصوص وٹامنز کو ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے، مگر تکسیدی اور کیمیائی تناؤ کے نتیجے میں جگر ورم کا شکار ہوتا ہے جس سے مختلف امراض کا خطرہ بڑھتا ہے، سرسوں کا ساگ اس حوالے سے فائدہ مند ہے جو کہ صفرا سے بہتر تعلق بنا کر کولیسٹرول کے اجتماع کی روک تھام کرتا ہے، ساگ کے پتوں کو ابال کر غذا میں شامل کرنا بلڈ کولیسٹرول کو کم جبکہ جگر کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

یادداشت بہتر بنائے

عمر بڑھنے سے یادداشت کمزور ہونے لگتی ہے مگر طبی سائنسی رپورٹس میں سبز پتوں والی سبزیاں دماغی صحت کے لیے فائدہ مند قرار دی گئی ہیں، سرسوں کا ساگ بھی ان میں سے ایک ہے، جس کے ابلے ہوئے پتوں کا ایک کپ روزانہ کھانا یادداشت کو بہتر بناتا ہے بلکہ ذہنی عمر بھی کم کرتا ہے۔ اس ساگ میں موجود آئرن اور کیلشیئم بچوں میں دماغی نشوونما کو بھی بہتر کرتے ہیں۔

قبض سے نجات

ساگ میں موجود فائبر اور فولیٹ آنتوں کی سرگرمی بہتر کرتا ہے، کچھ مقدار میں سرسوں کا ساگ کھانے سے جسم کو 3 گرام فائبر ملتا ہے جو قبض سے نجات دلاتا ہے، یہ فائبر آنتوں میں چربی کے اجتماع کو روکتا ہے جس سے بھی قبض کی روک تھام ہوتی ہے۔

سوتے ہوئے سرہانے کے نیچے پیاز رکھنے کا فائدہ

پیاز ایک ایسی سبزی ہے جس کے بنا کھانا نامکمل ہے۔ پیاز چاہے سلاد کے طور پر کھائیں یا سالن میں ڈالیں اس کا ذائقہ منفرد اور لذیذ ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق پیاز کا استعمال صحت کے لئے انتہائی مفید قرار دیا ہے، پیاز میں موجود سلفائیڈ کی وافر مقدار ہونے کے باعث یہ خون کو پتلا رکھتا ہے۔ پیاز کے کھانے سے بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے اور اس کے استعمال سے دل کی بیماریوں سے بھی بچا جاسکتا ہے۔

جو بھی ہو پیاز کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر مائیں رات کو سوتے ہوئے اپنے بچے کے سرہانے پیاز رکھتی ہیں اور اس سے بہت سے فائدے ہوتے ہیں۔

کھانسی سے نجات:

پیاز میں سلفر پایا جاتا ہے اور بچوں اور بڑوں کو اگر رات کو کھانسی ہونے لگے تو آنکھ کھل جاتی ہے اور کافی مشکل ہوتی ہے اور اگر پیاز پاس میں رکھ دی جائے تو کھانسی نہیں ہوگی۔

متلی کے لئے:

اگر بچے کو متلی ہونے لگے تو آدھا پیاز کاٹ کر بغل میں دبا دیں تھوڑی ہی دیر میں طبیعت بحال ہوجائے گی اور متلی کی شکایت دور ہوجائے گی۔

انفیکشن کے لئے:

رات کو سوتے وقت اگر پیاز سرہانے رکھا جائے تو کسی بھی قسم کی انفیکشن نہیں ہوتی ہے لہٰذا پیاز کو بچوں کے سرہانے رکھ کر سویا کریں تاکہ بچہ بیماریوں سے محفوظ رہے۔

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے "صورتحال" کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

سیریز کا آغاز 24 ستمبر کو ڈربن میں ہوگا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

جنوبی افریقہ کے تیز گیند باز کگیسو ربادا اگلے ماہ آسٹریلیا کے خلاف ہونے والی تین میچوں کی ون ڈے سیریز سے باہر ہوگئے ہیں۔ ون ڈے سیریز کا آغاز 24 ستمبر کو ڈربن میں ہوگا، جبکہ تیسرا میچ 30 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔ ربادا کو ایک ہفتہ قبل ہیمسٹرنگ میں چوٹ لگی تھی۔ کرک انفو کی رپورٹ کے مطابق کرکٹ ساؤتھ افریقہ (سی ایس اے) نے ربادا کی چوٹ کے بارے میں مکمل تفصیلات نہیں دی ہیں، تاہم اس نے تصدیق کی ہے کہ ربادا کم از کم اگلے ساڑھے چار ہفتوں تک کرکٹ سے دور رہیں گے۔ ربادا اس ٹی-20 ٹیم کا بھی حصہ نہیں ہیں جو نمیبیا میں ترنگی سیریز کھیلنے گئی ہے۔ سی ایس اے نے کرک انفو کو بتایا کہ ربادا اس وقت کرکٹ ساؤتھ افریقہ کی میڈیکل ٹیم کی نگرانی میں اپنی چوٹ سے صحت یابی کے ابتدائی مرحلے سے گزر رہے ہیں۔ سی ایس اے نے کہا کہ ربادا آسٹریلیا کے خلاف 24 سے 30 ستمبر تک ہونے والی تین میچوں کی ایک روزہ سیریز میں نہیں کھیلیں گے۔ آسٹریلیا کے خلاف تین میچوں کی ٹیسٹ سیریز کے لیے ان کی دستیابی اس بات پر منحصر ہوگی کہ وہ بحالی کے عمل میں کس طرح آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے

انتخاب کے بارے میں فیصلہ سیریز کے قریب کیا جائے گا۔ نمیبیا میں جاری سہ رخی سیریز کی بات کریں تو جنوبی افریقہ نے نمیبیا کے ہاتھوں ابتدائی شکست سے واپسی کرتے ہوئے اگلے میچ میں زمبابوے کو سات وکٹوں سے شکست دی۔ جنوبی افریقہ کے باؤلنگ آل راؤنڈر پرینیلن سبرائن نے نوجوان بلے باز ذبیح اللہ بریوس کی جم کر تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈریسنگ روم میں ہمارے لیے اسے بلے بازی کرتے دیکھنا کافی حوصلہ بڑھانے والا ہوتا ہے۔ خاص طور پر جب آپ دیکھتے ہیں کہ تیسرا امپائر

ہر دوسرے اوور میں نئی گیند لے کر دوڑ رہا ہوتا ہے۔ نامیبیا کے ہاتھوں سہ فریقی سیریز کے پہلے میچ میں حیران کن شکست کا سامنا کرنے کے بعد جنوبی افریقہ نے زمبابوے کے خلاف شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے واپسی کی۔ اس جیت کے ہیرو ذبیح اللہ بریوس رہے، جنہوں نے محض 32 گیندوں پر ناقابل شکست 75 رنز کی اننگز کھیلی۔ بریوس نے اپنی اننگز میں 7 چوکے اور 6 چھکے لگائے۔ اس سے قبل نامیبیا کے خلاف میچ میں بھی انہوں نے 50 گیندوں پر 75 رنز بنا کر ٹیم کو جیت دلانے کی بھرپور کوشش کی تھی، لیکن جنوبی افریقہ ہدف حاصل نہیں کر سکا تھا۔ زمبابوے کے خلاف بریوس نے اپنی گزشتہ اننگز کی مایوسی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ٹیم کو فتح تک پہنچایا۔ آئی سی سی کے مطابق پرینیلن سبرائن نے میچ کے بعد کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ نامیبیا اور زمبابوے کے خلاف ذبیح اللہ نے شاندار بلے بازی کی۔ گزشتہ روز وہ مایوس تھا کیونکہ وہ ٹیم کو جیت تک نہیں پہنچا سکا تھا۔ اس نے اس تجربے سے سبق سیکھا اور زمبابوے کے خلاف ٹیم کو فتح دلانے کے بعد ہی واپس لوٹا۔ نامیبیا کے خلاف شکست کے بعد ٹیم کی تیاری کے حوالے سے سبرائن نے کہا کہ جنوبی افریقی ٹیم نے ڈریسنگ روم میں بیٹھ کر اپنی غلطیوں پر تبادلہ خیال کیا اور بہتری کے شعبوں پر کام کیا۔

کوچ مجومدار کا سسپنس بھرا جواب

(ہندوستھان سماچار)

ویمنز ایشیا کپ 2026 میں ہندوستانی خواتین ٹیم اتوار کو تھائی لینڈ کے خلاف اپنے مہم کا آغاز کرے گی۔ دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ہونے والے اس مقابلے سے قبل، تاہم، سب سے زیادہ بحث 5 ستمبر کو ہونے والے بھارت-پاکستان میچ کو لے کر ہے۔ خاص طور پر سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستانی کھلاڑی پاکستانی ٹیم سے ہاتھ ملائیں گی؟ اس سوال پر ہندوستانی خواتین ٹیم کے ہیڈ کوچ امول مجومدار نے فی الحال کوئی واضح جواب نہیں دیا ہے۔ تھائی لینڈ کے خلاف میچ سے قبل پریس کانفرنس میں جب ان سے پاکستان کے خلاف مصافحے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ٹیم کی توجہ فی الحال میدان پر بہتر کرکٹ کھیلنے پر ہے۔ جب وہ میچ کھیلیں گے، تب اس بارے میں بات کریں گے۔ مجومدار نے کہا کہ ٹیم میدان پر اپنی بہترین کرکٹ کھیلنے کی کوشش کرتی ہے اور میدان سے باہر کی چیزوں پر توجہ نہیں دیتی۔ انہوں نے کہا کہ جب پاکستان کے خلاف مقابلہ آئے گا، تب اس بارے میں بات کی جائے گی۔ فی الحال ٹیم کی پوری توجہ تھائی لینڈ کے خلاف ہونے والے میچ پر ہے۔ اس جواب کے بعد 5 ستمبر کے بھارت-پاکستان مقابلے میں مصافحہ ہوگا یا نہیں، اس سوال پر سسپنس برقرار ہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان

مقابلہ دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ہونا ہے۔ ٹیم انڈیا تھائی لینڈ کو ہلکے میں نہیں لے گی ہندوستان کے لیے فی الحال پہلی چیلنج تھائی لینڈ ہے۔ تھائی لینڈ نے ٹورنامنٹ کا آغاز جیت کے ساتھ کیا ہے۔ اس نے اپنے پہلے مقابلے میں ہانگ کانگ کو 6 رنز سے شکست دی تھی۔ مجومدار نے کہا کہ ہندوستانی ٹیم کو ٹورنامنٹ کی اچھی شروعات پر توجہ دینی ہوگی۔ انہوں نے جارحانہ کرکٹ کھیل کر بہتر نتائج حاصل کرنے کی بات کی۔ بی سی سی آئی نے بھی پریس کانفرنس میں ان کے اسی پیغام کو نمایاں کیا ہے۔ ہندوستانی خواتین ٹیم کی حالیہ ٹی-20 کارکردگی توقعات کے مطابق نہیں رہی ہے۔ ٹیم کی فارم کے بارے میں سوال پوچھے جانے پر مجومدار نے کہا کہ ٹیم گزشتہ کارکردگی پر زیادہ توجہ نہیں دیتی۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ ٹیم میں بہتری کی کافی گنجائش ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے ٹیم میں موجود نوجوان کھلاڑیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی ٹیم اچھی اور جارحانہ کرکٹ کھیلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان مقابلہ 5 ستمبر کو ہونا ہے۔ اس سے قبل ہندوستانی ٹیم کی توجہ تھائی لینڈ کے خلاف جیت کے ساتھ ایشیا کپ مہم شروع کرنے پر ہے۔ پاکستان کے خلاف میچ میں مصافحہ ہوگا یا نہیں، اس بارے میں مجومدار نے ابھی فیصلہ یا صورتحال واضح نہیں کی ہے۔ ایسے میں اس معاملے کی حتمی تصویر مقابلے کے قریب ہی واضح ہونے کی امید ہے۔

یو ایس اوپن 2026: ریکارڈ انعامی رقم اور پلیئرز ایڈوائزری کونسل کا اعلان

(یو این آئی)

دنیا کی نمبر ایک خاتون ٹینس کھلاڑی بیلاروس کی آریانا سبالینکا اور امریکی اسٹار جیسیکا پیگولا نے یو ایس اوپن 2026 میں ریکارڈ انعامی رقم اور نئی گرینڈ سلیم پلیئرز ایڈوائزری کونسل کے قیام کا خیر مقدم کیا ہے۔ یو ایس اوپن نے اس سال مجموعی طور پر 8.10 کروڑ ڈالر (تقریباً 900 کروڑ روپے) کی ریکارڈ انعامی رقم کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ چاروں گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس نے کھلاڑیوں کو فیصلہ سازی کے عمل میں زیادہ کردار دینے کے لیے ایڈوائزری کونسل تشکیل دینے کے منصوبے کا بھی اعلان کیا ہے۔ سبالینکا نے جمعہ کو صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کھلاڑی طویل عرصے سے جس تبدیلی کی امید کر رہے تھے، اب اس کی سمت نظر آنے لگی ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم بہت خوش ہیں کہ آخرکار ہم اس مقام تک پہنچ رہے ہیں، جہاں ہم ابتدا ہی سے پہنچنا چاہتے تھے۔" دنیا کی نمبر ایک کھلاڑی نے امید ظاہر کی کہ نئے نظام سے کھلاڑیوں اور ٹورنامنٹ منتظمین کے درمیان کشیدگی کم ہوگی۔ اس سے قبل کھلاڑیوں اور منتظمین کے درمیان اختلافات کے باعث فرنچ اوپن اور ومبلڈن میں کھلاڑیوں نے میڈیا سے بات چیت کا وقت محدود کر دیا تھا۔ سبالینکا نے کہا، "امید ہے کہ مستقبل میں ہمیں میڈیا یا کسی ٹورنامنٹ کا بائیکاٹ نہیں کرنا

پڑے گا۔ ہم سب خوش رہیں گے اور ابتدا سے ہماری یہی خواہش تھی۔" اس سال کھلاڑیوں نے میڈیا سے اپنی گفتگو تقریباً 15 منٹ تک محدود رکھی، جو گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس کی جانب سے کھلاڑیوں کو انعامی رقم کے طور پر دیے جانے والے تقریباً 15 فیصد آمدنی کے حصے کے خلاف علامتی احتجاج تھا۔ وہیں، پیگولا نے کہا کہ مرد اور خواتین کھلاڑیوں کے متحدہ مطالبات نے پلیئرز ایڈوائزری کونسل کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کھلاڑیوں نے مل کر شاندار کام کیا ہے اور گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس میں اس طرح کی کونسل کا قیام اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ پیگولا نے کہا، "کھلاڑیوں نے جو حاصل کیا ہے، وہ شاندار ہے۔ گرینڈ سلیم کے ساتھ کونسل، کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود کے لیے تعاون اور انعامی رقم میں ایک اور اضافہ جیسی چیزیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔"

پریا پونیا کی طوفانی سنچری، ساؤتھ دہلی کی بڑی جیت، ایسٹ دہلی کو 70 رنوں سے شکست

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ویمنز دہلی پریمیئر لیگ (ڈی پی ایل) میں ساؤتھ دہلی سپر اسٹارز نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسٹ دہلی رائیڈرز کو 70 رنز سے شکست دے دی۔ ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں ہفتے کی رات کھیلے گئے میچ میں ساؤتھ دہلی کی جیت کی سب سے بڑی ہیرو سلامی بلے باز پریا پونیا رہیں، جنہوں نے شاندار سنچری بنا کر اپنی ٹیم کو مضبوط اسکور تک پہنچایا۔ پریا پونیا نے صرف 66 گیندوں پر 117 رنز کی دھماکہ خیز اننگز کھیلی۔ ان کی اننگز میں 13 چوکے اور 6 چھکے شامل تھے۔ پونیا نے شروع ہی سے جارحانہ انداز اپنایا اور ایسٹ دہلی کے گیند بازوں پر مسلسل دباؤ بنائے رکھا۔ ان کی

شاندار اننگز کی بدولت ساؤتھ دہلی نے مقررہ 20 اوورز میں 4 وکٹ پر 180 رنز بنائے۔ 181 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری ایسٹ دہلی رائیڈرز کی شروعات خراب رہی۔ ساؤتھ دہلی کے گیند بازوں نے وقفے وقفے سے وکٹیں حاصل کر کے مخالف ٹیم کو دباؤ میں رکھا۔ ایسٹ دہلی نے 14 ویں اوور تک صرف 61 رنز پر اپنی پانچ وکٹیں گنوا دی تھیں۔ مسلسل وکٹیں گرنے کی وجہ سے ایسٹ دہلی کی بلے باز بڑی شراکت داری قائم نہیں کر سکیں۔ ٹیم مطلوبہ رن ریٹ کے مطابق تیز رفتاری سے رنز بھی نہیں بنا سکی اور مقررہ 20 اوورز میں 6 وکٹ پر 110 رنز ہی بنا پائی۔ اس طرح ساؤتھ دہلی سپر اسٹارز نے 70 رنز سے شاندار کامیابی حاصل کی۔ پریا پونیا کو ان کی بہترین اننگز پر پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔

شیفالی کی نصف سنچری، ہندوستان نے 159/9 رنز بنائے

(یو این آئی)

اوپنر شیفالی ورما (64) کی شاندار نصف سنچری کی بدولت ہندوستان نے خاتون ایشیا کپ میں اتوار کو گروپ بی کے میچ میں تھائی لینڈ کے خلاف مقررہ 20 اوورز میں 9 وکٹ پر 159 رنز کا قابل مقابلہ اسکور بنایا۔ شیفالی کی جارحانہ نصف سنچری سے ایک وقت ایسا لگ رہا تھا کہ ہندوستان 200 رنز کے ہندسے کو بھی چھو سکتا ہے، لیکن بعد میں ٹیم پر آل آؤٹ ہونے کا خطرہ منڈلانے لگا۔ تاہم کرانتی گوڑ اور شری چرنی نے مل کر یہ نوبت نہیں آنے دی اور ہندوستان کے اسکور کو 150 کے پار پہنچا دیا۔ تھائی لینڈ نے اچھی فیلڈنگ کا مظاہرہ کیا اور چند عمدہ کیچ لینے کے ساتھ اسمرتی مندھانا اور دیپتی شرما کو رن آؤٹ کر کے اہم کامیابیاں حاصل کیں۔

چیلسی نے ارجنٹینا کے گول کیپر ایمیلیانو مارٹینیز کو تین سال کے لیے سائن کیا

(یو این آئی)

انگلش فٹ بال کلب چیلسی نے ارجنٹینا کے گول کیپر ایمیلیانو مارٹینز کو تین سالہ معاہدے پر سائن کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 33 سالہ مارٹینز اس سے قبل چھ سیزنز کے لیے آسٹن ولا کے ساتھ رہے تھے اور کلب کے لیے 256 میچ کھیلے تھے۔ مارٹینز نے آسٹن ولا کے ساتھ اپنے دور میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پچھلے سیزن میں، انہوں نے کلب کو یوای ایف اے یوروپا کانفرنس خطاب تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ اب چیلسی کے گول کیپنگ یونٹ کو مضبوط کریں گے۔ چیلسی میں شامل ہونے کے بعد، مارٹینز نے اتوار کو کلب کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ میں اس فٹ بال کلب میں آ کر بہت خوش ہوں۔ چیلسی آنا میرے اور میرے خاندان کے لیے ایک آسان فیصلہ تھا۔ میں بہت پرجوش ہوں اور جلد از جلد کام شروع کرنے کا منتظر ہوں۔ میں یہاں کامیاب ہونا چاہتا ہوں۔ میں وہ شخص ہوں جو میں جو کچھ بھی کرتا ہوں اسے جیتنا چاہتا ہوں اور میں اسی ذہنیت کو اس فٹ بال کلب میں لانا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ کلب خطاب جیتتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک اچھا میچ ہے۔ مارٹینز نے کھیل کے لیے اپنے جذبے کے بارے میں کہا، میں جذبے کے ساتھ کھیلتا ہوں اور میں دل سے کھیلتا ہوں۔ میں کلب کے اپنے ساتھیوں اور حامیوں کو فخر دلانے کے لیے ہر میچ اور ہر ٹریننگ سیشن میں اپنا 100 فیصد دوں گا۔ انڈیپنڈنٹ کے ساتھ اپنے نوجوان کیریئر کا آغاز کرنے کے بعد، مارٹینز نے اگست 2010 میں 17 سال کی عمر میں آرسنل میں شمولیت اختیار کی۔ وہ 2019 تا 2020 سیزن میں آرسنل کا باقاعدہ کھلاڑی بن گیا۔ اس کے بعد انہوں نے ستمبر 2020 میں آسٹن ولا میں شمولیت اختیار کی۔ ولا میں اپنے چھ سیزن کے دوران، مارٹینز نے خود کو دنیا کے ٹاپ گول کیپرز میں شامل کیا۔ انہوں نے کلب کے لیے کل 256 میچ کھیلے۔ مارٹینز نے جون 2021 میں ارجنٹینا کے لیے اپنا بین الاقوامی ڈیبیو کیا اور اس کے بعد سے وہ ٹیم کی پہلی پسند کے گول کیپر بن گئے ہیں۔ وہ اب تک ارجنٹینا کے لیے 67 میچ کھیل چکے ہیں۔ ان کے کیریئر کی سب سے بڑی کامیابیوں میں 2021 اور 2024 میں کوپا امریکہ خطاب اور 2022 میں فیفا ورلڈ کپ جیتنا شامل ہیں۔

فٹ انڈیا سنڈے آن سائیکل کے خصوصی ایڈیشن کی منسکھ مانڈویہ نے قیادت کی

(مانیٹرنگ ڈیسک)

مرکزی وزیر برائے امور نوجوانان و کھیل ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ نے اتوار کو نئی دہلی کے جواہر لال نہرو اسٹیڈیم میں منعقدہ 'فٹ انڈیا سنڈے آن سائیکل' کے خصوصی قومی یوم کھیل ایڈیشن کی قیادت کی۔ اس پروگرام میں بھارتی کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر، پہلوان سنگرام سنگھ اور اداکارہ مدھوریما تلی سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ پروگرام میں برکس ممالک کے نمائندوں نے بھی فعال طور پر حصہ لیا۔ یہ پروگرام ملک بھر میں 25 ہزار سے زیادہ مقامات پر بیک وقت منعقد کیا گیا، جو ہفتہ وار سائیکلنگ مہم کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی عکاسی کرتا ہے۔ نئی دہلی کے جواہر لال نہرو اسٹیڈیم میں منعقدہ مرکزی پروگرام میں نوجوانوں، بزرگ شہریوں اور برکس شراکت

دار ممالک کے نمائندوں سمیت 5 ہزار سے زیادہ افراد نے جوش و خروش کے ساتھ سائیکل چلائی اور مختلف فٹنس سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ نے کہا کہ 'فٹ انڈیا سنڈے آن سائیکل' کا 88 واں ایڈیشن خصوصی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ بھارت 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں 18 ویں برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کرنے جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "اس ہفتے کا ایڈیشن برکس کے رکن ممالک کے لیے وقف ہے، جو 12 اور 13 ستمبر کو سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے بھارت آئیں گے۔ آج ان کا استقبال کرتے ہوئے ہمیں بے حد خوشی ہو رہی ہے۔" کھیل کے وزیر نے سائیکل چلانے کے تین اہم فوائد فٹنس کو فروغ دینا، آلودگی کم کرنا اور ٹریفک کا دباؤ گھٹانا پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ سائیکلنگ کو اپنی ہفتہ وار معمولات کا حصہ بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہر روز ایک گھنٹے کے لیے موبائل اور کمپیوٹر کی اسکرین سے دور ہو کر باہر نکلنا چاہیے، سائیکل چلانی چاہیے، کھیلنا چاہیے اور خود کو فٹ رکھنا چاہیے۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر نے 'فٹ انڈیا سنڈے آن سائیکل' مہم کی تعریف کرتے ہوئے اسے ایک غیر معمولی کوشش قرار دیا۔ گمبھیر نے کہا کہ ان کا ماننا ہے کہ بھارت جتنا زیادہ صحت مند ہوگا، اتنا ہی مضبوط اور خود کفیل بنے گا۔ اس لیے اسے محض ایک پروگرام نہیں بلکہ ایک تحریک کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر اس پروگرام میں موجود نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے ایک تحریک میں تبدیل کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ملک کے نوجوان اور تمام شہری صحت مند رہیں۔ صحت مند شہری ہی ایک صحت مند، مضبوط اور خود کفیل ملک کی تعمیر کر سکتے ہیں۔ 'برکس رن اینڈ رائیڈ 2026' مہم کے تحت جواہر لال نہرو اسٹیڈیم میں منعقدہ پروگرام میں شرکاء نے سائیکلنگ کے ساتھ رقص اور مختلف فٹنس سرگرمیوں میں بھی جوش و خروش سے حصہ لیا۔ نوجوانوں سے لے کر بزرگ شہریوں تک تمام عمر کے افراد نے پروگرام میں فعال شرکت کی۔ قومی یوم کھیل کے ایک روز بعد منعقد ہونے والے اس خصوصی پروگرام کے ذریعے شہریوں میں فٹنس، کھیل اور فعال طرز زندگی کے تئیں بیداری پیدا کرنے کا پیغام دیا گیا۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,